رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

خدا تعالیٰ کی تین قہری تجلیاں

THE ALHAKAM WEEKLY QADIAN PUNJAB

زلزلہ نمبر

ZULZALA NUMBER

الحکم

ہفت روزہ

دور جدید

نمبر ۲۲ و ۲۳ و ۲۴

جلد ۳۸

چندہ سالانہ
حکومت و والیان ریاست سے [illegible]
امراء و رؤساء سے [illegible]
معاونین سے [illegible]
عوام سے [illegible]
ممالک غیر سے [illegible]
مدینۃ المسیح قادیان دارالامان
ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸
تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔
فی پرچہ ۲/

قادیان ۔ مورخہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۷ جولائی ۱۹۳۵ء یوم یکشنبہ

مدیر اعلیٰ
شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدیر مسئول
شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

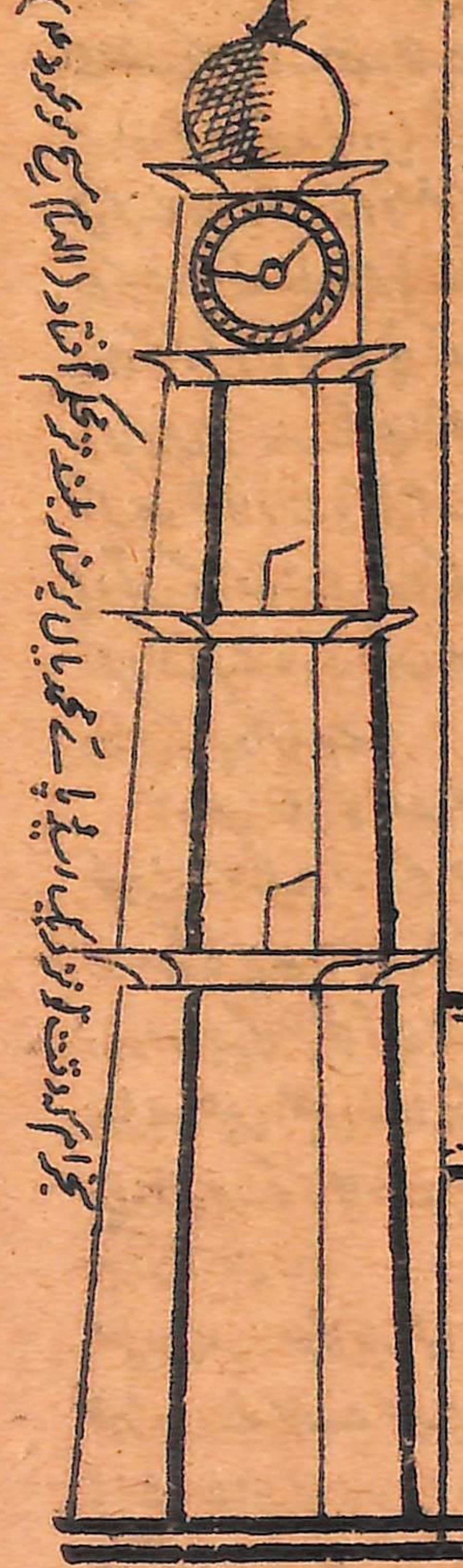

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد (الہام مسیح موعودؑ)

وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا

یہ نشانِ زلزلہ جو ہو چکا منگل کے دن
یہ تو اک لقمہ تھا جو تم کو کھلایا ہے نہار
اک ضیافت ہے بڑی اے غافلو کچھ دن کے بعد
جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں بار بار
فاسقوں اور ظالموں پر وہ گھڑی دشوار ہے
جس سے قیمہ بن کے پھر قیمہ کا دیکھیں گے نکھار
خوب کھل جائیگا لوگو پھر کہ دیں کس کا ہے دیں
پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہردوار
وحی حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ
لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قسموں کی مار
کچھ ہی ہو پر وہ نہیں رکھتا زمانے میں نظیر
فوق عادت ہے کہ سمجھا جائے گا روزِ شمار
یہ جو طاعوں ملک میں ہے اس کو کچھ نسبت نہیں
اس بلا سے وہ تو ہے اک حشر کا نقش و نگار
وقت ہے توبہ کرو جلدی مگر کچھ رحم ہو
سُست کیوں بیٹھے ہو جیسے کوئی پیکر کوکنار
تم نہیں لوہے کے کیوں ڈرتے نہیں اُس وقت سے
جس سے پڑ جائیگی اک دم میں پہاڑوں میں بغار
وہ تباہی آئیگی شہروں پر اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غمکدہ ہو جائینگے عشرت کدہ
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل وہ جو تھے قصرِ بریں
پست ہو جائینگے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائینگے مٹی کا ڈھیر
جسقدر جانیں تلف ہونگی نہیں اُن کا شمار
پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈر نہیں
اُن کو جو جھکتے ہیں اس درگہ پہ ہو کر خاکسار
یہ خوشی کی بات ہے سب کام اسکے ہاتھ ہے
وہ جو ہے دھیما ہے غضب میں اور ہے آمرزگار
کب یہ ہوگا؟ یہ خدا کو علم ہے پر اسقدر
دی خبر مجھ کو کہ وہ دن ہونگے ایامِ بہار
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی
یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار
یاد کر فرقاں سے لفظ زلزلت زلزالہا
ایکدن ہوگا وہی جو غیب سے پایا قرار
سخت ماتم کے وہ دن ہونگے مصیبت کی گھڑی
لیک وہ دن ہونگے نیکوں کیلئے شیریں ثمار
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائینگے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار
انبیاء سے بغض بھی اے غافلو اچھا نہیں
دور تر ہٹ جاؤ اس سے ہے یہ شیروں کی کچھار
کیوں ڈرتے خدا سے کیسے دل اندھے ہوئے
بے خدا ہرگز نہیں بدقسمتو کوئی سہار
یہ نشان آخری ہے کام کر جائے ۔ مگر
ورنہ اب باقی نہیں ہے تم میں امیدِ سدھار

آسماں پر ان دنوں قہر خدا کا جوش ہے
کیا نہیں تم میں سے کوئی بھی رشید و ہونہار
اس نشاں کے بعد ایماں قابل عزت نہیں
ایسا جامہ ہے کہ نو پوشوں کا جیسے ہو اُتار
اس میں کیا خوبی کہ پڑ کر آگ میں پھر صاف ہوں
خوش نصیبی ہو اگر اب سے کرو دل کی سنوار
اب تو نرمی کے گئے دن اب خدائے خشمگیں
کام وہ دکھلائیگا جیسے ہتھوڑے سے لوہار
اس گھڑی شیطاں بھی ہوگا سجدہ کرنیکو کھڑا
دل میں یہ رکھ کر کہ حکم سجدہ ہو پھر ایک بار
بے خدا اس وقت دنیا میں کوئی مامن نہیں
یا اگر ممکن ہو اب سوچو تو راہِ فرار
تم سے غائب ہے مگر میں دیکھتا ہوں ہر گھڑی
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار
گر کرو توبہ تو اب بھی خیر ہے کچھ غم نہیں
تم تو خود بنتے ہو قہر ذوالمنن کے خواستگار
وہ خدا حلم و تفضل میں نہیں رکھتا نظیر
کیوں بپھرے جاتے ہو اس کے حکم سے دیوانہ وار
میں نے روتے روتے سجدہ گاہ بھی تر کر دیا۔
پر نہیں ان خشک دل لوگوں کو خوفِ کردگار
یا الٰہی ایک نشاں اپنے کرم سے پھر دکھا
گردنیں جھک جائیں جس سے اور مکذب ہوں خوار
اک کرشمہ سے دکھا اپنی وہ عظمت اے قدیر
جس سے دیکھے تیرے چہرے کو ہر اک غفلت شعار
تیری طاقت سے جو منکر ہیں انہیں اب کچھ دکھا
پھر بدل دے گلشن و گلزار سے یہ دشتِ خار
زور سے جھٹکے اگر کھا دے زمیں کچھ غم نہیں
پھر کسی ڈھب سے تنزل سے ہو ملت رستگار
دین و تقویٰ گم ہوا جاتا ہے یارب رحم کر
بے بسی سے ہم پڑے ہیں کیا کریں کیا اختیار
میرے آنسو اس غمِ دلسوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویراں ہے ۔ دنیا کے عالی ہیں منار
دیں تو اک ناچیز ہے دنیا ہے جو کچھ چیز ہے
آنکھ میں ان کی جو رکھتے ہیں زر و عز و وقار
جس طرف دیکھیں وہیں اک دہریت کا جوش ہے۔
دیں سے ٹھٹھا اور نماز و روزہ سے رکھتے ہیں عار
جاہ و دولت سے یہ زہریلی ہوا پیدا ہوئی۔
موجبِ نخوت ہوئی دولت کہ تھی اک زہر مار
ہے بلندی شانِ ایزد گر بشر ہووے بلند۔
فخر کی کچھ جا نہیں وہ ہے متاعِ مستعار
ایسے مغروروں کی کثرت نے کیا دیں کو تباہ !
ہے یہی غم میرے دل میں جس سے ہوں میں دلفگار
اے مرے پیارے مجھے اس سیلِ غم سے کر رہا
ورنہ ہو جائے گی جاں اس درد سے تجھ پر نثار

(از درثمین صفحہ ۲ سنہ ۱۹۱۶ء)

شہر پشاور میں خدا کے غضب کی آگ بھڑک اٹھی

جب کوئٹہ زلزلہ سے تباہ ہوا۔ تو شہر پشاور میں خود بخود لوگوں کے قلوب میں یہ احساس پایا گیا کہ کوئٹہ کے بعد پشاور خدا کے غضب کا نشانہ بننے والا ہے۔ اہل پشاور نے خیرات کرنے اور اذانیں دینے پر زور دیا۔ مگر خیرات کا طریق یہ تھا کہ خیرات جمع کرنے والے کچھ رقم تو ہضم کر گئے اور کچھ روپیہ کا پلاؤ پکا کر خود ہی کھا لیا۔ نہ کوئٹہ کے مصیبت زدوں کو کچھ دیا اور نہ ان کے زخمیوں کی مرہم پٹی کے کام آیا۔ البتہ براہ راست ٹولیاں بن بن کر اور گلے پھاڑ پھاڑ کر اذانیں دیتے رہے تاکہ خدا تعالیٰ زلزلہ یا کوئی آفت نازل نہ کرے۔ مگر خدا تعالیٰ تو لوگوں کے اخلاق اور افعال کی خرابی پر اور ظلم اور اعتداء پر نظر رکھتا ہے نہ یہ کہ لوگوں کے وقتی شور و غل یا خیرات بے معنی کی پرواہ کرتا ہے؟

آخر خدا تعالیٰ کا غضب بصورت آتش نمودار ہوا۔ اور شہر پشاور کا ایک بڑا رقبہ جس میں چوک ناصر خان محلہ خداداد اور منڈی کابیری شامل ہیں جل کر راکھ ہو گیا۔ اس رقبہ میں دیار اور چیڑ کی لکڑی کی جو عمارات کے کام آتی ہیں کثرت سے منڈیاں تھیں۔ مجلس خلافت کا دفتر بھی اسی مقام پر تھا چند سال ہوتے کہ جماعت احمدیہ نے منڈی بیری کے میدان میں دفتر خلافت کے سامنے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ کرنا چاہا تو مجلس خلافت کے چند غنڈوں نے ہمارے جلسہ میں پتھر برسائے۔ لیمپ توڑ ڈالے۔ سامان درہم برہم کر دیا۔ اور چند گدھے اور کتے جلسہ گاہ میں لاکر چھوڑ دیئے۔ اس اعتداء کی ان لوگوں کو پہلی سزا تو یہ ملی کہ اپریل ۱۹۳۰ء کو پشاور میں جو گولی چلی اس سے ہلاک ہونے والے مردوں کے واسطے وہی میدان تجویز ہوا جہاں احمدیوں پر پتھر برسائے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بتایا کہ تم نے یہاں احمدیوں پر بجرم جلسہ سیرت النبی پتھر برسائے تھے۔ ہم نے تمہارے ہمخیال لوگوں پر گولیاں برسا کر ان کی نعشوں کا اسی مقام پر ڈھیر لگا دیا۔ جن کو بعد میں کفن تک نصیب نہ ہوا۔ اور نہ کسی نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ مگر اس عبرتناک واقعہ سے ان لوگوں کو کوئی سبق حاصل نہ ہوا۔

دوسری سزا زلزلہ کوئٹہ تھا جس میں بڑے بڑے معزز دولت مند اور ذی وجاہت اہل پشاور نہ صرف دولت اور جائیداد سے محروم ہو گئے۔ بلکہ اکثر کے تمام خاندان ہلاک ہو گئے۔ خان بہادر نواب سر شمس شاہ سابق وزیر اعظم قلات ان میں سے ایک تھا۔ اور بھی کئی لوگ ہلاک ہوئے۔

تیسری سزا اس لئے ہوئی کہ ہماری جماعت کے ایک ناکردہ گناہ شخص پر پہلے احراریوں نے دیدہ و دانستہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا بہتان باندھا اور باوجود حلفیہ تردیدات احرار نے نہ صرف لوگوں کو مشتعل کیا بلکہ ایک احراری سے قاتلانہ حملہ کرا دیا۔ مگر خدائے عدل و رحم نے بیگناہ شخص کو معجزانہ طاقت دی۔ اور حملہ آور کو موقعہ پر معہ اسلحہ اور کارتوس گرفتار کرا دیا۔ احرار نے پھر جھوٹ پر کمر باندھی کبھی حملہ آور کو احمدی بنایا کبھی کسی دوسرے گروہ سے منسوب کیا۔ آخر خدا کا غضب بھڑکا اور ۲۱؍جون کو بعد نماز جمعہ ۲½ بجے دن کے چوک ناصر خان میں آگ کا ظہور ہوا۔ آگ کیا تھی خدا کا غضب تھا۔ لاکھوں روپے کے اموال اور جائیدادیں تباہ ہو گئی ہیں۔ باشندگان سخت بدحواس ہو گئے تھے انکے لئے نہ کوئی جائے پناہ نہ تھی۔ جہاں آگ کا ظہور ہوا یہی مقام جماعت احمدیہ کے مخالفین کا مرکز تھا۔ خدا تعالیٰ اہل پشاور کو چشم عبرت بخشے تا وہ اب بھی اپنی اصلاح کریں اور خدام اسلام کو دکھ دینے سے باز آئیں۔ ورنہ ہمارے خدا کے پاس اس سے بھی بڑھ کر سزائیں ہیں۔

(یکے از پشاور)

پشاور کے بعد ایبٹ آباد میں قیامت خیز آتشزدگی

نتھیا گلی ۵؍جولائی۔ ابھی ابھی ایبٹ آباد میں ہولناک آتشزدگی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مین بازار جلکر راکھ ہو گیا ہے۔ اور صدہا مکانات تباہ ہو گئے ہیں آج پانچ بجے علی الصباح آگ کے شعلے نمودار ہوئے۔ اور اسوقت ۹ بجے صبح تک آگ پر قابو نہیں پایا جا سکا۔ جو عمارتیں تباہ اور برباد ہوئی ہیں ان میں ایک مسجد اور مندر بھی ہے۔ آگ پر قابو نہ پائے جاسکنے کے باعث سرکاری حلقوں میں شدید اضطراب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ہز ایکسی لنسی گورنر صوبہ سرحد ایبٹ آباد کو روانہ ہو گئے ہیں۔ انسپکٹر جنرل پولیس اس سے پہلے پہنچ چکے ہیں۔ ایبٹ آباد یہاں سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر حویلیاں کی طرف ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ½ میل کے قطر میں ہندوستانی تجار کے مکانات کلیتہً تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ ایبٹ آباد ضلع ہزارہ اور ایبٹ آباد برگیڈ کا صدر مقام ہے۔ پولیس اور فوج آگ کے شعلوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔ فی الحال جائیداد کے نقصان کا اندازہ مشکل امر ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک کسی انسانی جان کے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ صدہا آدمی بے خانماں ہو گئے ہیں۔

آج صبح ۵ بجے سبز منڈی میں آگ رونما ہوئی اور دفعتہً لکڑی کے مکانوں کو آگ لگ گئی اور وہ بارود کی طرح پھٹ گئے۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس آگ پر قابو پانے کے لئے پولیس کی سرگرمیوں کی نگرانی کر رہے ہیں چھاؤنی سے فوج کو بلا لیا گیا ہے۔ آگ کو بڑھنے سے روکنے کے لئے بعض مکانات ڈائنامیٹ سے اڑا دیئے گئے ہیں۔ تار دینے کے وقت تک آگ کے شعلے بدستور جاری ہیں۔ گورنر صوبہ سرحد ایبٹ آباد پہنچ گئے ہیں ہوم ممبر بھی ایبٹ آباد کو روانہ ہو گئے ہیں۔

شعلوں کی شدت کا عالم

آگ کے شعلوں کی وسعت اور شدت کا یہ عالم ہے کہ اس کے دھوئیں کے دل بادل کالا باغ چھاؤنی سے نظر آرہے ہیں جو یہاں سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر تین ہزار فٹ نیچے ہیں

پورے شہر کے جل جانے کا شدید خطرہ

نتھیا گلی ۵؍جولائی۔ ایبٹ آباد شہر تین چوتھائی (ہندی رقبے) حصہ ساڑھے گیارہ بجے تک جل چکا تھا اور اشتعال پر قلت آب کے باعث قابو پانے کا کوئی امکان نہ تھا۔ پورے کے پورے شہر جل جانے کا شدید خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ کیونکہ ایبٹ آباد میں نہ باقاعدہ فائر انجن ہیں۔ اور نہ کافی تعداد میں ڈائنامیٹ۔

* * *

حاجت نہیں رہی ہمیں آب حیات کی

(از جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے گجراتی)

سب ایک ہیں برہمن و شودر سیہ سفید
اسلام میں تمیز نہیں ذات۔ پات کی

مشرق سے آفتاب صداقت طلوع ہوا
تاریکی چھٹ گئی ہے ضلالت کی رات کی

کہتے ہیں آہ! وحی نبوت کو ممتنع
کرتے ہیں حد و بست خدا کی صفات کی

کثرت صحف کی آمد مہدی کا ہے نشاں
کھائی قسم خدا نے قلم اور دوات کی

اک زلزلہ سے ہوگیا برباد کوئٹہ
لرزش تھی خوفناک وہ سب کائنات کی

کیوں آسماں دکھائے نہ قہری تجلیاں
تکذیب کر رہی ہے زمیں بینات کی

کشتی میں میری آؤ گر طوفاں کا خوف ہے
مہدی نے ہم کو راہ بتادی نجات کی

لب آشنا ہیں جب مسیحا کے جام سے
حاجت نہیں رہی ہمیں آب حیات کی

لیکھو کی موت صدق مسیحا پہ ہے گواہ
پنڈت جی! اس میں بات نہیں پکشپات کی

پروانہ زلف لیلیٰ شب پر نثار ہے
لڑتا ہے شمع سے کہ وہ قاتل ہے رات کی

زلزلوں کی پیشگوئیاں

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم مبارک سے)

زلزلہ نمبر میں ہم نے یہ اہتمام کیا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریریں اور الہامات اور پھر کانگڑہ - بہار - اور کوئٹہ کے زلزلوں کے قہری نشانوں کے حالات ایک جگہ جمع کر دیئے جائیں۔ تاکہ احباب کو ان تمام حالات کو ایک جگہ پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کرنے کا موقع ملے۔ نیز تبلیغ احمدیت کے لئے یہ نمبر ایک مفید اور کارآمد حربہ ثابت ہو سکے۔ خدا کرے ہماری اس سعی کے مفید اور بابرکت نتائج پیدا ہوں۔ (آمین) (ایڈیٹر)

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردیگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الوصیۃ

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ - قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَاؤُکُمْ

ان کو کہدے کہ میرا خدا تمہاری کیا پروا رکھتا ہے۔ اگر تم بندگی نہ کرو اور دعاؤں میں مشغول نہ رہو

دوستو! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے آپ صاحبوں کو معلوم ہوگا کہ میں نے آج سے قریباً ۹ ماہ پہلے الحکم اور البدر میں جو قادیان سے اخباریں نکلتی ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پاکر یہ وحی الٰہی شائع کی تھی کہ

عفت الدیار محلها ومقامها

یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانیکو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی اور نہ عارضی سکونت امن کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی اور سخت پڑے گی دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۴ء نمبر ۱۸ جلد ۸ کالم ۳ اور اخبار البدر نمبر ۲۰ و ۲۱ مورخہ ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵ کالم ۲ اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت بہت قریب آگیا ہے میں نے اسوقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں بطور کشف دیکھا ہے کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح سے شور قیامت برپا ہے۔ میرے منہ پر یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے کہ میں بیدار ہوگیا۔ اور اسی وقت جو ابھی کچھ حصہ رات کا باقی ہے میں نے یہ اشتہار لکھنا شروع کیا۔

دوستو! اٹھو اور بیدار ہو جاؤ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے۔ اب اس دریا سے پار ہونے کے لئے بجز تقویٰ کے اور کوئی کشتی نہیں۔ مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے کہ بغیر اس کے کوئی امن نہیں۔ اب دکھ اٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کرکے اپنا کفارہ آپ دو اور راستی میں محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو۔ اور تقوے کی راہ میں پورے زور سے کام لے کر اپنا نوحہ آپ اٹھاؤ۔ کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے کہ رونے والوں پر اس کا غضب تھم جاتا ہے۔ مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہیں نہ مردوں کی لاشیں دیکھ کر وہ خوف کرنیوالوں کے سر پر سے عذاب کی پیشگوئی ٹال دیتا ہے جاہل کہتا ہے کہ یہ پیشگوئی کیوں ٹل گئی۔ لیکن اگر خدا میں یہ عادت نہ ہوتی کہ دعا اور صدقہ و خیرات اور گریہ و بکا سے ان بلاؤں کو دور کر دیتا جن کا اس نے ارادہ کیا ہے یا جن بلاؤں اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کر چکا ہے۔ تو دنیا کبھی کی ہلاک ہو جاتی۔ ہوشیار ہو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو۔ اور اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح افتاں و خیزاں اس کی رضا کے دروازے تک اپنے تئیں پہنچاؤ اور اگر یہ بھی نہیں مردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کی راہ سے پیدا کرو۔ نہایت تنگی کے دن ہیں۔ اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے۔ ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو۔ اور ایسے تقویٰ کی راہ پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ۔ اور اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ بیجا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو۔ اور قبل اس کے کہ وہ وقت آئے کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنا دے۔ بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔ عجب بدبخت وہ لوگ ہیں کہ مذہب صرف اسی بات کا نام رکھتے ہیں کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دار و مدار ہو۔ اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو۔ تو ایسے مت ہو۔ عجیب بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس امارہ کی طرف ایک نظر بھی اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ اور بیہودہ اور تعصب سے دوسروں کو بدزبانی سے پکارتا ہے۔ پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کھلی ہے۔ سو تقویٰ سے پورا حصہ لو۔ اور صفات مسیح کا کامل وزن اختیار کرو۔ اور دعاؤں میں لگے رہو۔ تا تم پر رحم ہو۔ تم میں سے کون ہے جو بھوک کے وقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہو سکتا ہے صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے۔ ایسا ہی تم خدا کو راضی نہیں کر سکتے جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ۔ اپنے دشمنوں کے نفسانی جوشوں کا مقابلہ مت کرو۔ تا تم بھی ایسے ہی نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ پس اگر وہ تمہیں ستاویں اور دکھ دیویں یا تمہیں جوش دلانے کے لئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور ٹھٹھے کا طریق اختیار کریں تو تم صبر کرو اور چپ رہو تا وہ خدا جو تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے۔ تمہیں بدلہ دے۔ یقیناً سمجھو کہ یہ وہ دن آ رہے ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر نہیں آئے۔ ایسا ہوا تا وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں جو ابتداء سے نبیوں نے کی تھیں خدا نے آج سے پچیس برس پہلے طاعون کی خبر مجھ کو دی تھی جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی تھی۔ پھر اسوقت خبر دی جبکہ یہ ملک اس بیماری سے پاک تھا وہ خبر بھی شائع ہو چکی اور پھر اس طاعون کے اس سخت حملہ کی خبر دی۔ جبکہ یہ ملک اس بیماری سے پاک تھا۔ وہ خبر بھی شائع ہو چکی۔ اور پھر اس طاعون کے اس سخت حملہ کی خبر جو عنقریب ہونے والا ہے یہ اسلئے ہوئی کہ تا لوگ متنبہ ہو جائیں۔ ان چالاک لوگوں کی پیروی مت کرو جنکے دل گندے اور نجاست سے بھرے ہیں۔ جو دوسروں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں اور آپ اُس سے دور ہیں۔ خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ کس کی زندگی لعنتی اور کس کی زندگی پاک ہے؟

پس تم ایسی دردناک دعاؤں میں لگ جاؤ کہ گویا مر ہی جاؤ۔ تا دوسری موت سے خدا تمہیں بچاوے۔ دنیا کے لئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہیں مگر دنیا نہیں سمجھتی۔ لیکن کسی دن سمجھے گی۔ دیکھو میں اسوقت اپنا فرض ادا کر چکا ہوں۔ اور قبل اسکے کہ تنگی کے دن آویں میں نے اطلاع دے دی ہے۔ اب میں ختم کرتا ہوں۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

راقم خاکسار

مرزا غلام احمد قادیانی

۲۷ فروری ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الدعوة

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
تا بکے جنگ و نبرد و کارزارت با خدا؟

شد ظہور وعدہ ہائے انبیاء و مرسلیں
اے سیہ باطن! بترس از خشم رب العالمیں

چونکہ میرا کام دعوة اور تبلیغ ہے۔ اسلئے میں دوبارہ ظاہر کرتا ہوں اور میں قسم حضرة احدیت جلّ شانہ کی کھاکر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑک رہا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اسکی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اُس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور یہ ٹھٹھا اور لعن و طعن حد سے گذر گیا ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان سے جنگ کروں گا۔ اور میرے وہ حملے ان پر ہوں گے جو ان کے خیال و گمان میں بھی نہیں۔ کیونکہ انھوں نے جھوٹ سے اسقدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اب ارادہ کیا ہے کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں۔ اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں اور وہ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے سچائی ظاہر کر دے گا۔

جنگ سے مراد انسانی جنگ نہیں ہے۔ بلکہ طاعون کا جنگ اور قضا و قدر کا جنگ ہے

پس تم سوچ کر دیکھو کہ یہ دن کیسے ہیں؟ جو تم دیکھ رہے ہو۔ سچ کہو کیا کبھی تمہارے باپ دادوں نے سنا تھا کہ جس زور سے اب طاعون کھا رہی ہے۔ کبھی پہلے بھی ایسا زور ہوا تھا۔ اور جس طرح ابھی ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک شدید زلزلے نے تمہارے دلوں کو ہلا دیا۔ اور عام نقصان پہنچا دیا۔ اور لوگوں کو دیوانہ سا بنا دیا۔ کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے بزرگوں نے اس ملک میں دیکھا تھا۔ اور یاد رکھو کہ یہ تمام واقعات صرف تکلف اور بناوٹ سے پیشگوئیاں قرار نہیں دیئے گئے۔ بلکہ سالہا سال ان کے وجود سے پہلے براہین احمدیہ میں خبر دی گئی تھی۔ اور ایسا ہی دوسری کتابوں میں جو میری تالیف ہیں یہ خبریں شائع ہو چکی ہیں۔ اور یہ تو پرانی باتیں ہیں۔ ممکن ہے کہ اکثر لوگوں کو بھول گئی ہونگی کیونکہ غفلت اور عداوت اور بدقسمتی یہ تینوں جس جگہ اکٹھی ہو جائیں وہاں حافظہ کب درست رہ سکتا ہے خدا کے وعدے بھی ایمانداری سے ہی یاد رہتے ہیں۔ ورنہ جس شخص کا دل ایمان سے خالی ہو وہ ہزار نشانوں کو بھی آنکھوں سے دیکھ کر ایسا دل سے اتار دیتا ہے جیسا کہ ایک تنکا توڑ کر پھینک دیا جاتے۔ غرض میں اس وقت پرانی پیشگوئیوں پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ میں ان پیشگوئیوں کو پیش کرتا ہوں۔ جن کے شائع کئے جانے پر قریباً ایک مہینہ گذرا ہے۔ دیکھو میرا اشتہار الوصیت جس کو میں نے ۲۷ر فروری ۱۹۰۵ء کو شائع کیا تھا یہی اشتہار الحکم نمبر ۷ جلد ۹ کے ضمیمہ ۲۸ر فروری ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ اور پھر دوبارہ الحکم مورخہ ۲۴ر مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ کالم ۲ میں وہی الہام شائع ہوا ہے۔ ان پیشگوئیوں میں سے ایک خبر کے الفاظ یہ ہیں ۲۶ر فروری ۱۹۰۵ء کی رات کو جس کی صبح کو ۲۷ر فروری ۱۹۰۵ء تھی میں نے بطور کشف دیکھا کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ میرے منہ پر یہ الہام الٰہی تھا موتا موتی لگ رہی ہے اور مجھے دکھایا گیا کہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی۔ نہ عارضی سکونت۔ مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی۔ اور پھر مارچ کے مہینے میں خدا تعالیٰ نے اپنی پاک وحی سے میرے پر ظاہر کیا کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ اور یہ پیشگوئی بھی اسی الحکم ۲۴ر مارچ میں شائع ہو چکی ہے۔

اب اے عزیزو! سوچلو کہ کیا یہ زلزلہ جو ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو اس ملک میں ظاہر ہوا وہی نشان نہیں ہے؟ جس کی خدا نے پہلے سے خبر دی ہے۔ دیکھو کتابوں میں لکھا گیا تھا کہ مہدی موعود کے زمانہ میں رمضان میں کسوف و خسوف ہوگا۔ اور مسیح موعود کی نسبت خود عیسائی صاحبوں کی انجیلوں میں ہے، کہ مسیح کے وقت مری پڑے گی۔ یعنی طاعون اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر چڑھائی کرے گا۔ اور سخت زلزلے آئینگے پس تم نے ان علامتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا پھر جبکہ تمام نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ان دونوں منصبوں کا مدعی میں ہوں۔ جو تم میں اسوقت پچیس سال سے موجود ہوں پس میرے بعد کس کا انتظار کرو گے؟ ان تمام علامتوں کا مصداق تو وہ ہے۔ جو ان نشانوں کے ظہور کے وقت موجود ہے۔ نہ وہ کہ جس کا ابھی دنیا میں نام و نشان نہیں یہ عجیب سخت دلی ہے۔ جو سمجھ میں نہیں آتی۔ جبکہ میرے دعوے کے ساتھ سب نشان ظاہر ہو چکے۔ اور میری مخالفت میں کوششیں بھی ہو کر ان میں نامرادی اور ناکامی رہی مگر پھر بھی انتظار کسی اور کا ہے؟ ہاں یہ سچ ہے کہ میں نہ جسمانی طور پر آسمان سے اترا ہوں۔ اور نہ میں دنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کے لئے آیا ہوں بلکہ صلح کے لئے آیا ہوں۔ مگر میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہوں ....

....

....

...... اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اُترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھولو۔ یہ سب حسرتیں ہیں جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبروں میں لے جائینگے۔ نہ کوئی مسیح اترے گا۔ اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آچکا۔ وہ میں ہی ہوں جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ خدا سے لڑتا ہے کہ تُو نے کیوں ایسا کیا۔ حالانکہ ایسی غلطیاں پہلے بھی ہوتی رہی ہیں۔ اور ان کے علماء بھی پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتے رہے ہیں کہ سمجھا کچھ اور آخر ظاہر ہو گیا کچھ عزیزو! شرم و حیا کرو۔ خدا کے دن آگئے۔ اور آسمان تمھیں وہ کرشمے دکھا رہا ہے۔ جن کی تمھارے آباؤ اجداد کو خبر نہ تھی مبارک وہ جو میرے بارے میں ٹھوکر نہ کھاویں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۱۴ر اپریل ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الانذار

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
نہ پندارم کہ بد بیند خدا ترسے نکوکارے
مرا باور نمی آید کہ رسوا گردد آں مردے
کہ می ترسد از اں یارے کہ ستار است و غفارے
گر آں چیزے کہ می بینم عزیزاں نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے
بہ تشویش قیامت ماند ایں تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آں جز حسن کردارے
نہ شاید تافتن سر زاں جناب عزة و غیرت
کہ گر خواہد کشد در یکدمی چوں کرم بیکارے
من از ہمدردیت گفتم تو خود ہم فکر کن بارے
خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

غور سے پڑھو کہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے

آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے

تازہ نشان تازہ نشان کا دھکا

زلزلة الساعة قوا انفسکم ان اللہ مع الابرار دنی منک الفضل جاء الحق و زہق الباطل ترجمہ یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائیگا مخلوق کو اس نشان کا دھکا لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ (مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے۔ جو دنیا پر آئے گی۔ جس کو قیامت کہہ سکیں گے۔ اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا۔ مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا۔ یا خدا تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائیگا۔ بہرحال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو قریب ہو یا بعید ہو پہلے سے بہت خطرناک ہے۔ اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا وہ پہلی پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں حادثہ سے پانچ ماہ پہلے ملک میں شائع کرکے خبر دی تھی۔ کہ ملک میں بڑی تباہی پیدا ہوگی۔ اور شور قیامت برپا ہوگا۔ اور یکدفعہ موتا موتی ظہور میں آجائے گی۔ دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا۔ جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے کہ پیشگوئی مذکورہ اخبار الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً ۵ ماہ پہلے شائع کر دی گئی تھی اور وہ پیشگوئی یہ ہے

عفت الدیار محلہا و مقامہا

یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آئے گی جس سے مکانات بے نشان ہوں گے۔ ان مکانوں اور گھروں کا پتہ نہ ملے گا۔ کہ کہاں تھے۔ دیکھو کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہو گئیں۔ اگر تم عربی داں نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو۔ کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنی ہیں؟ کہ

عفت الدیار محلہا و مقامہا

اے عزیزو اس کے یہ معنی ہیں کہ مخلوق اور مقاموں کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے۔ مگر جس حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دی گئی تھی اس کے تو یہ معنی ہیں کہ نہ خانہ رہے گا۔ اور نہ صاحب خانہ۔ سو خدا تعالیٰ کا فرمودہ جس طور اور جس صفائی سے پورا ہو گیا آپ صاحبوں کو معلوم ہے اسی کی نسبت اشتہار

الوصیۃ میں یہ خبر دیگئی تھی وہ تو جو ہوا سو ہوا۔ مگر اس کے بعد جو آنیوالا حادثہ ہے وہ بہت بڑھ کر ہے۔ خدا تعالیٰ لوگوں پر رحم کرے۔ اُن کو تقویٰ اور نیک اعمال کا خیال آجاوے۔ بقیہ ترجمہ عربی وحی کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کرکے اپنے تئیں بچالو۔ قبل اس کے جو وہ ہولناک دن آوے جو ایک دم میں تباہ کردے گا۔ اور فرماتا ہے کہ خدا اُن کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں اور بدی سے بچتے ہیں۔ پھر اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میرا فضل تیرے نزدیک آگیا۔ یعنی وہ وقت آگیا کہ تو کامل طور پر شناخت کیا جاوے حق آگیا اور باطل بھاگ گیا

حاصل مطلب یہ ہے کہ جو کچھ نشان ظاہر ہوا اور ہوگا۔ اس سے یہ غرض ہے کہ لوگ بدی سے باز آویں اور اس خدا کے فرستادہ کو جو ان کے درمیان ہے شناخت کریں۔ پس اے عزیزو! جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے۔ ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو دنیا پرستی میں حد سے گذر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں مبتلا ہے۔ وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا۔

دیکھو آج میں نے بتلا دیا زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا۔ وہ پکڑا جائے گا۔

خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اُٹھو! اور ہوشیار ہو جاؤ! کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلی کتابوں میں خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ یہ سب باتیں اُس کی طرف سے ہیں۔ میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جاویں! کاش! میں اُن کی نظر میں …… کاذب نہ ٹھیرتا۔ تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ اگر اپنے اندر تبدیلی کروگے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچالوگے تو بچ جاؤ گے کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے۔ اور تم میں سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پذیر ہوگا تب بھی رحم کیا جائیگا۔ ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا نادان بدقسمت کہے گا کہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اسقدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس وحی کے الفاظ مجھپر نازل کر چکا تو ایک روح کی آواز میرے کان میں پڑی۔ جو کوئی ناپاک روح تھی اور میں نے اُس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ انسان کا کیا حرج ہے کہ اگر فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کونسا اسمیں اُس کا نقصان ہے۔ اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔ آگ لگ چکی ہے۔ اُٹھو! اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔ بنی اسرائیل میں جو شخص گناہ کرتا تھا اُسکو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کر دے۔ پس گو یہ حکم تمہارے لئے نہیں ہے۔ مگر یہ تو ضرور چاہیئے کہ اسقدر توبہ استغفار کرو کہ گویا مر ہی جاؤ۔ تا وہ حلیم خدا تمپر رحم کرے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۸ اپریل ۱۹۰۵ء

(نوٹ) یہ خبر زلزلہ کی براہین احمدیہ میں بھی میں نے دی تھی جس کو شائع ہوئے قریباً پچیس برس گذر گئے جیسا کہ اس وحی الٰہی میں خبر ہے واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ اور ایک وحی الٰہی جو اخباروں میں اس ہولناک زلزلہ کی نسبت شائع ہو چکی ہے یہ ہے "چونکا دینے والی خبر" منہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

النداء من وحی السماء

یعنی

ایک زلزلہ عظیمہ کی نسبت پیشگوئی (بار دوم)

وحی الٰہی سے

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بے تاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سر رہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے* جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آئندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے۔ اسلئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلا دے گا دور نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزوجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں۔ اُنھیں نشانوں کی طرح جو موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے اور اس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔ اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ انسان کی آنکھ دیکھ لے گی۔ اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ کیا ہوا چاہتا ہے ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا۔ جبتک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔ جس طرح یوسفؑ نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا۔ اور جیسا کہ یوسفؑ نے اناج کے ذخیرہ سے لوگوں کی جان بچائی۔ اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اسپر رحم کیا جائے گا۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مر گئے؟ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں سے طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا۔ جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوت ایمان اور پوری صدق و صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ احمدی ہوا ہو۔ اور جس کو میں نے ان علامات کے ساتھ شناخت کیا ہو یا مجھ کو اس کے اس مرتبہ کی خبر دیگئی ہو۔ ہاں چونکہ لاکھوں انسان اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور اکثر وہ ہیں جو ایک بچہ کی طرح کمزور ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں جو کسی ابتلا کیوقت ثابت قدم نہیں رہ سکتے اور ایسے بھی ہیں جو تھوڑے سے امتحان میں پڑ کر مرتد ہونے کو تیار رہتے ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں جو یہ اقرار کرکے جھوٹ بولتے ہیں جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرلیا ہے۔ حالانکہ وہ ابھی تک دنیا کے گند میں پڑے ہیں ہرگز دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ دن رات مردار دنیا میں مبتلا اور اسی غم و ہم میں گرفتار ہیں۔ اور ان کی عملی حالت اسی پر گواہی دے رہی ہے کہ اُنھوں نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا ہرگز نہیں کیا لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ بڑی بڑی روحانی ترقی کرینگے غرض ممکن نہیں اور بالکل ممکن نہیں کہ جن شرطوں پر میں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں اور جس راہ پر چلانا چاہتا ہوں اسپر مضبوط پنجہ مار کر پھر کبھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو۔ ہاں کمزوری کی حالت میں ان کے لئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کرکے ان کو بہشت میں پہنچا دیگی۔ اور یہی خبر خدا نے مجھے دی تھی جس کو میں نے عام طور پر شائع کردیا تھا۔ مگر لوگوں نے جیسا کہ ان کی عادت ہے اس الہام میں تحریف کرکے اپنی طرف سے شائع کیا۔ گویا میرا یہ دعویٰ ہے کہ کوئی مرید میرا گو اس کی عملی یا ایمانی حالت کیسی ہی ہو طاعون سے نہیں مرے گا۔ تعجب ہے کہ ہمارے مخالف لوگوں میں افترا کی عادت کسقدر بڑھ گئی ہے۔ اصل الہام جس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدا تعالیٰ ہر ایک کامل الایمان اور کامل العمل کو جو ہماری جماعت میں سے ہوگا طاعون کی موت سے بچایا جائے گا۔ یہ ہے:-
الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون

---

* قرآن شریف میں اس نشان زلزلہ کے متعلق ایک صاف پیشگوئی سورۃ النازعات میں درج ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے اُن فرشتوں کی قسم کھا کر جو ایسے امور کے انتظام کے واسطے مامور ہوتے ہیں فرمایا کہ یوم ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ کیا معنی اُس وقت زمین ایسی کانپے گی کہ گویا اس کا نام راجفہ رکھ دیا جائیگا یعنی متواتر زلزلہ آتے رہیں گے اور اُس کے بعد پھر ایک اور سخت زلزلہ آئیگا اس میں آئندہ زلزلہ کے واسطے بھی ایک پیشگوئی ہے۔ اور جو زلزلہ ہو چکا ہے اسی کی پیشگوئی ہے۔ قرآن شریف کی صداقت کا ایک بڑا بھاری نشان ہے یہ پیشگوئی دوسرے زلزلہ کی ۹ اپریل ۱۹۰۵ء کی وحی الٰہی کی بنا پر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خطرناک زلزلہ ایک نہیں غالباً اس کے بعد کبھی اور زلزلے بھی ہیں منہ

یعنی جن لوگوں نے مجھے قبول کیا اور مجھ پر ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم اور قصور اور کسی نوع کی ایمانی یا عملی تاریکی یا نقص کے ساتھ مخلوط نہیں کیا وہ طاعون کے حملہ سے امن میں رہیں گے۔ پس وحی الٰہی سے کہاں سے یہ ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے اندر کچھ نقص اور ظلم رکھتے ہیں یا کوئی ایمانی کمزوری ہے وہ بھی اس وعدہ الٰہی کے نیچے داخل ہیں نعوذ باللہ من سوء الفھم و افراط الوھم میں ایسے چند لوگوں کو بھی جانتا ہوں جو پہلے اس جماعت میں داخل ہو گئے تھے اور پھر مرتد ہو گئے۔ پس اگر وہ اس جماعت میں رہ کر طاعون سے مرجاتے تو جلد باز اور ناواقف لوگ یہی کہتے کہ دیکھو اس جماعت کے یہ لوگ تھے جو طاعون سے مر گئے۔ حالانکہ ان کے اندر ایک خبیث مادہ تھا۔ جس کو خدا جانتا تھا۔ اور لوگ نہیں جانتے تھے۔ اور وہ اس پھوڑے کی طرح تھے جو اوپر سے بہت چمکتا ہو۔ اور اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہ ہو ہاں خدا تعالیٰ نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی۔ اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی۔ سو آخر پر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ظلم کے سبب سے جو کیا گیا اور طاعون کے نشان کو دیکھ کر لوگ ہنسی سے پیش آئے۔ یہ دوسرا نشان زلزلہ کا ظاہر ہوا۔ جس کی خبر آج سے قریباً ایک برس پہلے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کی گئی تھی۔ اور پہلے جو اشتہار لکھا گیا جو زلزلہ سے پانچ مہینے پہلے الہام عفت الدیار محلھا و مقامھا ہوا تھا۔ وہ غلطی سے لکھا گیا تھا۔ بلکہ مئی ۱۹۰۴ء میں ان دونوں اخباروں میں خوفناک زلزلہ کی خبر شائع کی گئی تھی ساتھ ہی اس کے یہ الہام تھا کہ

زلزلہ کا دھکا[1]

اور عربی الہام مذکورہ بالا کا مفہوم یہ تھا کہ زلزلہ کے وقت جو مکان بطور سرائے کے ہوں گے یا مستقل طور پر سکونت کے مکان ہوں گے وہ حادثہ زلزلہ سے نابود ہو جائیں گے۔ ان کا نام و نشان نہ رہے گا۔ پھر اشتہار الوصیۃ میں بھی زلزلہ سے پہلے شائع کیا گیا تھا کہ **موتا موتی کا واقعہ آنے والا ہے** جس سے شور قیامت برپا ہوگا۔

غرض اے ناظرین آپ صاحبان بچشم خود دیکھ چکے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو مینے الحکم اور البدر میں شدید زلزلہ کے بارے میں آج کی تاریخ سے ایک برس پہلے کی تھی وہ کس زور سے پوری ہوئی اور سخت حادثے کانگڑہ اور بھاگسو اور پالم پور اور سجانپور تیرہ اور دیگر مقامات جیسا کالو اور رنگو میں ہوئے ان کی تفصیل کی اس جگہ حاجت نہیں یہ ایک ایسی پیشگوئی تھی جس سے دلوں پر بہت اثر ہونا چاہیئے تھا مگر مینے سنا ہے کہ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاہور اور امرتسر میں اس پر بھی بہت ٹھٹھا کیا گیا۔ خاص کر پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے اس ٹھٹھے میں بہت سا حصہ لیا اور رد کے طور پر لکھا کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں۔ اور جاپان میں بہت زلزلے آیا کرتے ہیں۔ اس شخص نے دیدہ و دانستہ سچائی کا خون کرنا چاہا۔ یہ تو سچ ہے کہ دنیا میں کوئی نئی بات نہیں۔ نوح کے طوفان تک کا بھی ایک نمونہ گذر چکا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ جب کسی شدید حادثہ کی قبل از وقت خبر دے جو اس ملک کے رہنے والے اس کو ایک غیر معمولی واقعہ اور ایک انہونی خیال کرتے ہوں اور اپنے ملک میں انکے باپ دادوں نے اس کی نظیر نہ دیکھی ہو۔ اور ایسا امر ان کے ملک میں ظاہر ہونا ان کے خیال و گمان میں بھی نہ ہو۔ اور پھر وہ امر واقع ہو جاوے اور وہ پیشگوئی پوری ہو جاوے تو پھر اس کو معمولی بات سمجھنا اگر ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اس درجہ تعصب رکھنے والے اور دانستہ حق کو چھپانے والے دنیا میں بہت کم ہونگے۔ شاید ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اس اپنی سیرت میں لاہور میں ایک ہی ہوں یا چند آدمی جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے ہیں ان کے ہم مشرب ہوں۔ بہر حال جبکہ پہلی پیشگوئی کو ڈرنے والے دل کے ساتھ نہیں دیکھا گیا اور مجھ کو بقول پیسہ اخبار ایک دوکاندار یا افترا کے کاموں کا تاجر ٹھیرایا گیا ہے۔ تو خدا نے چاہا کہ اب دوسرا نشان دکھا دے تا ماننے والوں پر اس کا رحم ہو اور تا توبہ کرنے والے توبہ کر لیں۔ اور تا وہ لوگ جو کئی منزلوں کی چھتوں کے نیچے ہوتے ہیں۔ وہ کسی اور جگہ ڈیرے لگا لیں۔ اس وقت بجز توبہ کیا علاج ہے۔ اس آنے والے حادثے کے لئے کوئی ٹیکا بھی تجویز نہیں ہو سکتا جس سے تسلی ہو پس میں محض خیر خواہی مخلوق کے لئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے کم از کم ظلم اور تعدی اور فسق و فجور اور ٹھٹھے اور ہنسی سے دستکش ہو جانا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ ہر ایک شخص اپنا صدقہ کرے۔ اور اگر قربانی بھی کرے تو بہتر ہے اور ٹھٹھے والی مجلسوں سے الگ ہو جائے یاد رہے کہ اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ ناراستی پر ہے مگر وہ ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا اور بد زبانی کرنے والوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا۔ اور فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گذارہ کرتا ہے وہ اگرچہ بباعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرت میں مواخذہ کے لائق ہوگا۔ مگر دنیا میں خدا تعالیٰ جو کریم و رحیم ہے دوسروں کی نسبت اس پر رحم کرے گا[2] بشرطیکہ شریر جماعتوں کے ساتھ اس کا پیوند اور تعلق نہ ہو۔ خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالیٰ نے اس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیسا کہ نوح کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوط کی قوم وہ اسلئے ہلاک نہیں کی گئیں تھی کہ محض مذہبی اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں نوح کی قوم نے نہ صرف حضرت نوح کو مفتری سمجھا بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی ان کا پیشہ ہو گیا۔ اور فرعون اور اس کی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا۔ اور لوط کی قوم نے فسق و فجور میں جبر تک نوبت پہنچائی۔ اور جب انکو سمجھایا گیا تو لوط اور اسکے اصحاب کی نسبت انھوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا جو قرآن شریف میں درج ہے اور وہ یہ ہے

اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون

یعنی ان لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو یہ تو طہارت اور تقویٰ لئے پھرتے ہیں یعنی ہمارے مخالف اور اور باتیں لوگوں کو کہتے ہیں۔ پس خدا کا غضب ان قوموں پر بھڑکا[3] اور ان کو صفحہ زمین سے ناپدید کر دیا۔ پس کیا تم ان لوگوں سے زیادہ سخت ہو۔ یا تمہارے پاس خدا تعالیٰ کے مقابلہ کا کچھ سامان موجود ہے۔ اور ان کے پاس موجود نہ تھا۔ یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو۔ اور یا خدا تعالیٰ میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں جو پہلے تھی میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس آنیوالے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اس کا ایمان قابل عزت نہیں جس کے کان ہوں سنیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا عذاب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے تو پھر خدا کا غضب کیا ہوگا پس توبہ کرو۔ کہ دن نزدیک ہیں اور اس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الٰہی ہوئی اسجگہ میں اسکو مع ترجمہ لکھ کر اس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے

بخور آنچہ ترا بخورد انم لک درجۃ
فی السماء وفی الذین ھم یبصرون +
نزلت لک - لک نری آیات ونھدم ما یعمرون
قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مومنون
کففت عن بنی اسرائیل - ان فرعون و
ھامان وجنودھما کانوا خاطئین - انی
مع الافواج اتیک بغتۃ

---

[1] زلزلہ شدیدہ کی نسبت ان دنوں اخبارات میں زلزلہ سے مدت پہلے یہ الہام ہو چکا ہے چونکا دینے والی خبر اور اس زلزلہ کی نسبت براہین احمدیہ اور سبز اشتہار میں یہ وحی شائع ہو چکی ہے واصنع الفلک باعیننا و وحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون یعنی ہمارے روبرو اور ہمارے سامنے کشتی تیار کر اور ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں مجھ سے بات نہ کر کہ میں ان سب کو غرق کر دوں گا منہ

[2] آیت قرآنی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا سے صاف ظاہر ہے کہ اس قسم کے قہری عذاب نازل ہونے سے پہلے خدا کی طرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے جو خلقت کو آنیوالے عذاب سے ڈراتا ہے۔ عذاب اس کی تصدیق کیواسطے قہری نشانات ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی خدا کا رسول تمہارے درمیان ہے۔ جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ تا کہ نجات پاؤ۔ منہ

[3] درحقیقت اس زمانہ میں اس عادت اللہ کی مثال ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام ہیں۔ عبد اللہ آتھم نے پیشگوئی سن کر کوئی شوخی نہیں دکھائی تھی بلکہ ڈرا تھا اسلئے خدا نے جو رحیم و کریم خدا ہے اس کی میعاد میں تاخیر ڈالدی جیسا کہ پہلے الہام میں وعدہ تھا۔ مگر لیکھرام نے شوخی دکھائی اور پیشگوئی کو سن کر بد زبانی میں بہت بڑھ گیا اور ہر مجلس میں گالیاں دینا اپنا شیوہ اختیار کر لیا۔ اسلئے غیور خدا نے اصل میعاد بھی پوری ہونے نہ دی اور ابھی پانچ برس ہی گذرے تھے جو اپنی سزا کو پہنچ گیا اور وہی زبان کی چھری دوسرے رنگ میں اسکو لگ گئی۔ منہ

یعنی جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا تیرا آسمان پر ایک درجہ ہے اور نیز ان میں ایک درجہ ہے۔ جو آنکھیں تکتے ایسا وہ دیکھتے ہیں۔ اور میں تیرے لئے زمین پر اترونگا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائینگے گرا دینگے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہوں گے۔ جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائینگے۔ ※ اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور نیکوں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا۔ اس وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا ہے اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے اسطرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھیرے اور پھر فرمایا کہ میں آخر کو ظاہر کروں گا۔ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں۔ اور ان کے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں وہ سب خطا پر تھے۔ اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنی فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ یعنی اسوقت جب اکثر لوگ یاد نہیں کرینگے اور ہنسی اور ٹھٹھے میں مشغول ہوں گے۔ اور بالکل میرے کام سے بے خبر ہوں گے۔ تب میں اس نشان کو ظاہر کردوں گا جس سے زمین کانپ اٹھے گی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اس کے جو خدا کے غضب کا دن آوے توبہ سے اس کو راضی کرلیں۔ کیونکہ وہ حلیم و کریم اور غفور اور تواب ہے۔ جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے۔

یاد رہے ان دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے۔ جو آج سے ۲۵ برس پہلے اکثر ممالک میں شائع کی گئی تھی۔ اگرچہ اسوقت اس خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہو سکا لیکن اب ان پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ آنیوالے زلزلوں کی نسبت پیشگوئیاں تھیں۔ جو اسوقت نظر سے مخفی رہ گئیں چنانچہ پہلی پیشگوئی ان میں سے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۶ میں موجود ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے

فبرأه الله مما قالوا وکان عند الله وجیها الیس الله بکاف عبده فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا۔ والله موهن کید الکافرین

یعنی خدا اپنے بندے کو ان تہمتوں اور بہتانوں سے بری کرے گا جو اس پر لگائے جاویں گے۔ وہ خود اپنے بندے کے لئے کافی ہے۔ پس جب خدا پہاڑ پر تجلی کرے گا تو اس کو پارہ پارہ کردیگا اور جو کچھ مخالف لوگ ناحق کے الزاموں میں مبتلا کرنا چاہینگے۔ ان کے سب مکر سست کردیگا اب چونکہ انہیں دنوں میں مخالف لوگ طرح طرح کی تہمتیں لگانے میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اسی زمانہ میں خدا تعالیٰ نے زلزلہ شدیدہ کی مجھے ایک برس پہلے خبر دی چنانچہ مطابق اسکے پہاڑوں پر زلزلہ سے سخت آفت آئی۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس جگہ پہاڑوں کے پارہ پارہ کرنے سے مراد یہ زلزلہ تھا۔ جس کی الحکم وغیرہ میں ایک برس پہلے خبر دیگئی۔ دوسری پیشگوئی براہین احمدیہ میں زلزلہ کے بارے میں یہ ہے

> میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا۔
>
> **الفتنة ههنا فاصبر کما صبر اولو العزم** اس جگہ ایک فتنہ ہے۔ سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر۔ **فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا** جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا تو انھیں پاش پاش کردیگا **قوة الرحمن لعبید الله الصمد**

عربی کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ان دنوں میں تیرے پر ایک فتنہ برپا کیا جائے گا۔ پس خدا تجھے بری کرنے کے لئے ایک نشان دکھائے گا۔ اور وہ یہ کہ پہاڑ پر اس کی تجلی ہوگی۔ اور وہ پہاڑ کو پارہ پارہ کردے گا۔ یہ خدا کی قوۃ سے ہوگا۔ تا وہ اپنے بندے کے لئے نشان دکھاوے۔ دیکھو براہین احمدیہ ص۵۵۷ اور پھر رسالہ آئین میں جو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا یہی خبر نظم میں دی گئی تھی اور وہ شعر یہ ہیں

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آ جائیگی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولیٰ نے بتا دی
فسبحن الذی اخزی الاعادی

اب سنو اے عزیزو! کہ آج میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ عہ اب چاہو ٹھٹھا کرو گالیاں دو تہمتیں لگاؤ اور مفتری نام رکھو اور چاہو تو قبول کرو میں نے قبل از وقت بتا دیا

اے بدقسمتو! تم آنے والے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے۔ خدا برحق ہے اور اس کے وعدے برحق **والسلام علی من اتبع الهدی**

راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی
۱۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء

※ یہ فقرہ روحانی اور ظاہری دونوں معنی رکھتا ہے۔ اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ بد اندیشوں اور منصوبوں کی جو جو عمارتیں وہ بنائینگے انھیں اللہ تعالیٰ منہدم کرتا رہے گا۔

عہ پہلے اکثر مسلمان جو اپنی غلط فہمی سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اتار رہے تھے۔ وہ بات صحیح نہ تھی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح ہو کر آنیوالا یہی راقم تھا لیکن ان لوگوں کا کچھ قصور نہیں کیونکہ قبل از وقوع اس پیشگوئی کے معنی کرتے ہیں عوام تو ایک طرف بعض اوقات انبیا بھی اجتہادی غلطی کر بیٹھتے ہیں گو بعد اس کے پیشگوئی کے وقوع کیوقت معنی کھل جاتے ہیں۔ منہ

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے

(مسیح موعودؑ)

یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور ایشیا کے مختلف مقامات میں آئینگے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اسقدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلینگی۔ زمین پر اسقدر تباہی آئے گی کہ جس روز سے انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائینگی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونیوالا ہے اور بہتیرے نجات پائینگے اور بہتیرے ہلاک ہو جائینگے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اسلئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے **وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔** اور توبہ کرنے والے امان پائینگے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید تم ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے آگے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جاوے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

البلاغ

یعنی

زلزلہ کی خبر بار سوم

آج ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدید کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو میں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر دنیا کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے کہ شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آوے گی۔ جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد۔ خدا تعالیٰ اس کو ظاہر فرمادیگا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بہت دور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی خبر اور اُسی کی خاص وحی ہے جو عالم الاسرار ہے۔ اس کے مقابل پر جو لوگ یہ شائع کر رہے ہیں کہ کوئی سخت زلزلہ آنیوالا نہیں ہے وہ اگر منجم ہیں یا کسی اور علمی طریق سے اٹکلیں دوڑاتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی کی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ اور نہ کسی کے کان نے سُنا۔ اور نہ کسی کے دل میں گذرا۔ بجز توبہ اور دل کے پاک کرنے کے کوئی اس کا علاج نہیں۔ کوئی ہے جو ہماری اس بات پر ایمان لاتے؟ اور کوئی ہے جو اس آواز کو دل لگا کر سنے؟ یہ بھی ملک کی بدقسمتی ہے جو خدا کے کلام کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کے دل ڈرتے نہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ:-

میں چھپ کر آؤں گا میں اپنی فوجوں کے ساتھ اسوقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا کچھ حصہ رات میں سے۔ یا ایسا وقت ہوگا جو اس سے قریب ہے۔

پس اے عزیزو! تم خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہو ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اپنی توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو کہ خدا تعالیٰ کا غضب آسمان سے بھڑکا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھاوے۔ بجز توبہ کے کوئی پناہ نہیں۔ ہلاک ہوگئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے۔ جو گناہ اور معصیت سے باز نہیں آتے۔ ان کی مجلسیں ناپاکی اور ظلمت سے بھری ہوئی ہیں۔ اور ان کی زبانیں مردار سے بدتر ہیں۔ وہ بار بار کی شوخیوں سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں وہ دلوں کے اندھے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس روز میں اُن پر رحم کروں گا۔ جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہراساں ہیں۔ جو نہ بدی کرتے ہیں اور نہ بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا کہ اس روز تیرے لئے فتح نمایاں ہوگی۔ کیونکہ خدا اس روز وہ سب کچھ دکھاوے گا جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا۔ خوش قسمت وہ جو اب بھی سمجھ جاتے

یاد رہے کہ خدا کا غیب نہایت عمیق در عمیق ہوتا ہے۔ بجز ان خدا کے مرسلوں کے جو جناب الٰہی میں برگزیدہ ہوتے ہیں اور کسی پر نہیں کھلتا اور کسی کو اس خالص غیب سے اطلاع نہیں دیجاتی۔ پس مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی ہے تا وہ جو خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کرتے اور نہ مجھ کو۔ اُن پتہ لگ جاتے۔ میں محض ہمدردی کی راہ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر لوگ بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلے اور سہ منزلے ہیں اجتناب کریں تو اس میں رعایت ظاہر ہے۔ آئندہ اُن کا اختیار۔ والسلام

المشتہر

مرزا غلام احمد قادیانی

۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء بروز دوشنبہ

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۵ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۲۳ھ جلد ۹ نمبر ۱۵ صفحہ ۹)

ایک مفید تصنیف

سورۃ بنی اسرائیل کی ایک لطیف تفسیر مولوی عبداللطیف صاحب خانپوری نے لکھی اور حکیم عبداللطیف صاحب تاجر کتب قادیان نے شائع کی ہے۔ احباب نے اس لطیف کتاب کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ میں نے اس لطیف تفسیر کو پڑھا ہے۔ یہ کتاب واقعی اس قابل ہے کہ احباب اس سے اپنی علمی معلومات میں اضافہ کریں

سورۃ بنی اسرائیل کے مضامین کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے ہر ایک حصہ کو ایک علیحدہ باب کے عنوان سے بہ ترتیب ذیل قرار دیا گیا ہے۔

باب اول نظارۂ ارتقاء۔ باب دوم۔ شرائط ترقی۔ باب سوم دستور ترقی۔ باب چہارم جو یہ شبہات درباره قانون ارتقاء۔ باب پنجم سیاسی تدابیر اور ان کے جوابات۔ باب ششم خاتمہ سورۃ جس میں امت محمدیہ کے حالات کا انطباق بنی اسرائیل کے حالات پر کیا گیا ہے۔ کتاب کے ابتداء میں چند ایک تمہیدی اصول درج کئے گئے ہیں جو قرآن حکیم کے مطالعہ کرنیوالے کو اس کی تفسیر اور فہم مطالب میں ممد و معاون ہو سکتے ہیں۔ جن میں سے بعض کے عنوان یہ ہیں۔

(۱) قرآن کریم کا موضوع کیا ہے۔ (۲) علم قرآن کی تفسیر باعتبار مدارج معرفت (۳) قرآن کریم کے حل معانی اور شرح و تفسیر کے مختلف طریقے (۴) قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کے نظم و نسق اور وجوہ ربط پیدا کرنے کے متعلق قاعدہ کلیہ (۵) فرقان حمید کی ہر سورۃ کا ایک خاص موضوع اور موضوع سورۃ کے معلوم کرنے کا طریقہ۔

سورۃ کے تفسیری مضامین لکھنے سے پہلے شروع (ابتدائے) قرآن سورۃ فاتحہ سے لے کر سورۃ بنی اسرائیل تک کی تمام سورتوں کا خلاصہ مضمون میں دیدیا ہے۔ تاکہ تسلسل مضمون اور حسن نظم و ارتباط قرآن بخوبی ذہن نشین ہوسکے اور خاتمہ کتاب پر سورۃ بنی اسرائیل کے بعد کی چار سورتوں (سورۃ کہف تا سورۃ حج) کا بھی سرسری طور پر خلاصہ دے دیا گیا ہے تاکہ بنی اسرائیل کی سورۃ کا ربط پہلی سورتوں کی طرح بعد کی سورتوں کے ساتھ بھی واضح طور پر دکھایا جاسکے گویا ۱/۳ حصہ قرآن کا خلاصہ مضمون اس کتاب میں آچکا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب میں بعض مضامین جدت کے اعتبار سے ایک نئے اسلوب اور عجیب رنگ میں بیان ہوئے ہیں۔ اور یہ درحقیقت سلسلہ حقہ کی برکات اور حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی افاضات ہیں مثلاً (۱) مقام محمود کی لطیف تفسیر اور (۲) یسئلونک عن الروح میں روح کی تفسیر اور اس کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال کی تنقید کہ یہ روح کا سوال کیوں کیا گیا ہے اور (۳) الشجرة الملعونة فی القرآن کی نادر تفسیر اور (۴) سورۃ معارج کی آیت فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ کی لطیف تفسیر (۵) حشر اجساد و بعث بعد الموت و نفخ صور کی حقانیت پر زبردست عقلی و علمی شواہد و دلائل (۶) شفاعت کبریٰ کی حقیقت کی وضاحت و تردید آلہہ باطلہ کے متعلق فیصلہ دلائل و براہین —— باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف بارہ آنے (۱۲/) مجلد ایک روپیہ (عہ/)

یہ مفید کتاب غیر مذاہب کے ماننے والوں کے لیے بھی ایک مفید تحفہ ہے۔ کیونکہ اس میں عقلی اور نقلی دلائل کے علاوہ سائنس و تاریخ سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔

ہر وہ شخص جو قرآن کریم سے عشق رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ

حکیم عبداللطیف صاحب گجراتی مینجر کتب خانہ الثنیائی قادیان دارالامان سے طلب کرے

کوئٹہ کا ۱۹۳۵ء کا زلزلہ اور رسالہ الوصیت ۱۹۰۵ء کی پیشگوئی

(از قلم جناب غلام محمد صاحب اختر مقیم لاہور)

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں ؎
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانیکے دن
(مطبوعہ پیسہ اخبار ۱۹۰۷ء)

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ عذاب کی کئی اقسام بیان بیان فرماتا ہے۔ جو مختلف وقتوں میں مختلف قوموں کی گرفت کے لئے آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی جب شدت سے مخالفت کی گئی۔ قوم اپنے کئے کی پاداش میں پکڑی گئی۔ ان عذابوں میں سے ایک عذاب کا ذکر خدا تعالیٰ سورہ اعراف رکوع ۱۱ میں اسطرح فرماتا ہے **فاخذتهم الرجفة فاصبحوا في دارهم جٰثمين ٥**

حضرت شعیبؑ کی قوم نے جب اتمام حجت کے بعد اُن کا انکار کیا تو ان لوگوں کو زلزلہ نے آلیا۔ اور وہ اپنے گھروں میں بیٹھے ہی بیٹھے رہ گئے۔ اور اس فعل کو خدا تعالیٰ نے عذاب قرار دیا۔ کیا بعینہ کوئٹہ میں ظہور پذیر نہیں ہوا۔ اور کون ہے جو اس واقعہ کو عذاب قرار نہ دے دیکھو زمیندار مورخہ جون ۳۵ ۱۵ فرمان عبدالعزیز ”یہ زلزلے خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لئے عذاب ہیں“

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ نے صریح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ ہم عذاب نہیں دیا کرتے کہ جب تک اپنا رسول ان لوگوں کی طرف مبعوث نہ کر دیں۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے **وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا**۔ اس اصول کے ماتحت جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مقرر فرمایا۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ وہ کون مامور تھا کہ جس کی تکذیب عذاب الٰہی کا مورد بنی۔ کس نے ببانگ دہل دنیا کو اس خطرہ سے آگاہ کیا اور بار بار کیا ؎

دوستو جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اسکا علاج
آسماں اے غافلو! اب آگ برسانے کو ہے

(دیکھو اخبار زمیندار جون ۳۵ دعا برائے اندفاع زلزلہ حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ اور حضرت یونسؑ)

اور خدا تعالیٰ کے کس نذیر نے دنیا کو اس آنیوالے خطرہ سے پورے طور پر آگاہ کرنے کی کوشش کی۔ اور اس کے زور آور حملوں سے ڈرایا۔ اور کس نے اپنے رسالہ الوصیت مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء میں کھول کر بیان کیا:۔

حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے کہ ہر طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئینگے اور شدت سے آئینگے اور قیامت کا نمونہ ہونگے۔ صفحہ ۱

(دنیا بھر کے روزانہ اخبارات نے جلی عنوانات سے کوئٹہ میں قیامت بیان کی۔ اور بارہا لکھا ہے۔)

اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی۔

(کون ہے جو اس واقعہ میں شک کر سکے۔ سارا پنجاب سندھ۔ سرحد اور ہندوستان کا بہت بڑا حصہ ہلایا ہے۔ جس میں اس حادثہ جانکاہ کی وجہ سے لاکھوں خاندانوں کی زندگیاں تلخ ہو چکی ہیں حوالہ دیکھو اخبار زمیندار مورخہ جون ۳۵ ۱۵ صفحہ ۶ کالم ۲ سطر ۱۴ تا ۲۵)

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا

پھر فرمایا:۔

زلزلہ بھی آئے اور آئینگے مگر افسوس اُن پر جنھوں نے دنیا کو پیار کیا۔

(اسی زلزلہ میں اس کثرت سے امیر مارے گئے ہیں اور وہی لوگ دنیا سے زیادہ پیار کرنے والے ہوتے ہیں)

آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی۔ اور پھر فرمایا:۔

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

اس لئے اس شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے اور کئی آفتیں زمین پر اترینگی۔ کچھ ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آئینگی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئینگی۔

معترض نے اگلے دن اعتراض کیا ہے کہ عذاب تو ہمیشہ نبی کی زندگی میں ہی آیا کرتے ہیں جیسے طوفان نوح حضرت نوحؑ کے زمانے میں۔ غرقابی فرعون حضرت موسیٰؑ کی موجودگی میں۔ قوم لوط کی تباہی حضرت لوطؑ کی زندگی میں۔ مگر وہ نادان نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ جو اپنے مرسل کو خبر دیتا تھا انکو آئندہ آنیوالی آفات کے متعلق بھی آگاہ کر دیا تھا۔ اور دوسرے نبی کی دعا بعض قبول ہوتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود نے دعا کی تھی کہ ؎

اے مرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب
گود میں تیری ہوں ہم اس خون دل کھانیکے دن

اور ساتھ ہی ایک اور الہام ہوا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں

رب اخر وقت ھذا

اے میرے رب اس وقت کو ملتوی کر دے

پھر رسالہ الوصیت صفحہ ۱۵ پر حضور فرماتے ہیں:۔

”اگر میں نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی لیکن جب میں خدا کی طرف سے آگیا اور صریح اور سچے معنی قرآن کریم کے کھل گئے تو پھر بھی غلطی نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہیں۔ میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً چوتھائی حصہ گذر گیا اور ہزارہا نشان ظہور میں آگئے۔ اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا۔ تو کیا اب بھی حق قبول نہ کیا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اس سے پہلے زلزلے کے نشان کے بعد جو ۴ اپریل کو ظہور میں آیا جس کی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا۔ جبکہ درختوں کا پتہ نکلتا ہے یا درمیان اسکا یا اخیر کے دن ہیں۔ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں ؎

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اسلئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسلئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے۔ اور غالباً مئی کے آخیر دن تک وہ دن رہینگے۔ مجھے معلوم نہیں بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں یا کسی اور وقت کا اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے۔ جو بہار کا وقت ہوگا۔ بہر حال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ خواہ کوئی بہار ہو۔ مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئے گا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے“

دوستو! غور کرو کہ کسقدر وضاحت سے مئی کے آخری دن اور رات کو پوشیدہ طور پر آنے کے متعلق اطلاع دی گئی ہے۔ موسم۔ مہینہ۔ دن۔ وقت کا تعین صاف طور پر کر دیا ہے۔ بہار کا موسم۔ مئی کا مہینہ۔ مہینہ کا آخری دن۔ اور صبح کا وقت۔ کسقدر نمایاں طور پر وحی الٰہی کو ثابت کرتا ہے۔ کون ہے جو اس صریح پیشگوئی کا انکار کر سکے۔ اس صاف و صریح پیشگوئی کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ سوائے اسکے کہ کوئٹہ میں مئی بہار کا موسم ہوتا ہے۔ لوگ تا حال مکانوں کے اندر سوتے تھے۔ ۳۱ مئی مہینہ کا آخری دن خدا تعالیٰ کی شان ربوبیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس نے اپنے بندوں پر رحم کرنا چاہا۔ لیکن لوگ بد اعمالیوں سے باز نہ آئے اور اس ۳۵ء ۲۰ مئی کے بعد ہی ۳۱ مئی صبح کے وقت پیشگوئی کے پورا ہونے کا

وقت باقی نہ رہتا تھا۔ خدا تعالیٰ جو قادر مطلق ہے۔ اگر کچھ تاخیر کر دیتا اور زلزلہ اگلے دن آتا تو اس کا سچا مسیح دنیا میں نعوذ باللہ کاذب قرار دیا جانا چاہیئے تو تھا کہ وہ حق و باطل میں امتیاز نہ کرے۔ اور اپنی قدرت کا اظہار کرتا۔ اگر مسیح موعود علیہ السلام اس کی طرف سے نہ تھے تو ضرور ایک دن کی تاخیر کر دیتا۔ تاکہ مفتری دکاذب انسان کا پتہ لگ جاتا ؎

کیا خدا نے اتقیاء کی عون و نصرت چھوڑ دی
ایک فاسق اور کاذب سے وہ کیوں کرتا ہے پیار
ایک بدکردار کی تائید میں اتنے نشاں
کیوں دکھاتا ہے کیا ہے بدکنوں کا رشتہ دار
جس کے دعوی کی سراسر افترا پر ہے بنا
اس کی یہ تائید ہو پھر جھوٹ سچ میں کیا نکھار

اور خدا تعالیٰ نے فرمایا زلزلۃ الساعۃ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ پھر فرمایا لک نری آیات ونہدم ما یعمرون یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائینگے اور جو عمارتیں وہ بنانے جائینگے ہم اُن کو گراتے جائینگے۔

اس میں کیا شک ہے کہ یہ زلزلہ قیامت کا نمونہ تھا۔
دیکھو زمیندار مورخہ ۵/۶ ۱۵ صفحہ ۷ کالم ۲

خدا تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ تم عمارتوں کو بنائے جاؤ ہم گرائے جائینگے۔ کس کو علم نہیں کہ سنہ ۱۹۳۱ء اس کوئٹہ کے علاقہ میں ایک زلزلہ آیا تھا۔ مکانات گرے نئے مکانات جن میں EARTHQUAREPROOF مکانات بھی تھے بنائے گئے۔ مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا تم بناؤ گے ہم گرائے جائیں گے۔ اس نے واضح کر دیا کہ تم ان کو بنالو ہم پھر رات کے وقت پوشیدہ طور پر آئینگے۔ اور ان کو گرا دیں گے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے پہلا زلزلہ ۱۹۳۱ء میں اس بڑے زلزلے کی تائید اور اعلان کے لئے بھیجا تھا۔

پھر فرمایا:-

بھونچال آیا اور شدت سے آیا اور زمین تہ و بالا کر دی

یعنی سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا۔ جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا تھا۔

کون ہے جو صریح واقعہ سے انکار کر سکے سوائے اُن کے جن کے دل کینہ کی وجہ سے پتھر کے ہو چکے ہوں۔ قوم لوط کا ذکر کرنا تین باتوں کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ علاقہ حضرت لوطؑ کی قوم کی طرح عجیب قسم کی بدفعلی میں مبتلا ہوگا جو بات کوئٹہ کے متعلق مشہور بھی ہے وہ کیا تھا

ائنکم لتاتون الرجال شھوۃ من دون النساء بل انتم قوم مسرفون

دوسرے وہ قوم حضرت لوطؑ کی طرح پہاڑی علاقہ میں ہوگی۔

تیسرے پچکے سے بستی کا تباہ کرنا۔ جس طرح سے قوم لوط کے ساتھ ہوا۔

"زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دیگا" یعنی جس زمین پر آئے گا اس کا ایک حصہ تباہ ہو جائے گا۔ اور دوسرا بچ جائے گا۔ کوئٹہ شہر تباہ ہو گیا۔ مگر چھاؤنی بچ گئی وغیرہ

اور پھر فرمایا

انی مع الافواج اتیک بغتۃ

یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا اس دن کی کسی کو خبر نہ ہوگی۔ جیسا کہ لوطؑ کی بستی زیر و زبر کر دی گئی کسی کو خبر نہ تھی۔ سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے۔ ناگہانی طور پر زمین الٹا دی گئی ؎
پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا

دیکھو اخبار احسان مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۳۵ء صفحہ ۵

"ایک پراسرار فوجی گارد نمودار ہو کر غائب ہو گئی ؎"

"پنجاب رجمنٹ کوئٹہ کے سپاہیوں کا عجیب و غریب بیان"

"کوئٹہ سے آمدہ پنجاب رجمنٹ کے سپاہیوں نے رات کے تین بجے ایک فوجی گارد آتے ہوئے دیکھی جو سفید گھوڑوں پر سوار تھی ان کی شکلیں بھی عجیب قسم کی تھیں۔ انھیں دیکھ کر دہشت محسوس ہوتی تھی۔ ایک شخص اس فوج کے آگے آگے تھا۔ جب یہ لوگ قریب سے گذرنے لگے۔ تو سردار نے عربی الفاظ میں کچھ آواز دی۔ اور گھوڑے آناً فاناً کوہ چلتن کی طرف غائب ہوتے نظر آئے۔ اس کے بعد فوراً زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس ہونے لگے اور تمام عمارتیں دھڑام سے زمین پر آ رہیں"

خدا ایک سپاہی کو کھینچ کر احسان جو سلسلہ عالیہ کا اشد ترین دشمن ہے اس کے دفتر میں لایا۔ وہ سپاہی نہ انقلاب نہ سیاست نہ کسی اور اردو و انگریزی اخبارات کے دفاتر میں گیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو صریح الفاظ میں بغیر کسی کم و کاست کے تحریر کرانے کے لئے وہ سپاہی کوئٹہ سے چل کر احسان کے دفتر میں کیوں پہنچا؟ تا وہ نشان پورا ہو چکا اب انکار مشکل ہے۔ اس واقعہ میں بہت باریک باتیں پوشیدہ ہیں۔ ایک سردار کا عربی لباس میں آنا۔ سفید گھوڑوں پر عجیب قسم کے سپاہیوں کا سوار ہونا۔ فوج کے پاس سے چھاؤنی میں سے نمودار ہونا۔ ان کے چہروں سے وحشت کا پایا جانا۔ اور پھر عربی زبان میں سردار کا حکم دینا اور پھر پہاڑ میں چھپ جانا۔ عمارتوں کا دھڑام سے گرنا۔

یہی واقعات ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کو عربی الفاظ میں الہام کیے گئے۔ وہ کون تھا جس نے آج سے تیس سال پیشتر حکم دیا تھا کہ

انی مع الافواج اتیک بغتۃ

اور کیا عربی میں یہ حکم نہ تھا ؎

لک نری آیات ومنہدم ما یعمرون

اے مسیح موعودؑ کے نہ ماننے والو! عمارتوں کے دھڑام سے گرنے کا حکم موجود ہے یا نہیں۔

سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین الٹا دی گئی

آج سینما و تھیٹر عیش کے اعلیٰ سامانوں میں سے ہے۔ اور لوگ کوئٹہ میں سینما دیکھ رہے تھے یعنی عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین الٹا دی گئی۔ ان صاف الفاظ میں کہاں تشریح کی ضرورت ہے

پھر فرمایا:-

"زندگیوں کا خاتمہ"

یعنی جو لوگ اس زلزلہ کی جھپٹ میں آجائینگے۔ ان میں سے زیادہ کی زندگیوں کا خاتمہ ہوگا۔ دنیا اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اسقدر جانیں کبھی تلف نہیں ہوئیں۔ خاندانوں کے خاندان تباہ ہو گئے ہیں۔

پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا:-

"اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے۔ جب تک یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جاوے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

اس پیشگوئی کا قوموں میں شائع ہونا صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ زلزلہ اسوقت آئے گا۔ جب خدا تعالیٰ کے مسیح کی آمد کی خبر سب قوموں میں شائع ہو جائیگی۔ اخبار زمیندار نے تسلیم ...... کیا تھا کہ "احمدیت کی شاخ چین میں اور دوسری انگلستان میں پہنچ چکی ہے" (زمیندار اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء) اس سے واضح ہے کہ باقی شاخیں تمام دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ یہی وقت اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تھا۔ کیونکہ سنہ ۱۹۱۲ء کے بعد احمدیت نے ہندوستان سے باہر قدم رکھا

رسالہ الوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس پیشگوئی کا شائع کرنا خاص مشیت ایزدی کے ماتحت تھا۔ کیونکہ جہاں جماعت پھیلتی ہے وہاں ممکن تھا کہ سلسلہ کی اور کتب نہ پہنچتیں۔ مگر چونکہ ہر احمدی پر احمدی ہونے کے بعد چندہ عام یا وصیت آمد لازمی ہوتی ہے۔ اسلئے جماعت کے قائم ہوتے ہی یہ رسالہ سلسلہ کی طرف سے وصیت آمد کے لئے ضرور پیش کیا جاتا ہے۔ اور حضرت اقدسؑ نے لازمی قرار دیا ہے کہ اس رسالہ کو پڑھے بغیر وصیت نہیں کرنی چاہیئے۔ جس سے یہ پیشگوئی دنیا کی قوموں میں شائع ہو جاتی ہے

کون سعید روح ہے جو ایسے صاف نشانات سے فائدہ حاصل کر کے اپنے آپ کو دکھ سے بچائے ؎

اے لوگو! عیش دنیا کو ہرگز وفا نہیں
کیا تم کو خوف مرگ و خیال فنا نہیں
وہ دن بھی اکدن تمہیں یارو نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کوچ کی نوبت قریب ہے

زلزلے

وہ جو رکھتے تھے دلوں میں ولولے
اور یوں بھی تھے بڑے ہی منچلے
دفعتہً رخصت ہوئے اُن کے حواس
پے بہ پے آنے لگے جب زلزلے
(حسن رہتاسی)

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ کیجئے۔

(مینجر اخبار الحکم قادیان)

زلزلوں کے رنگ میں خدا تعالیٰ کی پہلی قہری تجلی

کانگڑہ کا زلزلہ

ہم مناسب خیال کرتے ہیں کہ کوئٹہ کے زلزلہ کے ساتھ ان پہلے زلزلوں کا تذکرہ بھی کردیں جو خدا تعالیٰ کی پہلی اور دوسری قہری تجلی کے رنگ میں ظاہر ہوئے ۔ تاکہ زلزلہ نمبر میں سارا مواد یکجا جمع ہو کر دیدہ بینا کے لئے باعث عبرت بن سکے ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی پہلی قہری تجلی کا پہلا ظہور ۱۹۰۵ء میں ماہ اپریل میں ہوا ۔ جبکہ ہندوستان کی زمین ہلائی گئی اور کانگڑہ پر تباہی آئی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کانگڑہ اور بہار کے زلزلے کے متعلق لمبے مضمون لکھنے کی بجائے اسوقت کی خبریں جو اخبارات میں شائع ہوئیں ۔ ان کو ایک جگہ جمع کردیا جائے ۔ تاکہ ایک طرف اختصار کو کام میں لایا جاسکے اور دوسری طرف واقعات آسانی اور عمدگی سے جمع ہو سکیں (ایڈیٹر)

خوفناک زلزلہ کے متعلق خبریں اور اطلاعیں

ہندوستان میں زلزلہ ۴ر اپریل کو ۶ بجے ۱۰ منٹ صبح کے وقت شملہ میں سخت زلزلہ محسوس ہوا مگر جہاں تک معلوم ہو سکا کوئی نقصان نہیں ہوا

۶ بجے ۱۰ منٹ صبح راولپنڈی میں نہایت سخت زلزلہ محسوس ہوا ۔ اور تقریباً پندرہ سیکنڈ تک رہا ۔ جہاں تک بیان کیا جاتا ہے اس کے سبب سے چیزیں پانچ پانچ انچ تک حرکت کرتی تھیں ۔ زلزلہ کی رفتار شمال مغرب سے جنوب مغرب کی طرف تھی ۔ کچھ نقصان نہیں ہوا ۔

بعد کی خبر ۔ شملہ پر زلزلہ سے سخت نقصان پہنچا ۔

شمالی ہند میں زلزلہ (شملہ) ۴ر اپریل کو چھ بجکر ۱۵ منٹ صبح کے شملہ میں زلزلہ کا نہایت سخت صدمہ محسوس ہوا ۔ اس سے زیادہ خطرناک زلزلہ اب تک نہ آیا تھا ۔ حرکت تین منٹ تک محسوس ہوتی رہی ۔ جس سے کرائسٹ چرچ اور دیگر عمارات کو سخت نقصان پہنچا ۔ کئی دودکش گر گئے ۔ اور بازار میں کئی مکانات کے گر جانے کی رپورٹ ہوئی ہے ۔ گرینڈ ہوٹل کو صدمہ پہنچا ۔ اس کا ایک مکین بال بال بچا ۔ اس کے بعد متعدد خفیف زلزلے آئے ان میں سے آخری ۔ ۸ بجکر بیس منٹ پر محسوس ہوا ۔

مسوری ۴ ۔ اپریل آج چھ بجکر ۱۰ منٹ صبح کے ایک نہایت خوفناک اور پرزور زلزلہ یہاں آیا نقصان ہنوز معلوم نہیں ہوا ۔ رخ مشرق سے مغرب کی جانب تھا ۔ پہلا اور سخت ترین صدمہ تین منٹ تک محسوس ہوتا رہا ۔ چار پانچ متمیز صدمے محسوس ہوتے تھے

پٹھان کوٹ :۔ کہتے ہیں دھرم سالہ کا سٹیشن زلزلہ سے برباد ہو گیا ہے ۔ تمام مکانات زمین کے ہم سطح ہو گئے ہیں ۔ جن کے گرنے سے بعض یورپین اور بہت سے دیسی تلف ہوئے ۔ لیڈیاں اور بچے کھلی ہوا میں سوتے ہیں بقا امید نہیں آتی ۔

ڈیرہ دون ساڑھے چھ بجے صبح کے خوفناک زلزلہ آیا ۔ اس کا رخ بظاہر مشرق سے مغرب کی جانب تھا اس کے چھ صدمے محسوس ہوئے ۔ پہلا نہایت سخت تھا ۔ جو پورے ۵ منٹ تک رہا ۔ مکانات اور درخت پتوں کی طرح ہل رہے تھے ۔ رومن کیتھولک گرجا بالکل برباد ہو گیا ۔ اور کئی مکانات کثرت شکست و ریخت سے ناقابل رہائش ہو گئے ۔ بعض دیسیوں کے ہلاک ہونے کی رپورٹ ہوئی ہے ۔

امرتسر ۔ آج صبح زلزلہ کے سخت صدمات محسوس ہوتے رہے ۔ جس سے شہر میں بہت وسیع نقصان ہوا ۔ ریلوے اسٹیشن کا ایک حصہ منہدم ہوا ۔ اور مشن چرچ کا گھنٹہ گھر گر گیا ۔ صدہا اشخاص مکانوں کو چھوڑ کر کھلے میدانوں مثلاً باغ سنت سنگھ مقامات تالاب ٹنڈا وغیرہ میں چلے گئے ۔ نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپے اور متعدد جانوں کا کیا جاتا ہے ۔ امرتسر سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ترن تارن میں بھی زلزلہ آیا ۔ جہاں نو آدمی ہلاک اور ۷ مجروح ہوئے

مختلف شہروں سے زلزلہ کی خبریں

(پیسہ اخبار کے نامہ نگاروں سے)

کوہ پاٹو

۴ر اپریل ۔ آج صبح ۶ بجکر ۱۰ منٹ پر یہاں زلزلہ اس زور شور سے آیا کہ اکثر مکانات کی چھتیں گر پڑیں اور اکثر میں دراڑیں پڑ گئیں ۔ چنانچہ جنرل ہسپتال کا ایک حصہ گر پڑا ۔ اور میرڈ کوارٹر کی ایک بارک کی ایک چھت گر پڑی ۔ اور دیواریں کئی بارکوں کی شکستہ ہو گئیں اور دراڑیں پڑ گئیں سنا گیا ہے کہ ریاست کوٹھار میں اکثر مکانات گر پڑے اور بہت سے جانور اور چند جانوں کا نقصان ہوا (راقم محمد شریف خان)

امرتسر

۴ر اپریل ۔ خدا نے آج تو بچا لیا اس کا فضل و کرم رہا ۔ ورنہ زندگی کی کوئی امید نہ تھی ۔ مکان کے اوپر کی منزل اور بہت سے مکان میرے اور نیز لوگوں کے بالکل خراب ہو گئے ۔ میں اسیوقت باغیچہ میں مع اہل و عیال کے چلا گیا ۔ اب تین بجے آیا ہوں آپکے نام تار روانہ کیا کہ خیر خیریت ہے ۔ مگر تار گھر دفتر میں اسقدر تار ہے کہ کل آپ کو نہ ملے گی ۔ انھوں نے کہا کہ ہم رات کو تار لیں گے ۔ اسلئے بوالیسی خیر خیریت سے مطلع فرمائیں ۔ ہوش اسوقت تک درست نہیں ہیں ۔ خدا خدا ہو رہا ہے خداوند تعالیٰ رحم کرے ہمارے اعمال کی شامت ہے (راقم الف ذی)

پٹیالہ

آج ۴ر اپریل کو بوقت صبح ایک سخت زلزلہ آیا جو تقریباً ۲ منٹ تک بزور رہا ۔ اور پھر تین دفعہ کچھ دیر کے بعد آیا ۔ کئی مکانات کا نقصان ہوا ۔ مگر خدا کے فضل سے جان کا کوئی نقصان نہیں ہوا ۔

(مختار نبی خلف ارشاد نبی وکیل)

جہلم

آج ۴ر اپریل کو عین سوا چھ بجے صبح کے جہلم میں ایسا سخت زلزلہ محسوس ہوا ۔ غالباً ایسا بہت کم دیکھنے میں آیا ہوگا گھڑی موجود تھی برابر پانچ منٹ تک زمین جنبش میں رہی تازہ بنے ہوئے اور خام مکانات میں کہیں کہیں شگاف بھی آ گئے ہیں ۔ درختوں کا جھومنا ایک ایسا نظارہ تھا گویا زور کی باد صرصر چل رہی ہے ۔ خدا ہر ایک بلا سے پناہ میں رکھے ۔

(فتح علی کاتب)

دہلی

آج ۴ر اپریل بروز سہ شنبہ بوقت ۶½ بجے صبح نہایت زور کے ساتھ زلزلہ محسوس ہوا ۔ بعض مکانات منہدم ہو گئے ۔ لال قلعہ کی لاہوری دروازے کی برجی جھنڈے کے قریب کی اسی صدمہ سے گر گئی

(مہتمم کتب خانہ سلطان التجارت دہلی)

ایضاً

آج ۴ ۔ اپریل بروز سہ شنبہ بوقت صبح ۷ بجے بہت سخت زلزلہ آیا تمام مکانات ہل گئے متصل کٹڑہ سپہدار خان چند دوکانات کے چھجے منہدم ہو گئے اور سردی پھر عود کر آئی ۔ بیماری طاعون بھی ہو چلی ہے ۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے

(رفیق احمد طالب علم مدرسہ طبیہ دہلی)

فاضل کا ضلع فیروزپور

آج ۴ر اپریل علی الصباح ۶ بجکر ۱۵ منٹ پر یہاں سخت زلزلہ آیا ۔ اور ۷ منٹ تک محسوس ہوتا رہا

(حکیم محمد شریف)

گوجرانوالہ

۴ر اپریل کو آج صبح ۶ بجے ۱۵ منٹ پر اسقدر سخت زلزلہ آیا کہ اس نے سخت سے سخت عمارت اور سنگین سے سنگین دلوں کو بھی ہلا دیا۔ شہر بھر میں بہت سے مکانات کو نقصان پہنچا ہے جامع مسجد کے حوض کا پانی پہلے ہچکولے سے جو مغرب سے مشرق کی طرف تھا بہت سا نکل گیا پھر دوسرے ہچکولے سے جو مشرق سے مغرب کی طرف تھا پانی نکل گیا۔ پہلا حملہ بہت سخت تھا جو دو منٹ تک برابر رہا۔ بعد ازاں تین چار مرتبہ اور بھی خفیف خفیف صدمات محسوس ہوتے رہے جو پونے سات بجے دن تک رہے۔ (حامد علی)

قادیان ضلع گورداسپور

آج ۴ر اپریل کو یہاں خطرناک زلزلہ آیا۔ الحمد للہ کوئی نقصان شدید نہیں ہوا۔

کیتھل ضلع کرنال

۴ر اپریل کو بوقت ۶ بجے صبح دو منٹ تک ایسا سخت زلزلہ آیا کہ کل عمارات شہر شق ہو گئیں۔ اور کئی ایک مکان گر گئے۔ رام جی داس حلوائی کی لڑکی جس کی عمر ۹ یا دس برس کی تھی دو منزلہ مکان گرنے سے سوتی دب کر مر گئی۔ تحصیل۔ تھانہ۔ پرانا قلعہ۔ کوٹھی جو وضیں مرحوم والئے کیتھل کے بھائی اودے سنگھ کی تعمیر کردہ تھی۔ اور جس کے آثار دو دو گز کے تھے اور جس کی پختگی مانی ہوئی اور قابل تعریف تھی جا بجا سے پھٹ گئی۔ اور کچھ تعمیر گر بھی گئی۔ چودھری سری رام صاحب نائب تحصیلدار معہ عیال بال بچے جس مکان میں تھے بالکل شق ہو کر گر گیا۔ (سید افتخار حسین)

سپاٹو

آج مورخہ ۴ر اپریل بوقت ۶ بجے پر ۱۰ منٹ علی الصباح بروز منگل چھاؤنی سپاٹو میں اس قدر زلزلہ آیا کہ تمام مکان اور کوٹھیاں تھر کپل گئیں۔ چند مکانوں دیواروں کے تختوں پر سے رکھے ہوئے برتن اشیاء وغیرہ گر گئے جن کے گرنے سے ایک خوف سا دل پر چھا گیا۔ اور تمام مخلوقات اپنے اپنے مکانات چھوڑ کر باہر ہو گئی۔ اور گوروں کی بارکوں کی چھت ایسے گری کہ اس کی آواز تمام شہر کے لوگوں نے سنی۔ یہاں تک کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ سپاٹو میں آجتک ایسا زلزلہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ سردی ابھی پیچھا نہیں چھوڑتی۔ ابھی گھر سے چلا آتا ہوں دیکھتا گیا ہوں کہ گورہ ہسپتال جو شہر سے قریب ½ میل اونچائی پر ایک بلند پہاڑی پر واقع ہے اس میں سرکار کے ہزارہا روپیہ خرچ ہو گئے ہونگے۔ چاروں طرف سے دیواریں گر گئیں۔ ہزارہا من ڈھیر پتھروں کے ہو گئے جو بیچ کے کمرے تھے ان کی چند جگہ سے دیواریں شق شق ہو گئیں۔ مگر بیماروں کا کمرہ شکر ہے کہ نہ گرا البتہ مزدوروں کا چھ سات ماہ کا کام نکل آیا ہے

غلام احمد

جموں

۴ر اپریل ۱۹۰۵ء آج صبح ٹھیک بوقت طلوع آفتاب یہاں سخت زلزلہ ہوا قریب دو منٹ رہا۔ اکثر مکانات پختہ و خام شق ہو گئے۔ سب لوگ مکان سے باہر نکل گئے تھے۔ زمین سخت جنبش میں آئی۔ جیسے سمندر کی لہریں۔ چھاؤنی متصل جوگی دروازہ کی بارکوں کو بہت نقصان پہنچا۔ مگر جانیں بچ گئیں۔ ۱۹ر مارچ کو ایک پیپل کے درخت پر متصل سندر رگھوناتھ جی بجلی گری تھی وقت چار بجے بعد دوپہر تھا۔ سخت غبار چھا گیا تھا۔ (نامہ نگار)

زلزلہ کی خبریں

پاؤنیر کو اطلاع ملی ہے کہ منڈی اور باجورا کے مابین سڑک بہت خراب ہے۔ اور بعض جگہ زلزلہ کے باعث خطرناک بھی ہو گئی ہے۔ ۲۰ر اپریل کو ٹیلیگراف درست کرنے والی پارٹی سڑک پر سے گذر رہی تھی کہ یکایک پہاڑ کا کچھ حصہ زمین پر آ پڑا۔ سب لوگ بال بال بچے۔ دیسی انسپکٹر کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ دو خچر کھڈ میں گر پڑے۔ مگر معہ بوجھ مل گئے۔

زلزلہ سے پہاڑیوں کی ہیئت میں اسقدر فرق آ گیا ہے کہ ان کا دوبارہ پیمایش کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کیملز بیک۔ ونسنٹ ہل اور لنڈھور کی چوٹی یہ سب نیچے دب گئی ہیں۔

کلو کے دور دراز حصص سے اطلاع ملی ہے کہ گندھک کے چشمے کئی جگہ سے پھوٹ نکلے ہیں یہ بات قرین قیاس ہے اسلئے کہ منڈی اور کلو میں آتش فشاں پہاڑ اور گرم چشمے پہلے سے موجود ہیں

مسٹر سسون جے ڈیوڈ نے بمبئی سے زلزلہ ریلیف فنڈ کے لئے ۲۱ ہزار روپیہ جمع کر کے سر ڈنزل اسٹبن کے پاس ارسال کیا ہے۔ آپ نے بمبئی میں ایک مستقل فنڈ اس کے لئے کھولا ہے جس کی یہ پہلی قسط ہے۔ ہز آنر نے مسٹر سسون اور اہل بمبئی کی اس فیاضی پر جو انھوں نے غیر صوبے کے ساتھ کی نہایت خوشنودی ظاہر فرمائی۔

نیوزیلینڈ سے اطلاع ملی ہے کہ ہندوستان کے زلزلہ کیوقت وہاں بھی خاص حرکتیں محسوس ہوئیں

چترال سے اطلاع ملی ہے کہ ۴ر اپریل کو وہاں بھی ہلکا زلزلہ محسوس ہوا

آئندہ زلزلہ کے خوف سے کپورتھلہ کے حکمران خاندان نے شہر کے باہر خیموں میں رہنا اختیار کیا تھا رانی جیجاونتی کے خیمہ میں چور آ پڑے منجملہ دیگر مال و اسباب کے ایک نہایت قیمتی ہار بھی چوری گیا

بندر عباس سے ۳۰ر اپریل کا تار مظہر ہے کہ ۲۵ اپریل کو ایک بجے دن کے یہاں سخت زلزلہ محسوس ہوا ۱۰ سکنڈ تک رہا ہوگا۔ پھر ایک بجکر ۷ ۵ منٹ پر اسی زور کا لیکن پہلے سے کم۔ دیر تک رہا۔ غرض ۵ زلزلہ اسیطرح ۴ منٹ میں معلوم ہوئے۔ مکان اس طرح لرز رہے تھے کہ خوف معلوم ہوتا تھا۔ چند دکانیں اور دیواریں گر بھی گئیں بندر عباس کی پشت پر جو کوہ فنا ہے ۳ سو گز نیچے دب گیا۔ اطلاع ملی ہے کہ ایک جگہ زمین شق ہو گئی اور پچاس آدمی تلف ہو گئے۔ قصبہ سرو میں بھی بہت نقصان ہوا ۲۶۔ ۲۷۔ اور ۲۹ کو ہلکی حرکتیں محسوس ہوئیں۔ برٹش انڈین کمپنی کے دفتر کو اول زلزلہ سے کسیقدر نقصان پہنچا۔ دیواریں کم و بیش شکستہ ہو گئیں

ڈپٹی کمشنر کانگڑہ کی رپورٹ ہے کہ ضلع کانگڑہ اور کلو میں غلہ اور خوراک بہت ہے اور بہت گراں ہے

مخیر لوگوں کے لئے اس سے بہتر اور کوئی موقع ثواب کا نہ ہوگا۔ یہاں ایسے خاندان اسوقت بے سروسامان ہیں جو زبان سے مانگنا تو کجا اگر ان کی کچھ امداد کی جاتی ہے تو بھی ایک خاص شریفانہ حیا ان کے چہروں سے ظاہر ہوتی ہے۔ گورنمنٹ ریلیف کمیٹی۔ آریہ سماج اور دیگر اقوام کی کوششوں کے باوجود ابھی وہاں کرنے والوں کے لئے بہت کچھ کرنے کا موقع ہے۔

نینیتال کے ایوان تجارت نے جو اپیل زلزلہ ریلیف فنڈ کے لئے کھولا تھا اس میں اتبک ۲۸ ہزار ۶ سو ایک روپیہ چندہ ہو چکا ہے۔ پہلی فہرست چندہ عنقریب شائع کی جائے گی۔

وادی کانگڑہ۔ کلو اور دیگر شمالی حصوں میں سرکاری تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ۴ر اپریل سے پہلے کوئی علامت آتش فشاں پہاڑ کی نہیں دیکھی گئی

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ ڈانلڈ اسسٹنٹ انجینیر شروع مئی میں شملہ سے کلو روانہ ہو گئے جہاں مرمت وغیرہ کرائینگے۔ اور تخمینہ نقصان کی رپورٹ کریں گے۔ تین چار روز تک برابر سو سو قلی روزانہ مع سامان اور اوزار شملہ سے کلو روانہ ہوتے رہے۔ لیوڈی میں ایک ڈپو قائم کیا جائے گا۔ ڈپٹی کمشنر شملہ نے مزدور بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ زاں بعد لیوڈی سے یہ سب سامان اور قلی کلو روانہ کئے جائینگے۔

دھرمسالہ میں مکانات تعمیر کرنے یا نہ کرنے کے لئے عنقریب ممبروں کی ایک کمیٹی جمع ہوگی۔

بعض برگزیدہ سائنس دان اور چند جوتشی لکھتے ہیں کہ آئندہ عنقریب زلزلہ آنا ممکن ہے۔

کپورتھلہ ۴ر اپریل کے زلزلے سے ۵ لاکھ کا نقصان ہوا۔

کانگڑہ میں زلزلہ سے تمام مساجد شہید ہو گئیں مسلمان توجہ کریں اور اس کار خیر میں حصہ لیں۔ ایک لالہ صاحب نے دیوی کا مندر از سر نو تعمیر کیا جانے کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا۔

سر چارلس ریواز سفارش کر گئے ہیں کہ پانچ طریقوں سے زلزلہ زدگان کی گورنمنٹ کو مدد کرنی چاہیئے

(۱) سب سے پہلے بڑی ضرورت یہ ہے کہ آبپاشی کی نہروں کی بہت جلد مرمت کر دی جائے۔

(۲) تمام تباہ شدہ دیہات میں فصل ربیع کا مالیہ جو ماہ جون میں واجب الادا ہے معاف کیا جائے۔ (۳) تمام قصبات اور دیہات میں جہاں تباہی زیادہ ہوئی ہے سال رواں کا انکم ٹیکس معاف کیا جائے (۴) مویشیوں کے خریدنے کیواسطے کاشتکاروں کو کھلے دل سے تقاوی دیا جائے۔ جس پر سود نہ لیا جاوے۔ اور اس کی ادائیگی میں آسانی بہم پہنچائی جائے (۵) محکمہ جنگلات کو حکم دیا جائے کہ مکانات کی تعمیر کے لئے لوگوں کو لکڑی وغیرہ مفت دے۔ اور سرکاری چراگاہوں میں مویشی کو بلا کسی محصول کے چرانے کی اجازت دے۔

تازہ زلزلہ: سول ملٹری گزٹ دھرمسالہ ۲۰ مئی کے آئے ہوئے ایک تار کے حوالہ سے لکھتا ہے ۸ر مئی ۱۹۰۵ء کو ۱۲ بجے دن کے زلزلے کا سخت دھکا لگا۔ جس سے نو تعمیر مکانات کو جو ۴ر اپریل کے زلزلہ کی تباہی کے بعد بنائے گئے تھے گرا دیا۔ اور یوں ہمارے امام الزمان کی پیشگوئی ایک رنگ میں پوری ہو گئی۔ کاش اہل دنیا سمجھیں۔

قہری نشان زلزلہ پر اخبارات نے کیا لکھا

قرب قیامت

سورج کا بے نور ہو جانا۔ مری کا پھیلنا۔ قحط کا آنا۔ ٹڈیوں سے فصلوں کا برباد ہونا۔ ایک بادشاہت کا دوسری بادشاہت پر فوج کشی کرنا یہ تمام باتیں آجکل پے در پے ظہور میں آرہی ہیں قیامت کی ان چھوٹی چھوٹی نشانیوں میں سے ہیں جن کی پیشین گوئی کی جا چکی ہے۔ ان نشانیوں کے علاوہ آندھیوں اور بگولوں کی موجودگی اور سخت خوفناک زلزلوں کی آمد سے اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ قیامت جو ہر چند کہ ہر ساعت کے گذرنے پر نزدیک ہی ہوتی جاتی تھی اب وہ بہت ہی قریب آگئی ہے۔ اور ۴ اپریل کا زلزلہ اس خوفناک منظر کی شہادت دے رہا ہے جو قرب قیامت کی آئندہ خوفناک نشانیوں کے ظاہر ہونے پر دنیا کو دیکھنا پڑے گا۔ یہ دل ہلا دینے والا برباد کن زلزلہ چھ اور ۶½ بجے کے درمیان شملہ منصوری۔ ڈلہوزی۔ ڈیرہ دون۔ مری۔ دھرمسالہ پٹیالہ۔ مالیر کوٹلہ۔ کرم آباد۔ وزیر آباد۔ مدراس جالندھر۔ فیروزپور۔ سیالکوٹ۔ طالب پور ضلع گورداسپور۔ اور تقریباً صوبہ جات متحدہ کے ہر مقام پر محسوس ہوا۔ بعض مقامات میں سہ پہر اور رات کیوقت بھی متواتر زلزلہ آئے چنانچہ منصوری اور طالب پور میں ۴ - دہرہ دون میں ۶ - وزیر آباد میں اور پٹیالہ میں ۱۲ مرتبہ زلزلہ آیا۔ نگران میں پہلا زلزلہ جو ۶ اور سوا چھ بجے کے درمیان آیا وہ نہایت ہی سخت زلزلہ تھا۔ جن مقامات میں زیادہ نقصان ہوا۔ ان میں شملہ منصوری۔ لاہور۔ امرتسر اور دھرمسالہ ہیں۔ لاہور میں وزیر خان کی مسجد کی منار شق ہو گئی۔ سنہری مسجد کے طلائی گنبد گر گئے۔ دفتر پیسہ اخبار کے دروازے کی برجیاں اور دفتر کے کمرے کے برآمدے کی چھت گر گئی۔ شاہی مسجد کی بیرونی ڈیوڑھی کے اوپر کی چھت میں شگاف ہو گیا۔ اسلامیہ بورڈنگ ہوس کی چھت کا ایک حصہ گر گیا۔ ٹاؤن ہال۔ لارنس ہال۔ منٹگمری ہال۔ نیا ڈاکخانہ ریلوے مسافر خانہ ڈنگٹ گھر کو سخت نقصان پہنچا صدہا مکان گر گئے۔ بہت سے آدمی ضائع ہوئے جن کی تعداد عام طور پر دو سو سے زیادہ مگر سرکاری طور پر صرف ۲۵ معلوم ہوئی ہے

۴ اپریل کو صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر نے شہر میں دورہ کیا۔ اور ۵ کو خود صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر ملاحظہ کے لئے تشریف لے گئے امرتسر میں علاوہ اتلاف جان کئی لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ خود منصوری اور ڈیرہ دون میں بھی بہت سے مکانات گر گئے۔ کئی آدمی ضائع ہوئے اکثر معابد بھی منہدم ہو گئے مگر سب سے زیادہ ہیبت ناک منظر دھرمسالہ کا تھا۔ جہاں شہر اور صدر کے بے شمار مکانات گر گئے۔ بازار کی تمام دکانیں مسمار ہو گئیں۔ صدہا دیسی اور یورپین ہلاک ہو گئے اتلاف جان کا تخمینہ ۸۰ فیصدی خیال کیا جاتا ہے۔ بربادی کی یہ نوبت پہنچ گئی ہے کہ پسماندگان کے لئے رہنے کو مکان اور ضروریات زندگی کا میسر آنا مشکل ہو رہا ہے۔ صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر نے ۶ تاریخ کو لاہور سے پٹھان کوٹ کو بذریعہ اسپیشل ٹرین کچھ ڈیرے خیمے خوراک ادویات اور ڈاکٹروں کو روانہ کیا ہے۔ مسٹر آرامی جک سپینڈ قائم مقام کمشنر لاہور اور مسٹر ہنری اینڈرسن کمشنر جالندھر اس خوفناک منظر کو دیکھنے گئے ہیں۔ اور صفر مینا کی ایک جماعت سڑکوں کو صاف کرنے کے لئے تعینات کی گئی ہے۔

زلزلہ کی متذکرہ آفت کے علاوہ ۸ مارچ کو قریب ۲ بجے دن کے موضع چین تحصیل کھاریاں ضلع گجرات پنجاب میں ایک ایسا خوفناک بگولا آیا جس کی مثال نسل موجودہ نے نہ دیکھی نہ سنی۔ اس بگولہ کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ایک مدور ستون جو چار چار قدم کے دور میں ہوگا۔ مشرق کی جانب سے ظاہر ہوا۔ اور گاؤں کے نصف جنوبی حصہ کو اڑا کر کہیں کا کہیں پھینک دیا۔ بعض دیواریں قائم ہیں۔ اور بعض گر گئیں۔ گاؤں کی مسجد کے ہر دو مینار اڑ کر دو میل کے فاصلہ پر گوشہ شمال کے ایک کھیت میں جا پڑے موضع دیو وال تحصیل کھاریاں میں بھی انہیں دنوں بعینہ اسیطرح کا ایک بگولا گاؤں والوں کے دیکھتے دیکھتے گھروں میں داخل ہوا۔ اور تین چار گھروں میں گشت کرتے جاتے ہوئے ایک چھت کو اڑا کے لے گیا۔

۴ اپریل کو بر دامیں احاطہ سول کورٹ کے شمالی اطراف سے ایک بگولا نمودار ہوا جو سو فٹ بلندی تک ایک مدور ستون معلوم ہوتا تھا۔ اس بگولے میں دھوبیوں کے بہت سے کپڑے جن کو انہوں نے خشک ہونے کے لئے پھیلا رکھا تھا مثل پتنگ آسمان میں اڑتے ہوئے نظر آرہے تھے بعض مکانات کو سخت نقصان پہنچا۔ ان بگولوں سے موضع انو وال میں ایک آدمی ضائع ہوا ہے (زمیندار)

عظیم خوفناک زلزلہ بیشمار نقصان

جان و مال

۴ اپریل کو چھ بجے صبح کے ایک شدید اور مہیب زلزلہ لاہور میں آیا۔ لاہور میں بوڑھے بوڑھے آدمی بیان کرتے ہیں کہ ایسا سخت زلزلہ انھوں نے اپنی عمر میں کبھی نہیں دیکھا۔ گو ان سطور کے قلمبند کرتے وقت کئی عمارات کے نقصان کی تعداد صحیح معلوم نہیں ہوئی۔ تاہم بعض کی شکست و ریخت کو پیسہ اخبار کے رپوٹر اور ملازم دیکھ چکے ہیں ملک مرزا اعلی حسین صاحب (جو پیسہ اخبار کے ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر ہیں) کے چار عزیز موچی دروازہ کے اندر ایک کوچہ میں مکان کے گرنے سے دب کر مر گئے۔ اور وہ بیچارے ان کی تجہیز و تکفین میں مصروف ہیں۔ نصف سے زائد طالبان کارخانہ بھی غیر حاضر ہیں۔ وکٹوریہ گرل سکول لاہور میں جو راجہ نونہال سنگھ کی حویلی میں واقع ہے کچھ مکانات گر گئے ہیں۔ اور شاید ایک آدمی بھی دب کر مر گیا ہے اور کچھ زخمی ہوئے ہیں۔

ٹاؤن ہال لاہور جو ایک نہایت مضبوط عمارت تھی سب کی سب پاش پاش ہو گئی ہے ریلوے سٹیشن لاہور کے کچھ حصہ کو صدمہ پہنچنے میں بڑے بڑے شگاف آجانے کی خبر ملی ہے میو ہاسپٹل اور عظیم الشان نئے ڈاکخانہ میں بڑے بڑے شگاف آجانے کی خبر ہے مارکیٹ یعنی پرانا عجائب گھر اور کئی ایک سرکاری اور پرائیوٹ عمارات کو صدمہ پہنچا ہے۔ اور دیواروں میں شگاف آگئے ہیں۔ ابھی نقصان کی خبریں آرہی ہیں۔ یہ تو باہر کی خبریں ہیں کارخانہ پیسہ اخبار کے نقصان کا احوال سنیئے۔ عالیشان داخلہ کے دروازہ پر جو دو بڑی بڑی اور کئی چھوٹی شاندار برجیاں تھیں سب گر گئیں۔ اندر کی عمارت کی تیسری منزل کے کچھ پردوں کی دیواریں گرنے کے صدمہ سے دو چھتوں کے کچھ حصے ٹوٹ گئے اور کئی ایک دوسری دیواروں کو شگاف آگئے جو بہت سا نقصان ہے۔ مگر خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ بہت سا مکان محفوظ رہا ہے۔ اور کارخانہ کے کارکنان میں سے کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔ بحالیکہ نیاز مند ایڈیٹر پیسہ اخبار معہ اہل و عیال اسی مکان کے ایک حصہ میں مقیم ہے یہ لکھنا عبث ہے کہ زلزلہ کیوقت ناچیز ان کی کیا حقیقت تھی۔ یوں تو شہر کا کوئی محلہ ایسا نہ ہوگا جہاں اس تصادم سے شکست و ریخت کی نوبت نہ آئی ہو۔ مگر کشمیری دروازہ۔ موچی دروازہ دچھو والی۔ چیگڑ محلہ۔ لنڈا بازار۔ سٹیشن۔ ڈبی بازار اور جوڑے موری میں بہت نقصان ہوا۔ ریل کے کارخانہ کی دیواریں پھٹ گئیں۔ آہنی شہتیر اپنی جگہ سے ہلکر چھت کا ایک حصہ ٹیڑھا ہو گیا۔ بائر شاپ تمام پھٹ کر ناکارہ ہو گیا۔ ریلوے سٹیشن کے دو کمرے جن میں ڈی۔ ٹی۔ ایس کا دفتر تھا گر گیا۔ اور نئے پلیٹ فارم پر جو شمال کی طرف ہے ۵ سی کی ڈیوڑھی گر گئی سنہری مسجد کے دونوں میناروں کے گنبد گر پڑے موچی دروازہ میں مشہور پتھروں والی حویلی پھٹ گئی منشی محمد بخش صاحب سوداگر آسٹریلیا کا عالیشان مکان جو چند سال ہوئے انھوں نے بنوایا تھا اوپر سے پھٹ گیا۔ مولوی مفضل الدین صاحب ٹھیکیدار کے مکان کے پاس سید نتھے شاہ کا مکان گر گیا۔ تمام کنبہ نیچے دب گیا ۷ آدمیوں سے ۲ بچے باقی مر گئے دال بول کی گلی میں بابو جودھا مل دہلی والے کا مکان گر گیا۔ ایک خورد سال لڑکی اور ایک عورت مر گئی دچھو والی میں متصل استھان بسر دل لالہ سندر داس و بھتہ کا مکان گر گیا۔ گھر کے کئی آدمی دب گئے۔ چند سسکتے ہوئے نکلے

گئے اور چند مر گئے۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ حلوے کے اسٹیشن کے پاس مسافر گاڑی اُلٹ گئی۔ مگر تصدیق طلب ہے ریلوے فنڈ میں بھی بہت سی گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں۔ لوکو ورکشاپ کے مہتمم نے تمام کاریگروں کو ۲۴ گھنٹہ کی چھٹی اس غرض سے عطا فرمائی کہ وہ اپنے گھروں اور بال بچوں کی جا کر خبر لیں

لوگ قیامت کو ہزل اور ان یقینی واقعات کو گولغو سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ زلزلہ مشتے نمونہ از خروارے تھا۔ اس روز دوپہر تک دو دفعہ زلزلہ محسوس ہوا ایک تو سب سے بڑا اور سخت ہولناک پہلا زلزلہ جو چھ بجکر ۵ منٹ پر آیا تھا۔ دوسرا خفیف جھٹکا ۷½ بجے اور تیسرا ہلکا ۱۱ بجے محسوس ہوا — تیسرے پہر رات کو اور دوسرے روز بھی خفیف صدمے محسوس ہوتے رہے ہلکا ۱۱ بجے محسوس ہوا مینار مسجد سردار خان مزنگ کا ایک حصہ گرا۔ مسجد وزیر خان کے شمال مغربی مینار کی چھتری کو صدمہ پہنچا۔ ڈاک خانہ کو کچھ نقصان پہنچا۔ ٹاؤن ہال کا نقصان شدید ہے (پیسہ اخبار)

ایک بھاری زلزلہ

۴ ماہ حال کو صبح ۶ بجکر ۷ منٹ پر لاہور میں ایک بھاری زلزلہ جس سے نقصان عظیم واقع ہوا سینکڑوں گھر مسمار ہو گئے۔ اور بیسیوں قیمتی جانیں تلف ہو گئیں۔ سرکاری عمارتوں کو بھی بہت نقصان پہنچا ہے۔ پورے نقصان کی مقدار تو اس وقت بتائی نہیں جا سکتی۔ لیکن اتنا کہا جا سکتا ہے کہ لاہور میں شاید ہی کوئی مکان ہوگا جس میں چھوٹے یا بڑے شگاف نہیں ہو گئے۔ بڑے بڑے بوڑھوں کا خیال ہے کہ ایسا سخت بھونچال اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو پہاڑوں کی میخیں زمین پر گاڑ رکھی ہیں وہ مضبوطی سے نہیں گاڑی ہیں۔ کیونکہ باوجود پہاڑوں کے ہونے کے زمین ہل گئی۔ بلاشبہ یہ اس خالق کائنات کی دانائی پر حرف ہے۔ خیر کچھ ہو انسان اس بھونچال سے نہایت قیمتی سبق سیکھ سکتا ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ ایشور کی طاقت کتنی بعید ہے۔ جب ہوا جو بلاشبہ اس کے قبضہ میں ہے اس قدر طاقت ور ہے کہ پرتھوی کو جڑوں سے ہلا سکتی ہے۔ تو سوچو ایشور کی طاقت کس قدر ہے۔ دوسرا سبق یہ ملتا ہے کہ انسان کی زندگی بڑی ناپائیدار ہے اس کو آج کا کام کل پر نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ کون کہہ سکتا ہے کہ کل وہ زندہ رہے گا

۴ اپریل کا دن معمولی حالت میں طلوع ہوا تھا۔ لیکن یکایک ایسا زلزلہ آیا کہ بیسیوں بے شمار جانوں کو اپنے ساتھ لے گیا۔ کئی گھر ویران ہو گئے لیکن مشکل تو یہ ہے کہ یہ باتیں اپنا اثر دیرپا نہیں رکھتیں وقوعہ کے وقت پر تو سب کچھ سیکھ لیا جاتا ہے۔ لیکن وقت گزرنے پر یہ سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اسواسطے ایشور پر وشواش لانے کی ضرورت ہے۔ جب تک اس پر وشواش نہیں لایا جاتا کچھ فائدہ متصور نہیں (پرکاش)

لاہور میں قیامت خیز زلزلہ

ایسے زمانہ میں جبکہ انسانوں میں خود غرضی۔ عیاشی اور بد معاشی کا زور ہو۔ اور ایک انسان دوسرے انسان کا خون پینا اپنے خیال میں کوئی گناہ نہ سمجھتا ہو۔ بلکہ ریاکاروں اور خود غرضوں کو ہوشیاری دانائی کے خطاب لوگوں کی طرف سے دیئے جاتے ہوں۔ اور ایمانداری راستبازی خدا پرستی کا صرف نام ہی رہ گیا ہو۔ خدائی جلال کا کرشمہ (زلزلہ) صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ ہمارے گناہوں کی حد گزر چکی ہے۔ اور وقت آ گیا ہے کہ سارے انسان گناہوں سے توبہ کریں اور راستی و حق پرستی کو اپنی زندگی کا مقصد بنا دیں۔

۴ اپریل کی صبح کو بوقت ۶ بجے ۷ منٹ جبکہ بہت سے غافل انسان بستروں پر پڑے اونگھ رہے تھے اور چند خدا کے بندے معبود حقیقی کی بارگاہ میں بعجز و نیاز سر بسجود تھے کہ یکایک خفیف سا زلزلہ محسوس ہوا۔ ہر شخص نے سمجھا کہ معمولی زلزلہ ہے اور ابھی ختم ہو جاوے گا کہ فوراً زلزلے نے ہیبتناک روش اور صورت اختیار کر لی۔ بڑے بڑے مکانات مثل بید لرزنے لگے۔ چھتوں اور دیواروں سے دل ہلا دینے والی گڑگڑاہٹ کی آواز نکلنے لگی۔ جو جہاں تھا ششدر و حیران رہ گیا۔ عورتیں اور بچے زور سے چیخنے چلانے لگے۔ ہر شخص اپنی اپنی جان کی فکر میں پڑ گیا۔ بہت سے لوگ معہ اپنی بیوی بچوں کے گھروں سے نکل کر باہر میدانوں میں کھڑے ہو گئے زلزلے کے دو زبردست جھٹکے ایسے سخت اور غضبناک تھے کہ بڑی بڑی مضبوط عمارتیں پاش پاش ہو گئیں۔ چڑیاں اور دوسرے جانور اپنے اپنے گھونسلوں کو چھوڑ کر آسمان پر اُڑنے لگے۔ چلتی ہوئی بیل گاڑیاں اِدھر اُدھر دھکے کھانے لگیں اگر ایک جھٹکہ اور آ جاتا تو سارا لاہور معہ انسانوں اور حیوانوں کے برباد و تباہ ہو جاتا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس نے اس قیامت خیز زلزلہ کو بند ہو جانے کا حکم دے دیا۔ اس ہیبتناک موقع پر تمام ہندو مسلمانوں کی زبان سے رام رام۔ اللہ اللہ۔ توبہ توبہ کے کلمات نکل رہے تھے۔ یہ زلزلہ بمشکل ۳ منٹ رہا ہوگا۔ مگر شہر لاہور میں سینکڑوں پختہ مکانات مسمار ہو گئے۔ ڈبی بازار میں مکانات کے علاوہ سنہری مسجد کے دو مینار گر گئے۔ وزیر خاں کی مسجد کے ایک حصہ کو بھی نقصان پہنچا۔ ہندو مسلمانوں کے ۲۳ زن و مرد بچوں کے ہلاک ہونے کی خبر کوتوالی لاہور میں پہنچی۔ زلزلہ ختم ہو جانے کے بعد تمام لوگ حیرت زدہ دیوانہ وار اور اپنے عزیزوں بلکہ ناواقف اشخاص سے خیر و عافیت دریافت کرتے پھرتے تھے اور جن جن مقامات کو نقصان پہونچنے کی خبر ملی وہاں بھاگے چلے جاتے تھے۔ ریلوے اسٹیشن لاہور کے فسٹ کلاس ریفرشمنٹ روم اور ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کے دفتر کو سخت صدمہ پہونچا۔ اور دونوں عمارتوں کی چھتیں گر پڑیں۔ گرجوں مندروں اور بڑے چھوٹے قریباً تمام مکانات کو ضرر پہنچا ہے۔ میونسپل کمیٹی کا ٹاؤن ہال قریب نصف کے بالکل ناکارہ ہو گیا چھت گر کر نیچے آ پڑی۔ مارکیٹ کی دیواریں پھٹ گئیں۔ کمرشیل بلڈنگ کے قریب پرانی انارکلی میں ایک بڑی عمارت کو صدمہ پہنچا۔ انارکلی تھانہ کی ڈیوڑھی پھٹ گئی۔ مگر شکر ہے کہ بالکل تغیر نہیں گئی۔ ورنہ حوالات کے اندر جو دو اسامیاں تھیں ہلاک ہو جاتیں۔ الائنس بنک شملہ کے مقابل سلیم بلڈنگ کو جو مسٹر عمر بخش صاحب کی ملکیت ہے۔ کئی مقامات پر نقصان پہنچا۔ انارکلی بازار میں ایک حلوائی کی چھت گر پڑی۔ موری دروازہ کے باہر پنجاب نیشنل بنک کے متصل چار پانچ بیٹھکیں تہ خاک ہو گئیں۔ جس سے ایک بازاری عورت کی کمر ٹوٹ گئی۔ اور اس کے ساتھی کے سر کو ضربیں پہنچیں۔ شہر میں ۲۴ آدمیوں کے علاوہ اور بھی کئی جانوں کا نقصان سنا جاتا ہے چوٹیں تو سینکڑوں آدمیوں کو لگیں۔ لاہور کے مشہور کارخانہ پیسہ اخبار کی عالیشان عمارت کو بھی کئی جگہ سے سخت نقصان پہنچا۔ شکر ہے ابھی کارخانہ کھلا نہیں تھا۔ ورنہ ممکن تھا کہ کئی آدمیوں کی جانوں کا نقصان ہوتا۔ (پولیس ایڈوکیٹ۔)

قیامت خیز زلزلہ

۴ اپریل بروز منگل علی الصباح قریباً سوا چھ بجے ایسا سخت زلزلہ آیا کہ الاماں دفعتہً مکان گرنے شروع ہو گئے۔ ہندو سری رام سری رام اور مسلمان یا اللہ خیر یا اللہ خیر پکارنے لگے۔ اور بموجب ارشاد آنحضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ جب قیامت آئے گی کوئی نفس کسی نفس کو نہیں بچا سکے گا۔ واقعی اس کی نظیر ان تین ستون میں پائی گئی کہ باپ بیٹے کو اور بیٹا ماں باپ کو نہیں بلا سکا۔ بس یہی معلوم تھا کہ اب بھی گئے اب بھی گئے اور اس پر یہ خطرناک وقوعہ کہ وہ مکان آ پڑا یہ مکان آ پڑا یہ آ پڑا۔ دھڑم دھڑم۔ توبہ۔ جب وہ وقت یاد آتا ہے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں دل کانپ کانپ اُٹھتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی بھونچال آیا ہوا ہے۔ ذرا سی ہوا کے چلنے سے جان سہم جاتی ہے۔ افسوس کہ وہ لوگ جو عمارت بنانے کے لئے بنیاد رکھنے کے وقت کسی غریب کی زمین ایک آدھ گز غبن کر جایا کرتے ہیں اس وقت پکار رہے تھے کہ یہ مکان کوئی سنبھال لے۔ اور ہمیں نکال کر ایسی جگہ پہنچا دے جہاں امن ہو گویا اس وقت مکان سے بھی بیزار تھے۔ مگر سوائے اس مالک کے کون بچا سکتا تھا

اللہ کی قدرت کہ بڑی بڑی پختہ عمارتیں اور عالیشان مکانات جو سالہا سال سے ہر ایک آفت سے محفوظ تھے چشم زدن میں گر گئے۔ جو بچے رہے وہ پھٹ گئے۔ کوئی ہی ایک آدھ شاید ایسا مکان نکلے گا جو آفت ناگہانی سے بچا ہو ورنہ تمام مکانات پھٹے پڑے ہیں۔ بڑی بڑی عالیشان یورپین کی کوٹھیاں پھٹ گئیں۔ ریلوے اسٹیشن امرتسر کا بیرونی حصہ گر گیا۔ خیر الدین کی مسجد کے منار آ پڑے۔ گھنٹہ گھر کا اوپر کا حصہ قریباً دو گز کے آ پڑا۔ علاوہ اس کے بہت سی جانیں بھی اس کی بھینٹ چڑھ گئیں۔ اور یہ ہولناک زلزلہ صرف امرتسر پر ہی نازل نہیں ہوا۔ بلکہ تمام پنجاب ہندوستان میں سے کوئی بھی شہر اس سے بچ نہیں سکا۔ لاہور میں بڑا سخت نقصان ہوا۔ بادشاہی مسجد تک کے منار

جو قریبًا چار ساڑھے چار سو سال سے بامن کھڑے تھے اور اس اثناء میں سینکڑوں زلزلے اور آندھیاں دیکھ چکے تھے بچ نہ سکے۔ سنہری مسجد کا بڑا نقصان ہوا۔ ریل کے کارخانہ کی دیواریں پھٹ گئیں اور آہنی شہتیر اپنی جگہ سے ہل کر چھت کا ایک حصہ ٹیڑھا ہوگیا۔ یا مگر شاپ تمام پھٹ کر ناکارہ ہوگیا۔ ریلوے اسٹیشن کے اکثر کمرے گر گئے۔ ریفریشمنٹ کو سخت صدمہ پہنچا۔ نیا پلیٹ فارم جو شمال کی طرف ہے اس کی ڈیوڑھی گر گئی مسجد وزیر خان کے شمال مغربی مینار کو صدمہ پہنچا ڈاک خانہ ٹاؤن ہال کو شدید نقصان پہنچا۔ اکثر جائیں تباہ ہوگئیں

لودھیانہ میں بھی اسی قسم کا زلزلہ آیا۔ یہی سیالکوٹ کی ہوئی۔ مدراس میں بھی سخت نقصان ہوا۔ شملہ میں ۳ منٹ تک زور رہا۔ گرائسٹ چرچ کا گرجا۔ نیز گرینڈ ہوٹل کی عمارت بھی شکستہ ہوگئی۔ کوہ مسوری پر بھی ۳ منٹ تک سخت تباہی آئی۔ مال و جان کے نقصان کا ابھی اندازہ نہیں لگا۔ توبہ۔ پٹیالے میں مارے زلزلے کے لوگ گھبرا گئے۔ عمارتیں مسمار جائیں تباہ۔ ترنتارن ضلع امرت سر میں سخت نقصان ہوا۔ بہت سی جانیں ملبہ کے نیچے آکر دب کر مر گئے پٹھان کوٹ میں نہایت سخت زلزلہ آیا۔ دھرسالہ کا تمام اسٹیشن بھی برباد سخت کہرام مچا ہوا ہے لاہور میں تین سویلین ایک انگریز انجنیر بھی دب کر مر گئے میم صاحبات اور بچوں کا بھی سخت نقصان ہے۔ بٹالہ میں سخت زلزلہ آیا۔ تمام مکانات مسمار ہوگئے۔ ایک جھونکے کے ساتھ ہل گئے اور دوسرے دہم سے آپڑے۔ تیسرے جھونکے نے لوگوں کی ملک الموت سے چار آنکھیں کردیں۔ غرضکہ فیروزپور۔ ملتان۔ جالندھر کپورتھلہ۔ حصار۔ ہانسی۔ منٹگمری وغیرہ جدھر دیکھو یہی حال پکا ہے جو میں تحریر کر رہا ہوں۔ جسقدر مختلف اضلاع سے خطوط آتے ہیں کسی میں بھی یہ نہیں لکھا ہوا کہ ہمارے ہاں کچھ کم زلزلہ آیا۔ بس یہی تحریر ہے کہ ہمارے شہر کا فلاں فلاں حصہ مسمار ہوگیا۔ اتنے آدمی مر گئے ہیں اور ان سب سے زیادہ اثر اس کا سرینگر۔ دہرہ دون اور بھاگسو دکانگڑہ پر پڑا۔ پہلے بھاگسو چھاؤنی پر جو قریبًا پانچسو گورے سوار مقیم تھے بہ سبب پھٹ جانے پہاڑ کے قریبًا تین سو کے مر گئے۔ جو بچے ہیں وہ سسکتے ہیں۔ علاوہ ان کے اور بہت سا نقصان ہوا۔ دہرہ دون کی یہ حالت ہے کہ اسقدر مکانات گرے اور لوگ نیچے دب کر مر گئے ہیں کہ کوئی لاش اٹھانے والا میسر نہیں آتا۔ حضور کمشنر صاحب تشریف فرما ہیں اور آپ نے حکم دیا ہے کہ نہایت آرام کے ساتھ لاشیں نکالی جاویں یہی حال سرینگر کا سننے میں آیا ہے۔ بلکہ ایک تار سے اسقدر پتہ لگا ہے کہ کشمیر تباہ ہوگئی ہے۔ تار سے واضح ہوا ہے کہ کشمیر میں ایک دن پہلے یعنی ۳ اپریل پیر وار کو ۱۲ بجے دن کے زلزلہ آنا شروع ہوا۔ اور ۴ اپریل کو صبح کے ۴ بجے تباہی آئی۔ اللہ اپنا فضل کرے یہ سب شامت اعمال کا نتیجہ ہے کہ بیماری آئی تو ایسی کہ ادھر آدمی بیمار ہوا۔ ادھر چلتا ہوا۔ اگر کوئی بھولے سے خبر پرسی کو آگیا۔ تو وہ بھی وہیں چت۔ سردی ایسی پڑی کہ اس کی نظیر بیشتر کئی سالوں میں نظر نہیں آتی۔ اب اگر بھونچال آیا تو ایسا کہ خدا کی پناہ دنیا کے تباہ ہونے میں کوئی کسر باقی نہ تھی۔ وہ لوگ جو کہا کرتے تھے کہ خدا کیا ہے۔ یہ سب زمانہ ہی زمانہ ہے بے انتہا حواس باختہ پناہ مانگ رہے تھے۔ اور اپنے کئے پر پچھتا رہے تھے بعض کا قول ہے کہ رات کے ۴ بجے زلزلہ محسوس ہوا تھا سوا چھ بجے کے بعد ۱۰ بجے تک تھوڑے تھوڑے منٹوں کے بعد زلزلہ آتا رہا۔ زمین کی رفتار بھی بہت تیز تھی۔ پھر ½۱۱ بجے پھر دو بجے پھر رات کے گیارہ بجے پھر دو بجے پھر ۵ کو علی الصبح ۶ بجے زلزلہ آیا۔ لوگ پہلے دن شہر سے باہر جا کر توبہ استغفار کرتے رہے بلکہ رات کو بھی اکثر دروازوں کے باہر جا کر اور باغات میں لوگوں نے آرام کیا۔ ہندو مسلمانوں نے خیرات حد سے بڑھ کر کی۔ مسلمان لوگوں نے باہر جا کر ننگے سر نفل ادا کئے۔ اور سر بسجدہ ہو کر گڑگڑاتے رہے ۶ کی رات کو مسلمانوں کا ایک جم غفیر مجمع تسبیح و تقدیس بازاروں میں کرتا پھرا۔ خدا کی قدرت کہ ابھی زلزلہ کا خوف لوگوں کے دلوں سے دور نہیں ہوا تھا۔ کہ آسمان پر ابر آلود ہوگیا۔ اور ۶ کی رات کو ۱۱ بجے کے قریب بارش ہوئی۔ بوندیں کنکروں کی طرح پڑیں۔ لوگ پکار رہے تھے کہ اگر آدھ گھنٹہ بھی بارش ہوگئی تو بس خیر نہیں۔ مگر اس ارحم الراحمین نے اپنے بے بہا فضل و کرم سے بچا لیا۔ اگلے دن شیخ محمد جمیل صاحب اور دیگر رؤساء نے منادی کرا دی کہ آج جمعہ کی نماز تمام لوگ عیدگاہ میں پڑھیں۔ جب مسلمان بڑی خوشی سے گئے۔ اور نماز ادا کی۔ خلقت کا ہجوم اسقدر تھا کہ کبھی عید کے دن بھی اسقدر لوگ نہیں دیکھے گئے۔ مزید براں شہر کی تمام مسجدیں معمول سے زیادہ لبریز تھیں۔ بہت سے ایسے نمازی شامل تھے۔ جو کبھی عید کی نماز میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے۔ سچ پوچھو تو خدا تعالی نے اپنی قدرت کاملہ کا ثبوت دیا ہے اور دنیا کو دوسری بار پیدا کیا ہے۔ ورنہ کس کو امید تھی کہ پھر کوئی کام کر سکیں گے۔ اکثر احباب دریافت کرتے ہیں کہ اس زلزلہ کا کیا باعث ہے۔ اول تو یہ کہ آج دنیا پر اسقدر ظلم زنا۔ جھوٹ۔ بدی۔ فریب۔ دغا۔ عداوت حسد وغیرہ پھیل گئے ہیں جو محتاج بیان نہیں۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جسقدر ظلم سخت ہوتا ہے اسیقدر سزا بھی زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ کسی مجرم کی نسبت کہا جاوے کہ اس کا سر تلوار سے کاٹ دو۔ تو اگرچہ اس کا سر تلوار سے کٹے گا۔ مگر اس کے سر اترنے کا موجب اس کا جرم ہے۔ اسیطرح یہ زلزلہ تباہ کن تھا۔ مگر دراصل تباہی لانے والے ہمارے فعل ہیں۔ اب یہ کہ زلزلہ کسطرح آتا ہے۔ اس کا بیان اگرچہ مولانا مولوی احمد الدین صاحب سلمہ ربہ کے مضمون حرکت زمین میں مفصل آپ کی نظر سے گذرے گا۔ لیکن میں مختصر اعرض کئے دیتا ہوں زمین کے اندر بے شمار آگ ہے۔ جو پہاڑوں کے ذریعہ دبی ہوئی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ نکلے اور سطح سے ٹکرائے مگر قانون قدرت نے اسے بند کر رکھا ہے۔ جب وہ کسی طرف کو نکلتی ہے۔ اور سامنے سے پانی ملتا ہے تو ایک سٹیم پیدا ہو جاتا ہے تو ایک عجیب قسم کا حادثہ وقوع میں آتا ہے۔ کیونکہ پانی تو چاہتا ہے کہ اسے بجھا دے۔ اور وہ چاہتی ہے کہ اسے جلا دے۔ پس جس وقت ان دونوں کا آپس میں مقابلہ ہوتا ہے۔ تو لوگوں کے لئے قیامت کا نمونہ پیش خیمہ ہوتا ہے۔ چونکہ اس موقعہ پر زمین کا پھٹ جانا بعید نہیں ہوتا وغیرہ وغیرہ۔ یہ افواہ پھیل رہی ہے کہ ریلوے گاڑی کا فلاں فلاں مقام پر نقصان ہوا ابھی تک پختہ طور سے معلوم نہیں ہوسکا۔ خدا کرے خیر ہی ہو۔ آج ایک مولوی صاحب نے دوران وعظ میں جمعہ کے وقت فرمایا کہ بعض ایک کمبختوں نے فطرت کے خلاف زنا کیا ہے۔ یعنی امرت سر کے کسی حصہ میں بیٹی باپ اور بہن بھائی نے زنا کیا۔ مگر یہ خبر پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ کون بدبخت حواس کو قائم رکھ کر ایسے آزادی کے زمانہ میں ایسے فعل شنیع کا مرتکب ہوسکتا ہے۔ خیر کچھ بھی ہو۔ جتنے منہ اور اتنی باتیں دراصل تو جو کچھ دنیا پر قہر الٰہی طرح طرح پر نازل ہو رہا ہے۔ ہماری بدعملی کا موجب ہے۔ آج جسقدر لوگ توبہ استغفار کر رہے ہیں۔ اگر اسیطرح ایک عرصہ تک تضرع الحاح سے فریاد و بکا کرتے رہیں۔ تو وہ احکم الحاکمین باقی شکایتوں کو بھی دفع کرسکتا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ انکساری و عاجزی صرف چار گھڑی کے لیئے ہے پھر وہی حرص و ہوس و دغا فریب۔ اور لوگ ایسے نازک موقعہ پر عوام الناس کو بارگاہ ایزدی میں رونا اور اپنی تقصیروں کا معافی مانگنا بہتر ہے۔

(ضیاء الاسلام)

قیامت کا نمونہ

۴ اپریل کو سورج کے نکلتے ہی قیامت کا نمونہ قائم ہوا اور زلزلہ اسقدر زور سے آیا کہ الامان والحفیظ۔ قریبًا ½۲ منٹ زور دکھا کر دھیما ہوا۔ پھر بھی تمام روز اور شب برابر جمعہ کی صبح تک کئی دفعہ مرات کرات آتا رہا۔ امرت سر لاہور میں پختہ مکانات قریبًا سب پھٹ گئے۔ کئی ایک آدمیوں کا بھی نقصان ہوا۔ حمل بھی ضائع ہوئے۔ لوگ دیوانہ وار پھرتے تھے۔ غرض قرآن شریف میں جو نمونہ قیامت کا بتلایا گیا ہے قدضل کل موضعة عما الضعت وتضع کل ذات حمل حملها وتر الناس سکاری وماهم بسکاری ولکن عذاب الله الشدید۔ آیت موصوفہ کے تمام اجزاء کا نمونہ تھا۔ کشمیر سے اس کی رفتار شروع ہونے کی خبر آئی ہے اور یہ بھی خبر آئی ہے کہ کشمیر میں بہت تباہی آئی ہے۔ امرت سر کی بڑی مسجد شیخ خیر الدین مرحوم کے تین منارے گر گئے۔ اور چھت پھٹ گئی۔ لاہور کی سنہری مسجد کو بھی نقصان پہنچا اور بھی کئی مسجدوں کے منارے گرے۔ امرت سر کے گھنٹہ گھر کو بھی صدمہ پہنچا۔ آٹھ پہر لوگوں کے ہوش بحال نہیں ہوئے۔ امرت سر میں سو سال سے زائد عمر کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا زلزلہ دیکھا نہ سنا دیکھیں اہالی ملک عمومًا مسلمان خصوصًا اس نشان الٰہی سے کیا عبرت پاتے ہیں۔ خدائے ذوالجلال کی عظمت و جلالت کو کہاں تک دلوں میں جگہ دیتے ہیں

اللهم لا تقتلنا بغضبك
ولا تهلكنا بعذابك وعافنا
قبل ذالك

(اہلحدیث)

اِنّ زلزلۃ السّاعۃ شیءٌ عظیمٌ

(حضرت عرفانی صاحب قبلہ کی قلم سے آج سے تینتس سال قبل)

بنگرائے قوم نشاں ہائے خداوند قدیر

۴ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو ایک عظیم الشان نشان خدا کے برگزیدہ **مہدی و مسیح** کی تائید و صداقت میں ظاہر ہوا ہے جو صدیوں سے اہل دنیا نے نہ دیکھا ہوگا۔

میرا یہ کلام مبالغہ اور تاریخ سے بے خبری پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ جیسا کہ میں واقعات کی بنا پر دکھاؤنگا حق اور حقیقت پر مبنی ہے۔ یہ ایک **فیکٹ** (امر واقعہ) اور **ٹروتھ** (صداقت) ہے جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ مگر وہی جو خدا تعالیٰ کی سنن سے ناواقف ہے۔ اس امر کو سمجھنے کے لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہی سنت چلی آتی ہے۔ کہ جب کوئی مامور مرسل دنیا میں اصلاح خلق کے لئے آتا ہے تو اس کے ساتھ ہی طبیعتوں میں بیداری کی حالت پیدا کرنے کے لئے اور بظاہر ان بداعمالیوں کی پاداش اور عقوبت کے لئے جن کی کثرت اس مامور کی بعثت کا موجب اور باعث ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ مختلف رنگوں میں عذاب الٰہی نازل کرتا ہے اس عذاب کے نزول میں ایک یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ کا مامور اور اس کی جماعت بھی انہیں اسباب عادیہ اور قوانین قدرتیہ کے ماتحت ہوتے ہیں جو دوسروں پر حکومت کرتے یا اثر ڈالتے ہیں اسلئے خدا تعالیٰ مامور اور اس کی قوم کے ساتھ خاص نشان رحمت ظاہر کرتا ہے۔ جو دوسروں پر حجت اور مخلص مومنین کے ازدیاد ایمان کا باعث ہو جاتا ہے۔ سنت اللہ سے ناواقف اور ماموروں کی سیرت پر نگاہ نہ کرنے والی قوم ان باتوں کو سن کر ہنستی اور بیباکی اور شوخی میں ترقی کرتی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے مامور کو ماننے والے اور اس پر ایمان لانے والے ان عذابوں اور عتابوں کو ایک نیا ایمان عطا کرنے والے ملائکہ اور تضرع کی حالت پیدا کرنے والے الارم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ماموروں کے ارسال اور نزول عذاب کے متعلق فرمایا ہے وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالباساء والضراء لعلھم یضرعون۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

یعنی جب کوئی نبی اور رسول مامور اور مبعوث ہوتا ہے تو اس کے ساتھ عذاب بھی آتا ہے۔ پس عذاب الٰہی اور خدا کے مامور مرسل کی بعثت ایک پہلو سے لازم و ملزوم امر ہیں۔ دانشمند اور صاحب دل وہ انسان ہوتا ہے کہ اگر وہ کم از کم مامور کی بعثت اور اس کی اول دعوت پر کسی وجہ سے قبول کرنے کی توفیق نہ پاسکے تو جب آسمان کی حالت بدلی ہوئی دیکھے تو خدا کے خوف سے ڈر جاوے۔ مگر تھوڑے ہوتے ہیں جو عبرت حاصل کرتے ہیں

چشم بکشا کہ بر چشم نشانی است کبیر

اس کے نمونہ ہر زمانہ میں جب خدا کے مامور آتے رہے ہیں دیکھے گئے ہیں اور خدا تعالیٰ کی مجید کتاب اس امر پر پوری روشنی ڈالتی ہے۔ اسوقت خدا کے فضل سے پھر ایک مامور دنیا میں آیا ہے اور جیسا کہ پہلے سے مقدر تھا۔ اور نبیوں اور رسولوں کی معرفت وعدہ دیا جاچکا تھا۔ اس کے سارے نشان ظاہر ہو چکے اور ہو رہے ہیں۔ تیس برس کے قریب زمانہ گذرتا ہے کہ جب اس نے خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی اور اطلاع پاکر اپنی کتاب براہین احمدیہ میں یہ الہام شائع کیا تھا جس کو چھپے ہوئے پچیس سال کا زمانہ گذرتا ہے۔

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا۔

جب اُسے یہ وحی ہوئی اُسوقت وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ **زور آور حملے** کون سے ہیں۔ اسے ہرگز معلوم نہ تھا کہ وہ دنیا میں ایک **رسول** اور **مامور** کی حیثیت سے آیا ہے۔ ہاں وہ یہ جانتا تھا۔ اور ایمان لاتا تھا کہ یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ اور اسپر اُتری ہے اور اس سے متعلق ہے۔ اس وحی کو گو اس نے مختلف اوقات اور مختلف تصنیفات میں اپنی تائید میں پیش کیا۔ جب ۱۸۸۸ء میں اس نے خدا تعالیٰ سے مامور ہو کر بیعت کا اعلان شائع کیا تو اس میں یہ الہام شائع کیا

واصنع الفلک باعیننا و وحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون

خدا تعالیٰ کی مجید کتاب سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ وحی حضرت نوح علیہ السلام کو ہوئی تھی۔ اور اسکے وقت جو خطرناک طوفان آیا یہ وحی اس کی خبر دیتی اور مخلوق کے غرق ہونے کی پیشگوئی کرتی تھی۔ خدا کا یہ مامور بجائے خود سمجھتا تھا کہ دنیا پر کوئی عذاب شدید آنیوالا ہے اور **دنیا میں ایک نذیر آیا** والا الہام بھی تائید کرتا تھا۔ اور اسی **وحی بیعت** سے یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ خدا کا یہ مامور نوح کا بھی مثیل ہے۔ لیکن ابھی تک اہل عصر ناواقف تھے کہ کیا ہونے والا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے اپنی کھلی کھلی وحی کے ذریعہ آپ پر ظاہر کردیا کہ آنیوالا مسیح موعود **تو ہی ہے**۔ اب اس کے بعد دنیا کی کتاب میں ایک نیا زمانہ شروع ہوا ہے۔ ہر طرف سے شور مخالفت بلند ہوا۔ اور جو جس سے ہوسکا۔ اس نے اس کی مخالفت میں کیا۔ اور اپنی ناکامی اور نامرادی کو خوب ہی دیکھا۔ مگر بلا بے حیائی کہ اسقدر نامرادیوں اور ناکامیوں پر بھی شوخی اور شرارت بڑھتی گئی۔ میں اسوقت کوئی تاریخ لکھنے نہیں بیٹھا۔ صرف عام واقعات کو یاد دلانا ہے۔ جوں جوں مخالفت بڑھتی گئی شوخی اور شرارت میں ترقی ہوئی۔ خدا کی غیرت بھی جوش زن ہوتی گئی۔ جب **امن** کے نشانوں سے لاپروائی کی گئی۔ تو آخر سنت اللہ کے موافق وہ نشان ظاہر ہونے لگے جو عذاب کے نشان تھے۔ چنانچہ سب سے پہلا نشان اور خدا کا زور آور حملہ **طاعون** کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ طاعون کے ذریعہ جو کچھ حالت ملک اور اہل ملک کی ہوئی ہے۔ وہ کسی بیان کی محتاج نہیں رہی۔ مگر افسوس جب اس عذاب الٰہی کی اس **دردمند قوم** نے اس ملک کو خبر دی تو ابنائے ملک نے اس کو بھی ہنسی اور ٹھٹھوں میں اُڑایا۔ اور اس کی کچھ پروا نہ کی۔ یہاں تک کہ ملک تباہ ہوگیا ہے۔ یتیموں اور بیواؤں کی تعداد بڑھ رہی ہے

اب میں چاہتا ہوں کہ ناظرین کے سامنے ایک اور امر واقعی پیش کروں۔ شاید کسی سعید الفطرت کو فائدہ ہو براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ نے کھلے طور پر زور آور حملوں کا ذکر کیا۔ اور پھر نوح کا نام رکھا اور کشتی بنانے کا حکم دیا۔ ایک غرق ہونے والی قوم کا نشان بتایا اور اسی براہین میں **مسیح ابن مریم** بھی ٹھیرایا۔ اب اگر یہ انسانی منصوبہ اور خیالی باتیں تھیں تو قطع نظر اسکے کہ مفتری علی اللہ فوز اور فلاح کا وارث نہیں ہوتا۔ عام طور پر بھی کسی منصوبہ باز کی نظیر نہیں مل سکتی جو اسقدر عرصہ دراز پہلے خبر دے۔ اور وہ واقعات اس کی زندگی میں پورے ہوں۔ یہ ناممکن ہے کہ جب تک کوئی خدا کی طرف سے نہ ہو اور صادق نہ ہو۔

انجیل کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ان واقعات پر اور بھی بڑی روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ مسیح نے اپنی دوبارہ آمد کے جو نشان بتائے ہیں ان پر غور کرو تو عجیب عجیب باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ چنانچہ مسیح نے اپنے دوبارہ آنے کا نشان یہ بتلایا ہے کہ:۔

> اُن دنوں میں ترت سورج اندھیرہ ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی نہیں دے گا۔ اور ستارے آسمان سے گر جائیں گے۔ اور آسمان کی قوتیں ہل جائینگی۔ تب ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا۔ اور ابن آدم کو بڑی قوت و جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے۔

اور وہ نرسنگے کے بڑے زور و شور کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا۔ اور وے اُنکے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کی اس حد سے اُس حد تک جمع کرینگے۔ جب تم یہ سب کچھ دیکھو تو جانو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب کچھ نہ ہولے اس زمانہ کے لوگ گذر نہ جائینگے آسمان و زمین ٹل جائینگی پر میری باتیں نہ ٹلیں گی۔ لیکن اسدن اور اُس گھڑی کو میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتوں تک کوئی نہیں جانتا۔ جیسا نوح کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابن آدم کا آنا بھی ہوگا۔ جس طرح ان دنوں میں طوفان کے پہلے کھاتے پیتے بیاہ کرتے بیاہے جاتے تھے۔ اس دن تک نوح کشتی پر چڑھا اور نہ جانتے تھے جب تک طوفان آیا اور ان سب کو لے گیا۔ اسطرح ابن آدم کا آنا بھی ہوگا۔

یعنی جس طرح کہ نوح کی کشتی بنانے سے پہلے لوگ امن اور آرام سے بستے تھے کوئی ارضی یا سماوی حادثہ ان پر وارد نہ تھا۔ اسیطرح ابن آدم یعنی مسیح بھی لوگوں کے آرام اور خوشحالی کے وقت میں آئے گا اُسکے آنے سے پہلے کسی قسم کا حادثہ لوگوں پر نازل نہیں ہوگا۔ بلکہ معمولی طور پر امن و راحت سے دنیا اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوگی۔

(دیکھو متی باب ۲۴)

حضرت مسیح کے اس بیان میں بظاہر صورت جس قدر تناقض ہے۔ ناظرین نے سمجھ لیا ہوگا کیونکہ انھوں نے اپنے اُترنے سے پہلے اس امر کو ضروری ٹھیرایا ہے کہ سورج اندھیرا ہو جائیگا۔ اور چاند روشنی نہ دیوے۔ اور ستارے آسمان کے زمین پر گر جائیں۔ سو ان علامات کو ظاہر پر حمل کیا جاوے۔ تو یہ معنی بدیہی البطلان ہیں۔ کیونکہ جبوقت سورج اندھیرا ہو گیا اور چاند کی روشنی جاتی رہی۔ تو پھر دنیا کیونکر نوح کے زمانہ کی طرح امن سے آباد رہ سکتی ہے۔ بھلا یہ بھی جانے دو شاید دنیا سخت مصیبت کے ساتھ گزارہ کر سکے لیکن زمین پر ستاروں کے گرنے سے کیا زمین کے باشندوں میں سے کوئی باقی رہ سکتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر آسمان کا ایک ستارہ زمین پر گرے تو تمام دنیا کے ہلاک کرنے کو کافی ہے۔ کیونکہ کوئی ستارہ عرض و طول میں زمین کے معمورہ سے کم نہیں ہے۔ ایک ستارہ گر کر زمین کی تمام آبادی کو دبا سکتا ہے۔ چہ جائیکہ تمام ستارے زمین پر گریں۔ اور ان کے گرنے سے ایک آدمی کو بھی سبب نہ پہنچے۔ بلکہ حضرت نوح کے زمانہ کی طرح مسیح کے اُترنے سے پہلے امن اور جمعیت سے آباد ہوں۔ اور مسیح کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں

سوائے حق کے طالبو! یقیناً سمجھو کہ یہ سب استعارات ہیں۔ حقیقت پر ہرگز محمول نہیں حضرت مسیح کا مطلب صرف اتنا ہے کہ وہ دین کے لئے ایک تاریکی کا زمانہ ہوگا۔ اور ایسی ضلالت کی تاریکی ہوگی کہ اُسوقت نہ آفتاب کی روشنی سے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی شریعت اور اُس کی کتاب ہے۔ لوگ آنکھیں کھولیں گے کیونکہ اُن کے نفسانی حجابوں کی وجہ سے آفتاب شریعت اُن کے لئے اندھیرا ہو جائے گا۔ اور ماہتاب بھی انھیں روشنی نہیں دے گا۔ یعنی اولیا کے وجود سے بھی انھیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ بیدینی کے بڑھ جانے سے مردان خدا کی محبت بھی ان کے دل میں نہیں رہے گی۔ اور آسمان کے ستارے گرینگے۔ یعنی حقانی علماء فوت ہو جائینگے۔ اور آسمان کی قوتیں ہل جائنگی۔ یعنی آسمان اوپر کی طرف کسی کو کھینچ نہیں سکے گا۔ دن بدن لوگ زمین کی طرف کھنچے چلے جائنگے اُسوقت نہ لڑائیاں ہوں گی اور نہ عامہ خلائق کے امن و عافیت میں خلل ہوگا۔ بلکہ نوح کے زمانہ کی طرح ایک امن بخش گورنمنٹ کے تحت میں[1] وہ لوگ زندگی بسر کرتے ہوں گے جن میں مسیح موعود نازل ہوگا

یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت نوح کا زمانہ باعتبار اپنی معاشرت کے اصولوں کے نہایت امن کا زمانہ تھا۔ لوگ اپنی لمبی لمبی عمروں کو نہایت آسایش اور امن خیر و عافیت سے بسر کر رہے تھے۔ اسیوجہ سے لوگ حد درجہ کے غافل ہو گئے تھے۔ معلوم نہیں کہ اُسوقت کوئی شخصی سلطنت تھی یا جمہوری اتفاق سے اس درجہ پر عامہ خلائق کیلئے ہر طرح سے آسودگی پیدا ہو گئی تھی۔ بہر حال اس زمانہ کے لوگ آرام پانے میں اور امن و عافیت میں زندگی بسر کرنے میں اس زمانہ کے ان لوگوں سے بہت مشابہ ہیں جو گورنمنٹ برطانیہ کے سایہ عاطفت میں زندگی

. . . .

بسر کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے جس قدر اسباب آرام و امن اور خوشحالی کے رعیت کے لئے مہیا کئے گئے ہیں۔ ان کا شمار کرنا مشکل ہے۔ گویا ان کی زندگی کو ایک نمونہ بہشت کا بنا دیا ہے۔ لیکن نہایت درجہ کے آرام پانے سے اور نہایت درجہ کے امن کی وجہ سے یہ حالت دلوں میں پیدا ہو گئی ہے۔ کہ دنیا کی زندگی نہایت شیریں متصور ہو کر دن بدن اس کی محبت دلوں میں بڑھتی جاتی ہے۔ جس طرف نظر ڈال کر دیکھو یہ خواہش جوش مار رہی ہے کہ دنیا کی یہ مراد حاصل ہو جائے۔ اور یہ باعث اس کھیل جانے کے دنیا کی ہر ایک چیز کا قدر بڑھتا جاتا ہے۔ وہ مزروعہ زمین جس کو سکھوں کے عہد میں کوئی مفت بھی نہیں لے سکتا تھا لاکھوں روپے پر فروخت ہو رہی ہے اور یہاں تک مفاد کی راہیں کھل گئی ہیں۔ کہ لوگ نجاست اور ہڈیوں کی فروخت سے وہ فوائد حاصل کرتے ہیں کہ اس سے پہلے زمانوں میں اعلےٰ درجہ کے غلوں کی فروخت میں وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے تھے اور نہ صرف یہی آرام کی صورتیں ہیں بلکہ نظر اٹھا کر دیکھو تو تمام اسباب معاشرت و حاجات سفر و حضر کے متعلق وہ آرام کی سبیلیں نکل آئی ہیں جو اس سے پہلے وقتوں میں شاید کسی نے خواب میں بھی نہ دیکھی ہوں گی۔ پس اس مبارک گورنمنٹ کے زمانہ کو اگر اُس امن کے زمانہ سے مشابہت دیں۔ جو حضرت نوح ؑ کے وقت میں تھا۔ تو یہ زمانہ بلاوجہ اس کا مثیل غالب ہوگا۔

اب غور کرو کہ کسطرح پر اس زمانہ کو نوح کا سا زمانہ قرار دیا اور ادھر حضرت حجۃ اللہ کو نوح کہا گیا۔ پھر ملک اور قوم کی مذہبی اور دینی حالت کو ظاہر کیا۔ اور اگر عام طور پر بھی اس کا مفہوم لیا جاوے تو کسوف خسوف اور ستاروں کے ٹوٹنے سے بھی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر اسی انجیل کے اسی ۲۴ باب میں بتایا ہے کہ

قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کرے گی۔ اور جگہ جگہ مری اور کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔

اگر یہ باتیں اپنے اندر کوئی حقیقت نہ رکھتی تھیں۔ اور معمولی آفتیں تھیں تو کیوں یہ پیگوئی قرار دی گئیں۔ ہر چند یہ باتیں عام ہیں۔ لیکن اُن کی اصلیت ایک خصوصیت ہے۔ اب اسوقت ہر قسم کے نشان پورے ہو رہے ہیں اور دنیا دیکھ رہی ہے۔ خدا کے موعود مسیح نے ہر راہ سے ان لوگوں کو سمجھایا مگر اکثروں نے اس کی باتوں کو ٹھٹھوں میں اُڑایا اور اسپر ہنسی کی۔ یہاں تک کہ بد زبانی اور لعن طعن میں ترقی کی کہ زمین اس لعنتی نسل کو زیادہ دیر تک اپنی پشت پر رکھنے کے ناقابل ثابت ہوئی۔ اور آخر خدا تعالیٰ کا دوسرا حملہ **جو عظیم الشان نشان ہے** ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح تھا ایک خطرناک زلزلہ کی صورت میں نمودار ہوا۔ اور یوں خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا

ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم

۳ اپریل کی شام تک کسی کو بھی خبر نہ تھی کہ ۴ اپریل کی صبح بے شمار انسانوں کو نیست و نابود کر دے گی۔ اور لاکھوں لاکھ مکان تباہ ہو جائیں گے۔ اور یوں خدا تعالیٰ کی وہ وحی بھی (جو اس نے تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے شائع کی تھی) پوری ہو جائیگی۔

عفت الدیار محلہا و مقامہا

جبوقت یہ پیشگوئی شائع ہوئی معمول کے موافق جلد باز اور بے باک لوگوں نے اسپر ہنسی اڑائی۔ اور

---

[1] میرا یہ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرح کوئی دوسری گورنمنٹ نہیں۔ جس نے زمین پر ایسا امن قائم کیا ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت میں اشاعت حق کر سکتے ہیں یہ خدمت ہم مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز بجا نہیں لا سکتے۔ اگر یہ امن آزادی اور بے تعصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت عرب میں ہوتی تو وہ لوگ ہرگز تلواروں سے ہلاک نہ کئے جاتے۔

اگر یہ امن اور آزادی اور بے تعصبی اُسوقت کے قیصر و کسریٰ کی گورنمنٹوں میں ہوتی تو وہ بادشاہتیں اب تک قائم رہتیں۔ منہ

شوخیاں کیں۔ خدا تعالیٰ کی یہ وحی الحکم نمبر ۱۸ جلد ۸ کے صفحہ ۹ پر ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء کو شائع کی گئی تھی پھر اسی تاریخ کے الحکم میں خدا تعالیٰ کی یہ وحی بھی شائع ہوئی :-

سلام علیکم طبتم

جو بظاہر صاف بتاتی ہے کہ جب ایسی حالت اور رافت پیدا ہوگی اُسوقت تمہیں سلامتی ہوگی۔ ایسا ہی اس سے پہلے ۲۸ اپریل ۱۹۰۴ء کو ایک الہام ہوا جو انھیں ایام میں مینے الحکم میں چھاپ دیا تھا۔

امن است در مکان محبت سرائے ما

ان وحیوں پر نظر کرو۔ اگر کوئی خطرناک وقت آنے والا نہ تھا۔ تو نوح کی طرح کشتی بنانے کا حکم کیوں ہوا۔ اور پھر یہ کیوں فرمایا سلام علیکم طبتم پھر امن است در مکان محبت سرائے ما۔ یہ ساری کسی آنے والے خطرہ کو ظاہر کر رہی ہیں۔ جو معمولی خطرہ نہیں ہوگا۔ پھر خود اسی سال میں اس خوفناک زلزلہ سے پہلے ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو دکھایا گیا کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح کا شور قیامت برپا ہے اور ساتھ ہی یہ الہام ہوا **موتا موتی لگ** رہی ہے۔ اور پھر ۱۹ مارچ ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ اور ایضاً ۱۹ جنوری کا کشف اور الہام جو ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء کے الحکم میں چھپا ہے

ایک چونکا دینے والی خبر

ان سب پیشگوئیوں کو یکجا جمع کرو۔ اور دیکھو کہ کیا یہ کسی معمولی واقعہ کی خبر دے رہی ہیں۔ یا کسی عظیم الشان امر کی۔ اور وہ امر بھی ایسا امر نہیں جو خوشی کا ہو۔ بلکہ خطرناک ہے اور اس میں خود حضرت مسیح موعود کی ہر طرح سے سلامتی ہے۔ یہ ساری باتیں قبل از وقت شائع ہوئیں یہاں تک کہ وہ موعود گھڑی آپہنچی۔ اس سے پانچ روز پیشتر پھر اللہ تعالیٰ نے بطور بشارت القا فرمایا

سلاماً سلاماً

یہ الہام ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو الحکم کے صفحہ اول پر شائع ہوا۔ اب غور کن طبیعت اور انصاف پسند دل لے کر خدا کے لئے سوچو! کیا کوئی مفتری مفصوبہ باز ایسی پیشگوئیاں کر سکتا ہے۔ پھر ایسی پیشگوئیاں جو اس کے دست تصرف اور حیطۂ قدرت سے باہر ایک ہی قانون قدرت کے نیچے جس میں وہ اور اس کے مخالف سب موجود ہیں۔ اور وہ اس میں اپنی سلامتی کا زور سے دعویٰ کرتا ہے سوچو اور ان آیات اللہ کو بے قدری کی نگاہ سے مت دیکھو اور ہنسی میں مت اُڑاؤ۔ خدا تعالیٰ نے یہ نشانات عبرت کے لئے ظاہر کئے ہیں۔ لیکن پھر بھی تم ہنسی کرتے۔ اور ان کو ٹھٹھے میں اُڑاتے ہو اے بد قسمت لوگو! تم کہاں گرے!

کونسی چھپی ہوئی بدکاریاں اور بد اعمالیاں تھیں جو تمھیں پیش آگئیں۔ تم نے نشان پر نشان دیکھے مگر تم نے انھیں مشکوک کرنا چاہا۔ اور لوگوں کو بدظن کرنے کی کوشش کی۔ تمھیں رحمت اور فضل کے نشان دیئے گئے۔ تم نے انھیں کافی نہ سمجھا اور خدا کے زور آور حملوں سے اس کے نذیر کی سچائی کی آزمائش چاہی!

آہ! اگر تم میں ذرا بھی نیکی ہوتی تو خدا تمھیں ضائع نہ کرتا۔ ابھی کچھ وقت باقی ہے۔ اگرچہ تم بہت سا ثواب کھو چکے ہو۔ لیکن در توبہ باز ہے۔ باز آجاؤ کیا تم خدا تعالیٰ سے اس بے وقوف کی طرح لڑوگے جو زور آور کے آگے سے ہٹ نہیں جاتا۔ یہاں تک کہ مار سے پیسا اور کچلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہڈیاں چور ہوکر اور وہ ادھ موا ہوکر زمین پر گرتا اور پھر دردوں سے بیتاب ہو ہوکر کراہتا ہے۔ دیکھو یہودیوں نے خدا تعالیٰ سے جنگ کی۔ اس کے برگزیدہ مسیح کو قبول نہ کیا بلکہ اس کی اذیت رسانی میں انھوں نے مشورے کئے۔ انھوں نے کیا پھل پایا۔ تم اس جنگ سے کیا لوگے؟

دیکھو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کے مسیح سے وہ تمام نشان اور کام ظاہر ہو رہے۔ جو خدا کے مرسلوں اور تائید یافتہ بندوں سے ہوا کرتے ہیں۔ تم ان نشانات کو دیکھ کر بھی اپنے آپ کو دانستہ ہلاکت میں نہ ڈالو۔ بدظنیاں چھوڑ دو بدگمانیوں سے باز آجاؤ۔ ان کا انجام اچھا نہیں

خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مرسل کی توہین سے آسمان سرخ ہو رہا ہے۔ اور تم نہیں دیکھتے فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے۔ اور تمھیں نظر نہیں آتا۔

خدا تعالیٰ اپنے جلال میں ہے۔ اپنے بندے کے لئے اس کی غیرت جوش زن ہے اور در و دیوار حجر و شجر لرزہ ہیں

اس جوش اور لرزہ کو اب بچوں تک نے دیکھ لیا۔

مگر آہ! تم دیکھنے والے نہ ہوئے — !
کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے

* * *

زلزلوں کی پیشگوئی اور اسلام کی ترقی کیلئے درد بھری دعائیں

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

غیر کیا جانے کہ غیرت اس کی کیا دکھلائے گی
خود بتائے گا انھیں وہ یار بتلانے کے دن

وہ چمک دکھلائے گا اپنے نشاں کی پنج بار
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن

طالبو تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں!!
اس مرے محبوب کے چہرے کے دکھلانے کے دن

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

اے مرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب
گودیں تیری ہوں ہم اس خون دل کھانے کے دن

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن

اے مرے یار یگانہ اے مری جاں کی پناہ
کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانے کے دن

پھر بہار دیں کی دکھلا اے مرے رب قدیر
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن

دن چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج دکھا اس دیں کے چمکانے کے دن

دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جاں بھی ہے زیر و زبر
اک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنے کے دن

چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا
کب تلک لمبے چلے جائینگے ترسانے کے دن

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
کیا مرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دن

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمرے اے ناخدا
آگئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن

تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ دیں میت ہے اور یہ دن ہیں دفنانیکے دن

اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں
دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر۔
آگئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن

جب سے میرے ہوش غم سے دیں کے ہیں جاتے رہے
طور دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن

چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں دو داغ کسوف
پھر زمیں بھی ہو گئی بیتاب تھرانے کے دن

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے دن

صبر کی طاقت جو تھی مجھ میں وہ پیارے اب نہیں
میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن

دوستو! اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اس یار کے پانے کے دن

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں
اٹھو ہیں اے دل کے اندھوں دیں کے گن گانیکے دن

خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو! یہ پچھتانے کے دن

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ آخر ۱۹۰۷ء)

خدا تعالیٰ کی قہری تجلیوں کا دوسرا ظہور

بہار کا زلزلہ

۱۵ر جنوری ۱۹۳۴ء کو خدا تعالیٰ نے اپنی غیرت اور جلال کی دوسری تجلی علاقہ بہار میں ظاہر کی۔ بہار کی تباہی اس قدر زبردست تھی کہ ہندوستان کا ہر فرد و بشر پکار اٹھا کہ یہ ایک قہری عذاب ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی مخلوق کی تباہی کے لئے نازل ہوا۔ بڈھے بڈھے پکار اٹھے کہ ہم نے اس قسم کا زلزلہ نہیں دیکھا۔ چشم زدن میں بڑے بڑے مالدار خرقہ پوش فقیر بن گئے اور سرسبز و شاداب ملک ایک ویرانہ بن گیا۔ بہار کے زلزلہ کے تفصیلی حالات جمع کئے جائیں تو اس اخبار کے چالیس صفحے بھی کافی نہ ہوں۔ مگر ہم ایک عابر السبیل کی طرح ایک اچٹتی نظر ڈالنے کے لئے صرف **اخبارات اور عینی شاہدوں** پر اکتفا کرینگے تا معلوم ..... ہو سکے کہ دنیا نے اس شہادت کا کیسے اعتراف کیا۔ ہم کو افسوس ہے کہ ان بیانات میں سے بھی سینکڑوں اشخاص کے بیانات ہمکو نظر انداز کرنے پڑینگے۔ (ایڈیٹر)

تباہی کے ہولناک کوائف

اخبار الجمعیتہ دہلی لکھتا ہے

"سب سے زیادہ ہولناک تباہی کی خبریں صوبہ بہار کے بڑے بڑے شہروں اور قصبوں مثلاً پٹنہ مظفر پور۔ دربھنگہ۔ لہریا سرائے۔ مونگھیر۔ بھاگلپور۔ جمال پور۔ گیا۔ بتیا۔ ترہٹ۔ پورنیہ۔ پوسا۔ سمستی پور۔ سارن۔ چمپارن۔ موتی ہاری۔ صاحب گنج۔ سیتا مڑھی۔ چھپرا۔ جنیت پور۔ حاجی پور۔ ڈیگھی۔ آرہ اور چھوٹے چھوٹے قصبات و دیہات سے متعلق موصول ہوئی ہیں۔ مونگھیر۔ دربھنگہ اور مظفر پور بالکل تباہ ہو گئے۔ مونگھیر میں صرف چار مکانات باقی ہیں۔ پٹنہ میں کوئی عمارت ایسی نہیں بچی جو بالکل یا جزوی طور پر مسمار نہ ہو گئی ہو۔ اول الذکر شہر میں ہزاروں لاشیں برآمد ہو چکی ہیں۔ اور ہزاروں ابھی چونے اور اینٹوں اور لوہے کے گارڈوں کے نیچے دبی پڑی ہیں۔

شہروں اور شہروں کے باہر دیہاتی علاقوں میں زمین شق ہو گئی۔ کوئیں ابل پڑے۔ اور بعض مقامات پر کئی کئی سو گز کی چوڑائی سے پانی بیس فٹ اونچا فضا میں کئی کئی گھنٹوں تک ابلتا رہا۔ اور ایسی طغیانی آئی کہ وہ علاقے جو ہمیشہ خشک رہتے تھے سات سات فٹ گہرے پانی کی جھیلیں بن گئے پٹنہ کے قریب گنگا کا دریا پانچ منٹ کے لئے بالکل غائب ہو گیا۔ اور پانچ منٹ کے بعد پورے جوش اور طغیانی کے ساتھ بہنے لگا۔ غاروں سے گندھک اور ریت نکلتا رہا۔ فصلیں تباہ ہو گئیں۔ اور گاؤں کے گاؤں غرق ہو گئے۔ آتش زدگی نے علیحدہ تباہ کیا۔ مونگھیر اور مظفر پور میں ہزاروں انسان جو مر گئے۔ ان کی لاشیں بلا امتیاز مذہب و ملت دریا میں بہادی گئیں۔ اور جو باقی رہ گئے ان کی خانماں بربادی اور حسرت انگیز تباہی کا منظر قابل رحم ہے۔" (الجمعیتہ مورخہ ۲۴ر جنوری ۱۹۳۴ء)

سٹیٹس مین کا بیان ہے کہ:-

"مہاراجہ صاحب دربھنگہ کے محلات اور مکانات اس طرح زمین کے برابر ہو گئے کہ ان کھنڈروں کو پہچانا بھی نہیں جاتا۔"

(سٹیٹس مین دہلی مورخہ ۲۰ر جنوری ۱۹۳۴ء)

اخبار سول لاہور لکھتا ہے کہ:-

"مہاراجہ صاحب دربھنگہ کے محلات کا یہ حال ہے کہ انند باغ محل کا مینار اور کئی دیواریں زمین سے پیوست ہو گئی ہیں۔ نور گوانہ محل۔ موتی محل بالکل کھنڈرات ہو گئے۔ راج نگر جس پر مہاراج کے باپ نے ایک کروڑ روپیہ خرچ کیا تھا۔ اب صرف ایک تباہ شدہ بستی اور کھنڈرات کا ڈھیر رہ گیا ہے مہاراجہ دربھنگہ کے کل نقصان کا ہونا اندازہ پانچ کروڑ روپیہ سے کم نہیں ہے۔"

(سول ملٹری گزٹ ۱۰ر فروری ۱۹۳۴ء)

اخبار سرچ لائٹ پٹنہ لکھتا ہے:-

"جب ۱۵ر جنوری کو بھونچال آیا۔ تو اس کے ساتھ ہی زمین سے آگ نکلنی شروع ہو گئی۔ جس سے موضع اکدھرم اور نتھو دونوں گاؤں تباہ ہو گئے۔"

(سرچ لائٹ پٹنہ ۲۹ر جنوری ۱۹۳۴ء)

اخبار حقیقت لکھنؤ لکھتا ہے کہ:-

"کھٹ منڈو میں ایسی قیامت آئی کہ جسکا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ رام نگر سے کھٹ منڈو کو جو سلسلہ کوہ جاتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی پہاڑی راما داتھوی میں عجیب طور سے شگاف ہو گیا ہے یعنی جس طرح کوئی دیوار بنیاد تک شق ہو جائے اس طرح پہاڑ کے دو ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ اور شگاف کی تہ میں ایک کھولتا ہوا چشمہ ابل پڑا ہے۔ جس سے کچھ ایسے بخارات اٹھ رہے ہیں کہ کوئی اس کے قریب نہیں جا سکتا۔

تین سرکاری عالیشان محل جن کی خوبصورتی اور صناعی پر یورپین انجنیئر عش عش کرتے تھے۔ مسمار ہو گئے ہیں اور سب سے زیادہ اندوہناک واقعہ یہ ہے کہ راستہ میں ایک ایسا گہرا شگاف پڑ گیا ہے کہ کئی دنوں تک آمد و رفت نہ ہو سکیگی اگرچہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں ہزاروں جانیں ضائع ہو گئی ہیں۔ لیکن اس سے عجیب واقعہ یہ ہے کہ کئی پہاڑی ندیاں جو ان دنوں ابلتی رہتی ہیں وہ بھی غائب ہو گئی ہیں

گولا منڈی۔ نیپال گنج اور بھکنہ ٹھوری میں بھی اسوقت شور بپا ہے۔ بازار تباہ ہو گئے ہیں۔ شہر پر ویرانے کا دھوکہ ہوتا ہے۔ خاص کر نیپال گنج میں جہاں بڑے بڑے گودام تھے ایسی تباہی آئی ہے جس کا اندازہ لاکھوں روپیہ سے زیادہ ہے۔

پہاڑی علاقہ میں ایسی تباہی آئی ہے جس کا اندازہ دشوار ہے۔ انسان تو انسان حیوان اس قہر خدا سے حواس باختہ ہو گئے تھے اور درندے نہایت بدحواسی سے آدمیوں کے پاس بھاگتے ہوئے جا رہے تھے"

(حقیقت ۱۸ر جنوری ۱۹۳۴ء)

اخبار ملاپ لاہور لکھتا ہے کہ:-

وادی نیپال میں قریباً قریباً تمام مکانات گر گئے ہیں۔ کھٹمنڈو میں کئی میناروں اور پہاڑیوں میں دراڑیں پڑ گئے ہیں۔ مہاراجہ کی دو لڑکیاں ہلاک ہو گئیں۔ مہاراجہ کی ایک پوتی اور چچا زاد بھائی اُس کی بیوی اور دو بچے بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔

(ملاپ یکم فروری ۱۹۳۴ء)

ٹریفک مینیجر بنگال ریلوے کا بیان ہے کہ:-

اس علاقہ میں آمد و رفت کے ذرائع کے کلی انقطاع کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔ مختصر یہ ہے کہ نہ سڑکیں باقی ہیں نہ ریلیں نہ تاریں۔ ملک کے وسیع قطعے سیلاب میں غرق ہیں۔ اور عملی طور پر اس علاقہ سے گزرنا قطعی ناممکن ہو رہا ہے۔ اس وقت آنکھوں کے سامنے ابتری اور مایوسی کا منظر ہے۔ آئندہ کے لئے سوائے خاموشی اور خطرہ کے کچھ نظر نہیں آتا۔"

(سول لاہور ۹ر فروری ۱۹۳۴ء)

اخبار زمیندار لاہور لکھتا ہے کہ:-

۱۵ر جنوری کے ہولناک زلزلے نے صوبہ بہار کے مختلف مقامات پر تباہی و بربادی کا جو ہولناک منظر پیدا کر دیا ہے اس کی نظیر ہندوستان کی تاریخ میں موجود نہیں۔

اس بدنصیب صوبہ میں تقریباً ہزارہا نفوس جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں ہلاکت کا شکار ہو چکے ہیں۔ مجروحین کی تعداد قریباً ایک لاکھ تک پہنچ چلی ہے۔ کروڑوں روپوں کی جائیدادیں زلزلہ کے بے پناہ ہاتھ سے تباہ ہو چکی ہیں۔ تمام اثاث البیت جو لاکھوں نے عمروں کی محنت سے جمع کیا تھا ہزاروں من ملبے کے نیچے دب کر برباد ہو چکا ہے۔ شہروں کے شہر مسمار اور علاقوں کے علاقے کھنڈر ہو چکے ہیں۔ کئی کئی میل تک کھانے پینے کی چیزوں کا نام و نشان نہیں سردی سے بچنے کے لئے کپڑے کی دھجی تک میسر نہیں۔"

(زمیندار ۲۵ر جنوری ۱۹۳۴ء)

اخبار پرتاپ لاہور لکھتا ہے کہ:-

بہار و اڑیسہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ بہت دردناک ہیں۔ وہاں سے جو اصحاب بھاگ کر الٰہ آباد آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مونگھیر، مظفرپور، چمپارن، سیتامڑھی اور دربھنگہ میں ۲۰ کروڑ کا نقصان ہو گیا ہے۔ ۲۵ ہزار آدمی صرف ایک مونگھیر میں مر گئے ہیں۔ صرف ۲۲ر جنوری کے دن سرکاری انتظامات کے ماتحت تین ہزار لاشوں کو جلایا گیا۔ مذکورہ بالا شہروں میں بازاروں کا نام و نشان نہیں ملتا۔ وہ لاشوں، سروں، ٹانگوں اور پتھروں وغیرہ سے کھرے ہوئے ہیں۔ اتنی بدبو پھیل رہی ہے کہ ٹھہرنا مشکل ہو رہا ہے۔

امرت بازار پتریکا کا سپیشل نامہ نگار مونگھیر سے لکھتا ہے کہ:-

زلزلہ زدہ علاقہ میں ایک لاکھ مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔۔ ایک تجارتی ایجنٹ ابھی ابھی مظفرپور سے آیا ہے جو زلزلہ کے وقت وہاں موجود تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ مکانات کی چھتوں سے انسانی سر اور ٹانگیں۔ ہاتھ اور پاؤں بیسیوں کی تعداد میں کٹے ہوئے گر رہے تھے ہاہاکار کی آوازوں سے میں گھبرا گیا۔ کئی آدمیوں کو کھڑکی سے چھلانگیں لگاتے دیکھا۔ مگر ان کے نیچے آنے سے پہلے دیواریں گر جاتی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انسانی سروں ہاتھوں اور بازوؤں کی بارش ہو رہی ہے..... گیا کے قریب ایک چھوٹا سا دریا تھا۔ جس کا نام پھالگو ہے وہ بالکل خشک ہو گیا ہے۔ جہاں پہلے پانی تھا۔ وہاں اب ریت کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ نہ معلوم دریا کا پانی کہاں غائب ہو گیا۔ لیکن تعجب خیز بات یہ ہے کہ وہ ندیاں جو اس موسم میں بالکل خشک ہوا کرتی تھیں پانی سے بھر گئی ہیں۔

(پرتاپ لاہور ۲۶ر جنوری ۱۹۳۴ء)

مونگھیر کی تباہی کے متعلق ایک صاحب کا چشم دید بیان ہے کہ:-

۲ بجکر ۵ منٹ پر جبکہ میں بازار میں جا رہا تھا دفعۃً ہولناک آواز سنائی دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوائی جہاز آ رہا ہے۔ چند ہی سیکنڈ میں کپکپی اور رعشہ شروع ہونے لگا۔ پھر زمین میں دائیں اور بائیں دو حرکتیں ہوئیں بعد ازاں ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے زمین کو چرخی پر رکھ کر گھما دیا ہے..... میرے ہوش و حواس زائل ہو گئے آدھ گھنٹہ کے بعد سنبھلا تو ایک عجیب منظر میرے سامنے تھا۔ جہاں تک نظر جاتی تھی کھنڈر ہی کھنڈر دکھائی دیتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میں مونگھیر میں نہیں..... شہر کی حالت اتنی تبدیل ہو گئی تھی کہ میں اپنا گھر بھی نہ پہچان سکا۔ آخر ایک ٹیلہ پر بیٹھ کر رات گذاری صبح اٹھ کر دیکھا تو تمام شہر ملبے کا ڈھیر تھا۔

(انقلاب مورخہ یکم فروری ۱۹۳۴ء)

آنریبل سید عبدالعزیز صاحب وزیر تعلیم صوبہ بہار

بیان کرتے ہیں کہ:-

ایک جگہ نہر پانی سے بھری ہوئی رواں تھی۔ زمین پھٹی اور نہر کا پانی زمین کے اندر سما گیا۔

ایک لاری جا رہی تھی۔ زلزلہ آیا اور آدمی اس میں سے اتر گئے۔ زمین شق ہو گئی اور لاری زمین کے اندر سما گئی اس کے بعد زمین لاری کو اپنے پیٹ میں لے کر اس طرح پیوست ہو گئی کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔

(انقلاب ۲ر فروری ۱۹۳۴ء)

مہاراجہ صاحب مونگھیر کے داماد کا بیان ہے کہ:-

وہ شہر (مونگھیر) جو کسی وقت نہایت خوبصورت اور دلکش تھا نہایت بھیانک اور خوفناک منظر پیش کر رہا تھا۔ سوائے منہدم دوکانات کے ملبوں کے وہاں کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ ابھی ہلاک ہونے والوں کا صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ فی الحال ۲۵ ہزار آدمیوں کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ ایک میونسپلٹی کے رجسٹروں میں ۱۲ ہزار کے نام درج ہو چکے ہیں۔ چیل اور کووں کے جھنڈ کے جھنڈ مردہ لاشوں کو چیرنے پھاڑنے میں مشغول نظر آتے ہیں تمام شہر قبرستان کا ایک ہیبت ناک منظر پیش کر رہا ہے میں اس منظر کے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ جو میں نے وہاں دیکھا۔

(حقیقت لکھنؤ ۲۴ر جنوری ۱۹۳۴ء)

اخبار ملاپ کا ایڈیٹر اپنے چشم دید حالات لکھتا ہے کہ:-

زلزلہ کی وجہ سے ایسی سخت مصیبت آئی ہے جس کا بیان کرنا نہ صرف مشکل بلکہ تواریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ان حالات کے بیان کرنے سے دل لرزتا ہے..... مسلمانوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ طوفان نوح آ گیا ہے۔ یہ کیفیت پانی کے سیلاب سے ہوئی۔ بڑے بڑے لکھ پتی اس وقت درختوں کے نیچے چادر وغیرہ تانے ہوئے پڑے ہوئے ہیں۔

(ملاپ لاہور ۳۱ر جنوری ۱۹۳۴ء)

پھر لکھتا ہے کہ:-

انتیس برس کے بعد ایک بار پھر ہندوستان نے ایک خوفناک بھونچال دیکھا ہے۔ ۱۹۰۵ء میں ضلع کانگڑہ میں تباہی مچی تھی اور اب کے بہار و اڑیسہ اور نیپال میں ہیبت ناک بربادی ہوئی ہے بھونچال کے وقت کئی کئی منٹ مکانات معہ بنیادوں کے زمین کے اوپر اچھلے ہیں۔ کنوؤں کا پانی فوارے کی طرح باہر نکلا ہے اور اپنے ساتھ اندر کی ریت بھی ساتھ لایا ہے۔ کہ کھیتوں میں میل ہا میل تک ریت کی کئی کئی فٹ تک تہ جم گئی ہے۔

باپ بچوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں بچے اپنے ماتا پتا کو تلاش کر رہے ہیں۔ گرے ہوئے مکانات میں جو بچے بچ رہے ہیں وہ ایک ایک اینٹ اٹھا کر دیکھ رہے ہیں کہ ان کے ماتا پتا نیچے سے نظر آ سکیں۔ اور انہیں پیار سے بلا سکیں۔ لیکن بھونچال نے کس کو زندہ رہنے دیا۔ جب مکان کھودتے کھودتے لاش نکلتی تو پھر چیخ و پکار کا کیا ٹھکانا۔ پتھر سے پتھر دل بھی رو دیتا ہے

(ملاپ ۲۵ر جنوری ۱۹۳۴ء)

پھر لکھتا ہے کہ

وہ کھیت جو ۱۵ر جنوری کی دوپہر تک دھان کی فصل کے لئے نہایت مفید تھے دفعۃً ریگستان میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ اور کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا زلزلہ کے باعث جو ریت زمین کے جگر سے نکل کر خوشگوار کھیتوں میں پڑی ہے۔ وہ صحرا کی دائمی صورت اختیار کر جائے گی۔ یا اس ریگستان کے نخلستان میں تبدیل ہو جانے کا کوئی امکان باقی ہے؟..... اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو لاکھوں ایکڑ اراضی تباہ ہو گئی ہے اس کے غریب باشندوں کو جن کا گذارہ کاشت اراضی پر تھا کس طرح روٹی مہیا کی جائے۔ اور زمین کو کس طرح اس قابل بنایا جائے کہ وہ از سر نو زندگی شروع کر سکیں۔

شہر والوں کے متعلق یہ غلط خیال ہے کہ وہی زیادہ مصیبت زدہ ہیں۔ دیہات والے تو بالکل تباہ ہو گئے ہیں ایک لاکھ ایکڑ رقبہ سے زیادہ گنے کی فصل کھڑی ہے مگر گنا پیلنے کے تمام کارخانے تباہ ہو گئے ہیں۔

(ملاپ ۳ر فروری ۱۹۳۴ء)

پھر ملاپ کا ایڈیٹر اپنے ایڈیٹوریل مضمون میں لکھتا ہے کہ:-

تین دن اور تین رات لگاتار بھونچال زدہ علاقہ میں سفر کرنے کے بعد میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ تباہی بہت بڑی ہے۔ اور اخباروں کے ذریعہ ابتک عوام کو جو کچھ پتہ لگا ہے وہ اس تباہی کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ میری آنکھوں نے جو کچھ دیکھا ہے۔ افسوس میرا قلم اور میری زبان اس کے بیان کرنے سے قاصر ہے۔ کوئی تباہی سی تباہی ہے۔ اور بربادی سی بربادی ہے؟ دو منٹ کے جھٹکے نے چشم زدن میں دو سو میل لمبے اور ایک سو میل چوڑے علاقہ کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا ہے۔ ہزاروں برس کی تہذیبیں اور سینکڑوں برس کی یادگاریں مٹا دی گئی ہیں۔ جن مکانوں اور محلوں میں ہر وقت چہل پہل رہتی تھی۔ وہاں اب گدھ اور چیلیں منڈلا رہی ہیں۔ اور حیوانوں و انسانوں کی لاشوں کو نوچ نوچ کر کھا رہی ہیں۔

ریل کی سڑکیں ٹوٹ چکی ہیں۔ موٹر کار کا رستہ کٹ چکا ہے۔ کھیت

ایک ہزار گاؤں پانی سے محروم ہوگئے کنوں نے آتش فشاں پہاڑ کے دہانہ کا کام دیا ہے۔ بھونچال کیوقت ان سے ریت پانی اور کالا مادہ اچھل اچھل کر نکلتا رہا ہے کئی مقامات پر زمین اتنی پھٹ گئی ہے کہ اس میں کئی غاریں بن گئی ہیں اور بہت سے حیوان ان غاروں میں گر کر جان بحق ہوگئے ہیں۔

زلزلہ کا سب سے زیادہ غصہ مونگھیر پر نکلا ہے۔ یہ مہابھارت کے راجہ کرن کا آباد کیا ہوا پرانا شہر تھا چالیس پچاس ہزار کی آبادی ہوگی۔ تنگ بازار اور تنگ گلیاں تھیں۔ مکانات سہ منزلہ اور چار منزلہ تھے۔ دیہات کے لوگ عید کے لئے خوشی کا سامان خریدنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ہندو بسنت کی تیاریوں میں مشغول تھے۔ کہ یک لخت ۱۵ جنوری کو ایک مہیب شور زمین کے اندر سنائی دینے لگا۔ گڑگڑاہٹ نے کان پھاڑ ڈالے۔ اور زمین متزلزل ہو اٹھی۔ مکانات ناچتے ہوئے نظر آنے لگے۔ اور پھر ایک لمحہ میں "اڑا اڑا دھم" کی صدائیں اٹھیں۔ گرد وغبار کا چاروں طرف اٹھتا ہوا انبار تھا۔ جو جہاں تھا وہیں رہ گیا اور کسی کو کسی کی خبر لینے کی سدھ نہ رہی۔ چند منٹوں کے بعد جو لوگ زندہ بچ نکلے انھوں نے دیکھا کہ مونگھیر کھنڈرات میں تبدیل ہوگیا۔ اور کھنڈرات کے اندرون سے چیخوں کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ زلزلہ کی ہیبت ناک آواز تو بند ہوگئی ہے۔ لیکن دبے ہوئے مردوں۔ بچوں اور عورتوں کی چلاہٹ سے زمین کے اندر طوفان برپا ہو رہا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ انسانی شور بند ہوگیا دبے ہوئے لوگ یا تو مرگئے یا بے ہوش ہوگئے۔

اس کے بعد کھدائی کا کام شروع ہوا۔ بازاروں میں سائیکل سوار بدستور سائیکل پر بیٹھا نکلا ہے۔ لیکن مرا ہوا مکان میں بچے کو ماں نہلا رہی ہے۔ ایک ننھا بچہ گود میں ہے۔ اسی حالت میں مکان گرا ہے اور لاشیں اسی حالت میں نکلی ہیں۔ دوکاندار سودا تول رہا ہے سامنے خریدار کھڑے ہیں اور انھیں جہاں کا تہاں بھونچال نے رکھ دیا ہے۔ ملبہ کو ہٹانے کے بعد اسی پوزیشن میں لاشیں نکلی ہیں۔

مونگھیر کے بعد شمالی بہار میں سب سے زیادہ نقصان مظفر پور میں ہوا ہے۔ اس کی آبادی ۵۲ ہزار کی تھی سارے شہر میں ایک درجن سے زائد مکان نہیں بچے سب کے سب نشٹ ہوگئے ہیں.... اسوقت تک مظفر پور میں ۳ ہزار لاشیں نکل چکی ہیں۔ ابھی اور نکالی جا رہی ہیں۔

لوگوں کا بیان ہے کہ پہلے ایک معمولی سا جھٹکا آیا پھر زمین کے اندر سے ہوائی جہاز کے چلنے کی آواز آئی شور زیادہ بڑھا۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ ہزارہا گولے چھوٹ رہے ہیں۔ اور تب مکانات گرنے لگے اور چیخ وپکار کی نہ ختم ہونے والی صدائیں بلند ہوئیں دوکانوں اور مکانوں کے اندر زمین پھٹ گئی۔ اور پانی اور ریت کے چشمے جاری ہوگئے۔ سڑکیں بھی پھٹ گئیں۔ اور ان کے اندر سے ریت اور پانی باہر نکلنے لگا۔ دیہات میں بھی زمین جگہ جگہ سے پھٹ گئی۔ اور کہیں سے سات گز اور کہیں پانچ پانچ گز بلند فوارے جاری ہوگئے

جنکپور میں سات آٹھ دن گذر جانے کے باوجود بازاروں میں کشتی چل رہی ہے۔ اسی طرح سیتا مڑھی کا حال ہوا ہے۔ اور دوسری طرف موتاہاری (چمپارن) میں بھی جل تھل بن گیا ہے۔ اس سارے علاقہ میں جہاں خشکی ہی خشکی تھی وہاں پانی ہی پانی ہوگیا ہے۔ عجیب تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ کروڑ پاتی اور لکھ پتی لوگوں کے عالیشان محل گرگئے۔ اور اب وہ پھٹی پرانی بوریوں میں رات بسر کر رہے ہیں۔ کئی خاندانوں کے نام ونشان مٹ گئے ہیں" (ملاپ ۲۸ر جنوری ۱۹۳۴ء)

پھر یہی اخبار ملاپ اپنے ایک اور نمبر میں ایک شخص کا چشم دید بیان لکھتا ہے کہ:-

ایک دو منٹ میں ہی مکانوں کے گرنے سے اندھیرا ہوگیا۔ نظر کچھ نہیں آتا تھا۔ جیسا کہ روز قیامت ہے زمین ہل رہی تھی۔ مکان گر رہے تھے۔ زمین پھٹ رہی تھی اور ایسی پھٹ رہی تھی۔ جیسے کوئی مقراض سے زمین کو چیر رہا ہے۔ اور جہاں وہ پھٹ رہی تھی پانی کا دریا امنڈ رہا تھا۔ لوگ جو باقی بچے تھے وہ اپنی جان پانی کے بہاؤ سے بچانے کے لئے بھاگ رہے تھے بھاگ کر کہاں جائیں۔ جدھر دیکھو پانی ہی پانی نظر آتا تھا چاروں طرف زمین پھٹ رہی تھی.... شہر میں سڑکیں پھٹ چکی تھیں ہزاروں آدمی کھنڈرات کے نیچے دب کر مر چکے تھے۔ خاندانوں کے خاندان تباہ ہوگئے کل جو لاکھوں کے مالک تھے۔ آج وہ کوڑی کوڑی کے لئے محتاج ہوگئے۔ (ملاپ ۲۶ر جنوری سنہ ۳۴ء)

اخبار زمیندار لکھتا ہے کہ:-

مونگھیر میں رات سے موسلادھار بارش شروع ہوگئی جو اب تک برابر جاری ہے۔ بدنصیب باشندگان مونگھیر کی مصیبتوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اسوقت ان کی حالت قابل رحم ہے۔ ان کے پاس نہ اوڑھنے کے لئے کمبل ہے نہ پہننے کے لئے کپڑا۔ اس نئی مصیبت کی وجہ سے بعض کی زبان سے یہ الفاظ سنے گئے کہ اس سے تو بہتر تھا کہ ہم بھی مرجاتے۔ اس زندگی سے تو موت بہتر ہے۔ اے خدا ہمیں موت دے۔ (زمیندار مورخہ ۳ر فروری سنہ ۳۴ء)

اخبار ملاپ لکھتا ہے کہ مظفر پور اور پٹنہ

میں کل رات سے موسلادھار بارش شروع ہے۔ سڑکوں پر پڑے ہزارہا بندگان خدا اب بارش میں شرابور سردی سے ٹھٹھر رہے ہیں مطلع پر ابر محیط ہے اور ابھی بارش تھمنے کی کوئی علامت نظر نہیں آتی۔ (ملاپ ۳۱ر جنوری سنہ ۳۴ء)

اخبار پرکاش لاہور لکھتا ہے کہ:-

ہندوستان کی تاریخ میں اس سے پہلے شاید ہی کوئی اتنا بڑا زلزلہ آیا ہو۔ زلزلہ کیا ہے پرماتما کا ایک کوپ ہے (پرکاش ۲۸ر جنوری سنہ ۳۴ء)

اخبار سرفراز لکھنؤ لکھتا ہے کہ:-

ہندوستان کے باشندے گویا زلزلے کو بھولے ہوئے تھے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اب کچھ زمانہ سے ہندوستان میں بھی پے درپے زلزلے آرہے ہیں۔ (سرفراز ۱۴ر جنوری سنہ ۳۴ء)

اخبار اہلحدیث امرتسر لکھتا ہے کہ

یقین ہے کہ بعد ختم رسالت محمدیہ علی صاحبہا التحیہ والسلام اگر نبوت جاری رہتی تو جدید نبی پر جو کتاب آتی اس میں عاد۔ ثمود اور فرعونیوں کی تباہی کے ذکر کے ساتھ ہی صوبہ بہار کے زلزلہ زدہ مقامات کا ذکر بھی ضرور ہوتا۔ یعنی بتایا جاتا کہ عادیوں اور ثمودیوں کے عذاب سے زیادہ عذاب ان مقامات پر آیا۔ (اہلحدیث مورخہ ۹ر فروری ۱۹۳۴ء)

گورنمنٹ ہند کے ہوم ممبر سر ہیری ہیگ نے

اسمبلی میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ:-

سرکاری عمارتوں مثلاً عدالتوں دفتروں اور رہائشی مکانات کی مرمت یا ازسرنو تعمیر کے مجموعی اخراجات کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن گورنر بہار نے کہا ہے کہ صرف ایک شہر میں ۳۰ لاکھ روپے کی سرکاری عمارات مسمار ہو چکی ہیں۔ ریل کو بھی بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے صرف جمال پور کے نقصانات کی مرمت کا اندازہ ۵۰ لاکھ روپے سے کم نہیں ہے

مقامی اداروں مثلاً ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں کو بھی۔ ہسپتالوں۔ دوا خانوں۔ سکولوں اور پلوں کی تباہی سے بہت نقصان پہنچا ہے۔ پرائیوٹ ملکیتوں کے نقصانات کا مجموعی اندازہ پیش کرنا قطعی ناممکن ہے۔

زراعتی زمینوں کے نقصانات کا اندازہ بھی ویسا ہی ناممکن ہے۔ بعض مقامات پر سرخ کیچڑ اور ریت زمین سے نکل آئی ہے۔ اور یہ کہ وہ مستقبل میں زمین کی زراعتی قابلیتوں کو کس حد تک نقصان پہنچائے گی۔ اس کا اندازہ درست نہیں کیا جا سکتا۔ کاشتکاروں پر اسوقت سب سے زیادہ مصیبت کارخانہ جات شکرسازی کی وجہ سے بھی آئی ہے۔ جیسا کہ ہز ایکسلنسی گورنر نے اشارہ کیا تھا تین اضلاع متاثرہ میں دو لاکھ ایکڑ زمین پر نیشکر بویا جاتا تھا جس سے ۲۲ لاکھ من شکر پیدا ہوتی تھی۔ کارخانوں کی تباہی نے بیچارے کاشتکاروں کے لیے نہایت شدید پیچیدگی پیدا کردی ہے

سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۲۵ر جنوری ۱۹۳۵ء

ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر بہار

نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

اس زلزلہ کی تباہ کاری گزشتہ تاریخ کے مقابلہ میں بلحاظ عظمت سب سے زیادہ وسیع اور بھاری ہے۔ اگر دریائے گنگا کے جنوبی حصوں کو جن میں نسبتاً جان و مال کا کم نقصان ہوا ہے چھوڑ بھی دیا جائے تب بھی جس قدر علاقہ اس زلزلہ سے تباہ ہوا ہے وہ کسی طرح بھی ملک سکاٹ لینڈ کے رقبہ سے کم نہیں ہے۔ اور آبادی کے لحاظ سے اس سے پانچ گنا زیادہ ہے

شمالی بہار کے شہروں میں غالباً ایک خشتی مکان بھی نہیں ہے جو کامل طور پر نقصان سے بچ گیا ہو۔ مونگھیر کا گنجان بازار اس حد تک برباد ہو چکا ہے کہ کئی دن تک رستہ کا پتہ باوجود کوشش کے نہیں لگ سکا۔ ہزارہا جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ اور اگر یہ جھٹکا دن کی بجائے رات کو لگتا تو اس سے ہزار درجہ زیادہ نقصان جان ہوتا شہری آبادی جس پر یہ مصیبت آئی ہے ۵ لاکھ نفوس سے کسی طرح بھی کم نہیں ۲ شہر جن کی آبادی ۱۰ ہزار سے ۶۰ ہزار تک تھی کامل طور پر تباہ ہوگئے ہیں۔

فوجی سپاہی جنھوں نے ہوائی جہاز کے ذریعہ سے رقبہ متاثرہ کی تباہی وبربادی کا مشاہدہ کیا ہے وہ اس کو اس میدان جنگ سے تشبیہ دیتے ہیں جس کو

دشمن کی فوج نے بمباری سے تباہ کر دیا ہو۔ ایک بہت بڑے علاقہ کے زمینداروں کی قابل کاشت زمینیں شگافوں اور غاروں اور پانی کے ابلتے ہوئے چشموں سے تباہ ہو گئی ہیں۔ اور پانی کے ساتھ نکلی ہوئی ریت نے تین فٹ تک بلکہ اس سے زیادہ زمین کو ڈھانک دیا ہے اس نقصان کی پوری وسعت کا اندازہ جو ہندوستان کے ایک نہایت زرخیز علاقہ کو پہنچا ہے ایک مدت مدید تک کرنا مشکل ہے۔ جس علاقہ کا ڈائرکٹر آف اگریکلچر اور ڈائرکٹر آف انڈسٹریز نے معائنہ کیا ہے ان کا اندازہ ہے کہ مظفرپور اور دربھنگہ کے نزدیک دو ہزار مربع میل کے رقبہ پر نصف زمین بالکل ریگستان بن گئی ہے۔

اس کے علاوہ ہوائی تحقیق سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ نقصان شمالی بھاگلپور اور ضلع پورنیہ کے کھیتوں میں بھی پایا جاتا ہے

تمام شمالی بہار میں آمد و رفت کے ذرائع مسدود ہیں اور سڑکیں اور ریلیں برباد ہو چکی ہیں

اس کے علاوہ ایک اور خطرہ جس کو قطعی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ہے کہ زلزلہ نے تمام ملک کی سطح میں بلحاظ نشیب و فراز بڑی بڑی تبدیلیاں پیدا کر دی ہیں۔ زمین کے دھنسنے اور ابھرنے کی کشمکش سے اونچی اونچی سڑکیں معمولی سطح زمین سے برابر ہو گئیں ہیں۔ اسقدر تباہی اور زمین کے تغیرات کو مدنظر رکھتے ہوئے سخت اندیشہ ہے کہ آئندہ برسات اس علاقہ میں سخت طوفان کا باعث ہو گی۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۵ ر فروری سنہ ۳۴ء)

لارڈ ریڈنگ سابق وائسرائے ہند نے لندن میں تقریر کرتے ہوئے چشم پرآب ہو کر کہا کہ۔ " یہ زلزلہ ایسا ہیبت ناک ہے کہ ہندوستان کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور قریب قریب ناممکن ہے کہ اس تباہی کا نقشہ انگلستان کے باشندے اپنے تصور میں لا سکیں

(اخبار سول ۱ ر فروری سنہ ۳۴ء)

پی سین گپتا چیف اڈیٹر کواپریٹو سوسائیٹی کا بیان

میں سونی پور جا رہا تھا۔ ابھی چار پانچ ہی میل گئے ہوں گے کہ گاڑیاں ادھر ادھر ہلنے لگیں اور مسافر اپنی نشستگاہوں سے اچھل اچھل کر گرنے لگے۔ گاڑی رک گئی۔ اسلئے کہ پٹری خراب ہو چکی تھی۔ اور مسافر اتر گئے۔ مسٹر گپتا کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ کھیتوں کا پانی اور کیچڑ ایک ایک فٹ اونچا اٹھ کر گر رہا تھا۔ مظفرپور واپس آنے پر مسٹر گپتا نے دیکھا کہ راستے اور گذرگاہیں مسمار شدہ مکانات کے ملبے سے پٹی پڑی ہیں۔ ان محلوں میں سب سے زیادہ جان و مال کی تباہی نازل ہوئی جہاں مکان بہت گنجان تھے۔ گلیاں تنگ تھیں۔ اور انہدام و بربادی نے ساکنوں کو اتنی مہلت بھی نہ دی کہ اپنے مسکن سے نکل کر دور جا سکیں۔ گلیوں کے دونوں جانب مکانات گر کر زندہ انسانوں کی قبریں بن گئے تھے۔ جن دو محلوں میں مسٹر گپتا پہونچے وہاں ایک چارپائی پر تین نعش اور چار چار لاشیں اوپر تلے رکھی ہوئی پائی گئیں

اس ہولناک داستان سے بھی زیادہ لرزہ انگیز بیان مسز کے سی گھوش کا ہے۔ جو مجروح اور خستہ ہو کر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہمارے مکانات مونگیر میں بہترین قسم کے تھے۔ خوبصورت۔ مضبوط اور شاندار لیکن جس وقت زلزلہ آیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خوفناک بھوت تمام سرزمین کو اپنے طاقتور ہاتھوں سے جھنجھوڑ رہا ہے۔ اور تمام مکانات اس کے وحشتناک جھٹکوں کے ساتھ لرز رہے تھے۔ دو منٹ کے اندر تمام قرب و جوار کھنڈر بن کر رہ گیا

مسز گھوش کہتی ہیں وہ وقت بھی کتنا حسرتناک تھا جب ہم تمام اپنے عزیز سے عزیز مال و متاع کو چھوڑ چھوڑ کر جان بچانے کے لئے بھاگ رہے تھے۔ ابھی ابھی ہمیں دنیا کی تمام نعمتیں میسر تھیں۔ لیکن دو منٹ کے بعد جو دیکھتے ہیں تو جسم کے کپڑوں کے سوا کوئی شے ہماری نہ تھی۔ ہر شے زمین کے اندر دفن ہو چکی تھی۔ اور ہم بے خانما ہو کر میدان میں کھڑے تھے۔ جنوری کے دن ٹھٹھرتے ہوئے جاڑوں کی رات ہم نے ایک درخت کے نیچے ٹھٹھرتے اور کانپتے ہوئے گذاری"

پنڈت ٹھاکردت صاحب موجد امرت دھارا لاہور کا بیان

پنڈت ٹھاکردت صاحب موجد امرت دھارا لاہور نے زلزلہ سے تباہ شدہ علاقہ کا دورہ کرتے ہوئے اخبار ملاپ ۱ ر فروری میں ایک بیان شائع کرایا۔

" پربھو کی مہما سے گیتوں میں جانتے تھے کہ پل میں ندیاں سوکھ جاویں۔ اور پل میں جل تھل بھی ہو جاتے۔ تو کچھ حیرانی تو ضرور ہوتی تھی۔ کہ آخر مینہ برستے تھل پر جل ہوتے کچھ تو دیر لگتی ہو گی۔ اب سمجھ میں آیا اس کے اور طریقے بھی ہیں۔ ۵ منٹ کے اندر جدھر دیکھو ریت اور پانی ہی پانی بہتا دکھائی دیتا تھا مظفرپور۔ سمستی پور۔ موتی ہاری۔ سیتا مڑھی۔ دربھنگہ بڑے بڑے شہر ہیں۔ جہاں یہ اصلی بھونچال تھا اور علاقہ یہ بہت لمبا ہے۔ گاؤں میں اگرچہ مکان چھوٹے چھوٹے ڈھلواں چھتوں والے ہونے سے بہت گرے ہیں۔ مگر جو مٹی کے تھے وہ پھٹ گئے۔ کنوئیں ان کے اندر سے اچھلی ریت سے بھر گئے۔ کھیت بالو ریت سے دب گئے ہیں۔ کہیں پانی کے نیچے گل رہے ہیں۔ کہیں اسقدر زمین پھٹی ہے کہ مکان ہی زمین کے اندر غرق ہو گیا۔ ایک جگہ سیکڑوں من دھان کاٹ کر کھلیان لگاتا تھا۔ اس میں سے ایک تنکا کا پتہ نہیں کہاں ہے

موتی ہاری جاتے ہوئے ایک ندی سامنے آئی اس کا پل ٹوٹ چکا تھا۔ اور ندی میں کچھ اس کے نشان دکھائی دیتے تھے۔ سامنے ایک فرلانگ پر ریل کا پل بھی چوپٹ پڑا تھا۔ وہاں بھی کشتی کے ذریعہ پار ہوئے وہاں پتہ لگا کہ پل پر سے ایک گڈا جا رہا تھا وہ بھی پل کے ساتھ نیچے آ گرا۔ اور نہ اب گڈا نہ بیل نہ آدمی کسی کا ذرا بھی نشان باقی نہیں ہے

مظفرپور میں ایک طرف بازار بیٹھا۔ ایک لڑکا بائیسکل پر سوار جا رہا تھا مگر زمین پھٹ کر پانی نکلتے ہی وہ اسمیں آ کر گرا۔ کہتے ہیں بائیسکل تو نکل آیا۔ کہیں پھنسا رہ گیا تھا مگر اسی طرح لڑکا کہاں پاتال سما گیا۔ کون جانتا ہے مظفرپور یا اگر یہ زمین ویسے ہی پھٹی ہے۔ مگر نقصان اتنا نہیں جتنا کہ مونگھیر میں ہے۔ شاید پھٹ جانے سے دھماکہ نزدیک کچھ کم ہو جاتا ہو گا۔ یہاں ایک پرانا بازار تو بالکل مونگھیر کی طرح ہی اینٹوں اور ملبہ کا ڈھیر ہوا ہوا ہے۔ مگر باقی شہر میں مکانات بہت سے موجود ہیں اور کاروبار بھی اب ہو رہا ہے۔ نئے بازار میں دن کو برابر کام ہوتا ہے۔ اندازاً ایسا کہہ سکتے ہیں کہ نصف شہر گر گیا ہو گا۔ زمین پھٹنے کے یہاں عجیب نظارے دیکھے۔ ایک شخص کی نئی بنی ہوئی کوٹھی جس پر لاکھوں روپیہ خرچ آیا ہو گا۔ اسوقت عوام کے واسطے تماشہ بن رہی ہے کوئی فرلانگ اس سے پرے زمین کو بڑی بھاری دراڑ آئی جو کہ کوٹھی کے ایک حصہ سے گذری۔ پانی کی بڑی بھاری لہر جاری ہو گئی۔ راستہ کے سب مکان گر گئے۔ کوٹھی کا حصہ گرا ہوا اور دھسا ہوا اب تک دکھائی دیتا ہے۔ باقی سب کوٹھی بھی ہل گئی ہے۔ اور کتنی گہری وہ ہو گی۔ کوئی جان نہیں سکتا۔ . . . .

. . . . اگرچہ زمین ہل گئی ہے۔ پھر بھی گہری ہے اور برابر اب تک اس نہر کی گہرائی اور پاٹ موجود ہے۔ جو کہ ریت سے بھری ہوتی ہے۔ مکانوں میں کنوئیں کے پاس ڈھیر ریت کے ابھی تک پڑے ہیں۔ اور لوگ کہتے ہیں پانی کے بڑے بڑے ستون زمین سے گزوں اونچے اسوقت نکل رہے ہیں۔ بازاروں میں پانی ہی پانی ہو گیا تھا۔ ایک کنوئیں کی دیوار کو پھاڑ کر بالو ریت نکلا تھی اتنا بھی سہارا نہیں کہ اتنے بڑے کنوئیں سے ہی نکل جائیں اسی ریت میں کہیں گھونگے بھی نکلے ہوئے ہیں نہ جانے نیچے کوئی نیا سمندر رہے۔ مالک کی دنیا عجیب ہے ہندوستان میں تو ایسے زلزلے کی مثال دکھائی نہیں دیتی۔

بھائیں بھائیں کرتا ہوا ویرانہ

زمیندار ۱۳ ر فروری میں مولوی ظفر علی صاحب نے ایک مضمون درج کیا جس میں لکھتے ہیں کہ:-

بہار پر زلزلہ کی وجہ سے جو تباہی آئی ہے اسکی تصویر نہ قلم کھینچ سکتا ہے نہ زبان میں یہ قدرت ہے کہ اس کی شرح کا حق ادا کر سکے۔ اس جسم پر رونگٹے کھڑے کر دینے والی روح کو لرزا دینے والی مصیبت کا اندازہ صرف وہی شخص کر سکتا ہے۔ جس نے موقع پر پہنچکر برگشتہ بخت بہار کی ہولناک بربادی کے منظر اپنی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے خود دیکھے ہوں شہروں کے شہر جن میں کل تک ایک نظر افروز تمدن میں گہما گہمی تھی۔ آج ایک بھائیں بھائیں کرتا ہوا ویرانہ ہیں۔

امرا کی دلکش اور سر بفلک عمارتیں جن کی تعمیر پر لاکھوں روپیہ خرچ ہوا تھا۔ کھنڈروں کا ڈھیر ہیں۔ غریبوں کے جھونپڑے جن کے ساتھ قدرت کے بے پناہ ہاتھ نے کم از کم اس دفعہ مساوات کا برتاؤ کیا ہے ایک تودہ خاکستر ہیں۔ جن کے ملبہ میں ہزاروں انسانوں کی نعشیں دبی ہوئی ہیں۔ بہار ایسا اجڑا ہے کہ اسے پھر اپنی اصلی حالت پر آنے کے لئے برسوں بلکہ قرنوں کی ضرورت ہو گی۔ بشرطیکہ تائید ایزدی کے ساتھ وہ انسان جن پر یہ آفت نہیں آئی اپنا فرض پہچانیں

۱۵ جنوری کے زلزلہ کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی!

اخبار سرفراز ۱۳ ر فروری لکھتا ہے۔

۱۵ ر جنوری سنہ ۳۴ء کو بہار کے بعض حصوں میں

جیسا عظیم زلزلہ آیا اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس زلزلہ نے مکانات کو جو نقصان پہنچایا۔ چیزوں کی جو تباہی ہوئی۔ اسباب کی جو غارت گری ہوئی اور ان سب سے بدتر انسانی زندگی کی جو ہلاکت ہوئی اس کا بیان انسانی قلم سے ناممکن ہے۔ جتنا بھی لکھا جائے وہ تھوڑا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قیامت کا دن وہ ہولناک دن ہوگا کہ مائیں اپنے بچوں کو۔ باپ اپنے بیٹوں کو بھائی اپنے بھائیوں کو۔ بیویاں اپنے شوہروں کو نہیں پوچھیں گیں۔ اور ایک نفسی نفسی کا عالم ہوگا مگر اس زلزلہ نے اس سماں کو آنکھوں سے دکھا دیا کون عزیز کدھر ہے اور کس عالم میں ہے۔ کوئی اسکو دیکھنے والا نہیں تھا۔ ۱۸۹۷ء کا زلزلہ بھی سخت تھا مگر بڑے بوڑھے یہی کہتے ہیں کہ اس زلزلہ کے مقابلہ میں اس کی کوئی ہستی نہیں تھی۔ میں خود اس قول کا پوری طرح سے مؤید ہوں۔ اس زلزلہ سے مکانوں کو اور اسباب کو چنداں نقصان نہیں ہوا تھا۔ مگر اس نے تو کایا ہی پلٹ دی۔ امیر و غریب کو یکساں کر دیا۔ اگر کسی امیر کا پختہ مکان زمین دوز ہو گیا تو اسی طرح ایک غریب کا کچا مکان بھی زمین سے آ لگا۔ جس طرح ایک امیر میدان میں شامیانے میں بسر کر رہا ہے۔ اسی طرح ایک غریب بھی میدان میں کپڑا اگیر کر زندگی کے دن کاٹ رہا ہے۔ دریائے گنگا کے شمالی اضلاع میں اس زلزلہ نے جو نقصان پہنچایا اس کی تصویر کشی ادا گو ناممکن ہے۔ اگر کچھ لکھا جائے تو وہ سخت سے سخت قلب کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ موتیہاری کا پورا ضلع خاص کر کے شہر موتیہاری اور رکسول سے آمد و رفت ...... ناممکن ہے۔ تقریباً کل بڑی عمارتیں زمین کے برابر ہو گئی ہیں یا بے حد خستہ حال ہو گئی ہیں اور ناقابل سکونت ہو گئی ہیں۔ شہر کربلا جہاں تعزیئے دفن ہوتے ہیں گر کر ۵ گز کے فاصلہ پر جا پڑی ہے۔ لال محمد اور بھیا باپو کے مکانات کے سمت شمالی سے مشرق کی طرف پھر گئے ہیں بہار بینک کے ایک کوٹھی کی سطح زمین سے چھ فٹ بلند ہو گئی ہے اور اسی بینک کا لوہے کا ایک صندوق زمین کے اندر دس فٹ دھنس گیا۔ اور بمشکل نکالا جا سکا۔ ساہو فیملی میں ایک لوہے کا صندوق ہنوز زمین کے اندر ہے اور کہیں اس کا پتہ نہیں چلتا۔ بتیہ کے مناظر اس سے زیادہ سخت ہیں۔ بڑے بڑے شگاف زمین سے رونما ہو گئے کھیتوں اور باغوں میں جو شگاف ہو گئے ہیں وہ انسان اور حیوان دونوں کے لئے خطرناک ہیں۔ سب سے زیادہ خطرناک امر یہ ہے کہ دو دیہات (اکڈ دھمہ اور نیشوکہ) زمین کے اندر سے آگ نکلنے کی وجہ سے بالکل برباد ہو گئے۔ آدا پور میں بھی کثیر نقصان ہوا۔ یہاں بھی دو دیہات پارہ اور کوریا زمین کے اندر سے آگ نکلنے کی وجہ سے بالکل برباد ہو گئے ہیں۔

زمین پھٹ گئی اور اس میں آدمی اور حیوان غرق ہو گئے

سکریٹری پرادیشک پرتی ندی سبھا لاہور کے ایک نمائندے نے جو زلزلہ زدہ علاقے میں گیا ہوا ہے ملاپ ۱۳؍ فروری میں لکھا ہے:۔

موتی ہاری کے لوگوں نے بتایا کہ جب زمین پھٹی ہے تو اس میں سے پہلے تو دھواں نکلا جس سے بالکل اندھکار چھا گیا۔ اس کے بعد پانی کے فوارے آدھ گھنٹہ تک چھوٹتے رہے اور پھر ریت نکلنے لگی۔ پھٹی ہوئی زمین میں کتنے ہی لوگ گر گئے اور غرق ہو گئے۔ ان کا اب نام و نشان نہیں ملتا۔ بابو متھرا پرشاد مختار کا لڑکا دراڑ میں گر گیا۔ اور اس کا پتہ نہیں لگ سکا۔ یہاں کے رئیس بابو گنیش پرشاد ساہو چیرمین میونسپلٹی کی نوکرانی بھونچال میں دوڑنے لگی زمین پھٹی اور اس میں سما گئی

ایک نوجوان طالب علم للتا پرشاد سکول سے بھاگا بھاگا آ رہا تھا۔ راستہ میں زمین پھٹی اور گردن تک اس میں گر گیا بڑی مشکل سے اس کو نکالا جا سکا۔

اسی طرح بہت سے مسافر اور دیہاتی زمین پھٹنے سے اس میں سما گئے ہیں۔ بہت سے بیل اور بھینسیں اور گھوڑے بھی اسی طرح زمین کے پیٹ میں چلے گئے ہیں ایک سالم بیل گاڑی زمین کے شکم میں گم ہو گئی ہے۔ اس کا اب کچھ پتہ نہیں ملتا۔

مہارانی سیتا کی جائے ولادت کی حالت

پنڈت دھرم دیو سکرٹری آل انڈیا شردھانند ٹرسٹ دہلی کا ایک بیان ۱۶؍ فروری کے پرتاپ میں چھپا۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔

شہر سیتا مڑھی جو مہارانی سیتا کا جنم استھان تھا اور کبھی مظفر پور ضلع کا سر سبز سب ڈویژن تھا۔ بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ گرے ہوئے اور ریت سے بھرے ہوئے مکانات ہولناک نظارہ پیش کر رہے ہیں۔ کئی مکانات ایک ایک منزل زمین میں دھنس گئے ہیں زمین میں جا بجا شگاف اور گڑھے پڑ گئے ہیں۔ زرخیز کھیت ناقابل کاشت زمین میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ اس رقبہ میں زلزلہ نے بہت زیادہ تباہی کی ہے۔ دریاؤں کی تہیں اونچی ہو گئیں۔ تمام بڑی بڑی نالیاں جن میں میونسپل کمیٹی کی نالیاں بھی شامل ہیں ریت سے بھر گئی ہیں شہر کے آس پاس ابھی تک پانی جمع ہے۔ جسے بہنے کے لئے کوئی راستہ نہیں ملتا۔ کئی دیہات بھی پانی سے گھرے ہوئے ہیں۔ اور وہاں تک پہنچنا ناممکن ہو رہا ہے۔ جھٹکے گڑگڑاہٹ کی آوازیں وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہیں لوگ ابھی تک سہمے ہوئے ہیں۔ حال ہی میں تیسرا زبردست جھٹکا محسوس ہوا جس سے بعض مکانات گر گئے۔ اور زمین میں شگاف ہو گئے جن میں سے پانی نکلنا شروع ہو گیا۔ لوگ رات کو نہیں سوتے۔ بلکہ تمام رات جاگتے رہتے ہیں۔ بعض حصوں میں زمین کے شگافوں سے دھواں نکل رہا ہے۔

قیامت کا نظارہ

۱۶؍ فروری کے ملاپ میں ایک آریہ سیوک کا طویل مضمون شائع ہوا ہے وہ لکھتا ہے:۔

سیتا مڑھی کے آس پاس اندازاً دو ہزار مربع میل میں ریت کا ڈھیر لگ گیا ہے۔ جو پہاڑ کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ یہ بالو چمپارن مظفر پور اور دربھنگہ اضلاع تک پھیلی ہوئی ہے۔

بھوکمپ نے حاجی پور سب ڈویژن کے دیہاتوں میں پرلے کا درشیہ اوپستھت (قیامت کا نظارہ) پیدا کر دیا ہے۔

(ملاپ ۱۶؍ فروری ۱۹۳۴ء)

زلزلہ کے متعلق گورنمنٹ بہار کا بیان

۱۴؍ فروری کو پٹنہ میں بہار کونسل کا جو اجلاس ہوا اس میں بھونچال زدہ علاقوں کی صورت حال بحث کا خاص موضوع تھا۔ گورنر خود گیلری پر موجود تھا۔ آنریبل نرسو نارائن سنہا فنانس منسٹر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

صوبہ میں نہایت زبردست تباہی ہوئی ہے اتنی تباہی انسانی یادداشت کے اندر کبھی اس صوبہ میں نہیں ہوئی۔ انسان نے ۵۰ سال کے اندر اندر اپنی محنت سے جو کچھ تیار کیا تھا۔ اور جس میں اس کی اتنی امیدیں پنہاں تھیں۔ وہ سب چکنا چور ہو گیا ہے۔ اور بہار آج تباہ و ویران نظر آتا ہے

ماہرین جیولاجی کا بیان ہے کہ جتنا سخت یہ زلزلہ آیا ہے اور جتنا زیادہ اس سے نقصان ہوا ہے اتنا بہت تھوڑے ہی بھونچالوں میں ہوا ہے۔ موتی ہاری سے لے کر مغرب میں چمپارن تک مشرق میں پورنیا تک تقریباً دو سو میل کا فاصلہ ہے۔ اور نیپال کی سرحد سے مونگھیر تک ۸۰ میل کا فاصلہ ہے اس علاقہ میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی سب اطراف میں کئی کئی میل کا علاقہ ایسا ہے جہاں جھٹکے اتنے سخت نہیں تھے۔ لیکن اس کے باوجود وہاں مال کا بڑا نقصان ہوتا ہے۔ زمین میں بڑی بڑی دراڑیں پڑ گئی ہیں۔ اور ان دراڑوں میں سے پانی نکل آیا ہے اسی طرح کئی مقامات پر خشک زمین پر پانی کے چشمے پیدا ہو گئے ہیں۔ اور ان کے اندر سے بہت بڑی مقدار میں ریت برآمد ہوئی ہے۔ ہزاروں مربع میل تک ریت ہی ریت پھیلی ہوئی ہے۔ زلزلہ کے اسباب کے متعلق وثوق کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا اس کی وجہ آتش فشاں پہاڑ نہیں ہے۔ کئی ماہرین کا بیان ہے کہ اس زلزلہ کی وجہ غالباً یہ تھی کہ تمام ہندوستان کو شمال میں ہمالیہ کی طرف دھکا لگا ہے۔ اس دلائل کو ثابت کرنے کے لئے کئی دلائل پیش کی گئی ہیں۔ چنانچہ ماہرین کا بیان ہے کہ سردی کی وجہ سے زمین زیادہ سکڑ گئی

چند ماہرین کا خیال ہے کہ ہمالیہ کے دامن کی پہاڑیاں اونچی اٹھ گئی ہیں لیکن دباؤ کی وجہ چاہے کچھ ہو۔ لیکن اس دباؤ کا اثر جو گذشتہ سال سے زمین پر پڑ رہا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ زمین کے اندر ایک زبردست خلا کے اوپر اور اس کے اردگرد اتنا زلزلہ آیا۔ جب ایک دفعہ یہ چٹانیں گر گئیں۔ تو وہ دباؤ ہٹ گیا سطح زمین سے بہت نیچے زمین کے اندر گڑھے پڑ گئے۔ اور پھر زمین کے ٹھیک ہونے میں چند خفیف جھٹکے محسوس ہوئے لیکن اب بظاہر زمین کی سطح پھر مستحکم اور پر سکون ہو گئی ہے۔

ماہرین جیالوجی نے اس زلزلہ کے متعلق جو تفاصیل حاصل کی ہیں۔ ان سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ:۔ کہ جس جگہ زمین ٹوٹی ہے وہ سیتا مڑھی اور مونگھیر کے درمیان واقع ہے اور اس قسم کی دوسری لائن دربھنگہ اور بھاگلپور اضلاع سے ہوتی ہوئی پورنیا کی طرف جاتی ہے۔ ۱۸۳۳ء میں بھی اس قسم کے زلزلے کے چند ریکارڈ موجود ہیں۔ غالباً وہ زلزلہ سخت نہیں تھا۔ لیکن اگر اس زلزلے کے اسباب کے متعلق یہ تھیوری ٹھیک ہے تو اس زلزلہ سے ایک سو سال تک کے لئے زمین پر دباؤ ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ اس

زلزلہ سے بہار میں اتنا زیادہ نقصان پہونچا کہ کئی روز تک مختلف حصوں کے درمیان سلسلہ آمد و رفت بھی منقطع ہو گیا۔ سڑکیں ریلوے لائن اور ٹیلی گراف کے تار سب ناکارہ ہو گئے۔ پٹنہ اور شمالی بہار کے ٹیلی گراف کے نامہ و پیام مظفرپور کی معرفت ہی ہو سکتا تھا۔ پٹنہ اور مظفرپور کے درمیان ۱۶ رجنوری کی صبح تک جاری نہ ہو سکی۔

مظفرپور اور موتی ہاری کے درمیان ٹیلی گراف لائن ۱۸ جنوری کو کھلی اور دربھنگہ کے ساتھ ۱۹ رجنوری کو کھلی۔ سیتا مڑھی کے ساتھ ۲۴ رجنوری تک سلسلہ نامہ و پیام جاری نہ ہو سکا۔ پٹنہ۔ مونگھیر بھاگلپور وغیرہ کے درمیان بھی لائن اسی طرح ٹوٹ گئی تھی۔

قریباً ۹۰ میل رقبہ میں بی این ڈبلیو ریلوے کی لائن کا ایک میل ٹکڑا بھی ایسا نہیں جس کو شدید نقصان نہ پہونچا ہو۔ آس پاس کے کنارے غائب ہو گئے۔ لائن اوپر کو اٹھ آئیں۔ یا بیچ میں دھنس گئیں۔ اور پل تباہ ہو گئے۔

ایک عینی شاہد کا لرزہ خیز بیان

مندرجہ بالا عنوان کے ساتھ اخبار الامان مورخہ ۲۷ رفروری ۳۴ء لکھتا ہے کہ:۔

بہار کے زلزلہ کے متعلق یوں تو کئی عینی شاہدوں کے بیانات اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ مگر ذیل میں ایک مغربی تعلیم یافتہ نے جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے بھی قائل نہ تھے زلزلہ کے جو ہوشربا حالات ارسال کئے ہیں وہ درج کر کے بتایا جاتا ہے کہ کسطرح خداوند کریم منکروں سے بھی اپنی قدرت کاملہ اور ہستی کا اعتراف کرا لیتا ہے یہ "مغرب زدہ" شخص جس کا نام ہم لکھنا نہیں چاہتے ایک بیرسٹر ہیں اور لکھتے ہیں کہ:۔

مجھے خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ۱۵ رجنوری ۱۹۳۵ء کو ملا۔ اس دن میں لہریا سرائے میں تھا۔ جو دربھنگہ کا ایک حصہ ہے۔ تقریباً سوا دو بجے دن کے یکایک زلزلہ آیا میں ایک اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر چوتا نند کے ساتھ پھوس کی ایک جھونپڑی میں بیٹھا ہوا تھا اور ٹائمز آف انڈیا کا سالانہ نمبر دیکھ رہا تھا جب یکایک میری میز ہلنے لگی۔ میں اپنی چوکی سے فوراً اتر پڑا اور دت جی بھی اپنی کرسی چھوڑ کر میرے ساتھ باہر بھاگے اتنے میں زلزلہ کی شدت بہت بڑھ گئی۔ اور چاروں طرف بھاگ دوڑ پڑ گئی۔ عظیم الشان عمارت سے سب ملازم گھبرا کر بھاگے۔ زلزلہ کی یہ کیفیت تھی جیسے بچہ اپنی ہتھیلی پر گیند اچھالتا ہے۔ اسیطرح زمین ناچنے لگی۔ دو چار اینٹوں کا کھسک کر گرنا تو صاف دکھائی دیا۔ لیکن اس کے بعد تمام فضا گرد و غبار میں غائب ہو گئی دیکھتے ہی دیکھتے ایک لمحہ میں ادھر ادھر دھم سے گرنے لگیں۔ جب زمین ہچکولے کھانے لگی تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سمندری طوفان میں جہاز ڈگمگایا کرتا ہے۔ آدمی کے لئے کھڑا رہنا ناممکن ہو گیا۔ پاؤں کے ڈگمگانے سے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ گھبرا کر سب لوگ بیٹھ گئے۔ لیکن زمین پہ ہاتھ رکھے بغیر بیٹھنا بھی دشوار تھا۔ بیٹھنے کے بعد ایک دوسری آفت نازل ہوئی۔ زمین بیٹھنے لگی اور لوگ اس میں سمانے لگے۔ اور سب لوگ یا خدا یا خدا پکارنے لگے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین نیچے کو دھنس رہی ہے۔ یہ ہولناک منظر آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ زبان سے رام رام۔ خدا خدا نکل رہا تھا۔ آواز جو سنائی دے رہی تھی وہ ایسی تھی کہ گویا سینکڑوں ہوائی جہاز یک ساتھ اتر آئے ہیں۔ پاؤں کے نیچے سے زمین نکلی جا رہی تھی ٹھیک قیامت کا منظر تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اسوقت آنکھوں کے آگے چنگاریاں اڑتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ بھوک پیاس سب ماری گئی تھی یہاں تک کہ ایک وقت تو خدا خدا کہنا دشوار ہو گیا کوئی انسانی طاقت اس خوفناک منظر کا خاکہ نہیں اتار سکتی۔ اسوقت نہ مستقبل کا فکر تھا۔ اور نہ زندگی کی امید۔ اگر کچھ تھا تو خدا کا بھروسہ تھا۔ اسوقت ان لوگوں کے منہ سے بھی خدا خدا نکل رہا تھا۔ جنھوں نے خواب میں بھی اس کا نام نہیں لیا۔ اسوقت یہ معلوم ہوا کہ خدا اگر قہار ہے تو حفاظت کرنے والا بھی ہے۔ خدا نے ایک سکنڈ ہی میں اپنی قدرت کا اظہار کر دیا۔ اور سخت سے سخت کافر بھی اسوقت دیندار بن گیا۔ تھوڑی دیر میں زمین سے پانی کے چشمے نکل پڑے۔ اب قیامت آنے میں کوئی کسر باقی نہیں رہی تھی۔ ان کے اندر سے بڑی تیزی کے ساتھ بالو ریت اور پانی نکلنے لگا۔ پھاٹک کے سامنے والی سڑک پہ لوگ گرتے پڑتے ڈگمگاتے اندھا دھند بھاگ رہے تھے۔ خدا کے فضل سے دس منٹ کے بعد زلزلہ نرم پڑا۔ لیکن پانی کے چشمے شام تک میلا پانی اگلتے رہے

پستک بھنڈار کے دفتری خانہ میں ایسا چشمہ پھوٹا کہ سب کاغذ اور کتابیں تربتر ہو گئیں۔ اب ہر طرف سے خوفناک خبریں آنے لگیں۔ کوئی آکر کہتا کہ عدالت دیوانی کی دو منزلہ عمارت چکنا چور ہو گئی۔ بہت سے لوگ دب گئے۔ کسی نے آکر کہا کہ ہسپتال گرنے سے پچاس مریض دب گئے۔ ایک نے کہا کہ بازار کی سڑک پھٹنے سے کئی گھوڑے اس میں دھنس گئے۔ غرضیکہ اس قسم کی خطرناک خبروں کا تانتا بندھ گیا۔ شام تک ان ہولناک خبروں کا تار نہ ٹوٹا۔ لوگوں پر خوف و ہراس چھا گیا۔ جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ مال کی کسی کو فکر نہ تھی دو تین دن تک میں باہر گھومنے نہ گیا۔ ایک جگہ اداس بیٹھ کر خدا کی قدرت کا مشاہدہ کرتے رہے۔ رات آنکھوں میں کٹتی تھی۔ اور دن پریشانی میں گذرتا تھا جب لوگ آکر کہتے تھے کہ دربھنگہ اور لہریا سرائے میں چار ہزار آدمی ہلاک ہوئے ہیں تو روح کانپ اٹھتی تھی۔ چار دن تک برابر عورتوں اور بچوں کی آہ و زاری سنتے رہے۔ پہلی اور دوسری (پیر اور منگل) راتیں بڑی خوفناک تھیں۔ مسلمان بھائی رات بھر اللہ اکبر پکارتے تھے۔ جنھوں نے دربھنگہ اور لہریا سرائے کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ۹۹ فیصدی مکان منہدم ہو گئے ہیں۔ اور آدمیوں کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ دو چار دن کے بعد دیہاتی لوگوں نے بھی آمد و رفت شروع کی۔ اور وہ عجیب عجیب خبریں سنانے لگے۔ کہیں زمین پھٹ کر دھواں نکلا کہیں سینکڑوں بیگہ کھیت ریت بن گئے۔ ایک نے کہا کہ کھونٹے سے بندھے ہوئے دو بیل اندر سما گئے ایک آدمی پانی نکلتے ہوئے دراز میں پاؤں ڈال کر دل بہلا رہا تھا۔ اول تو نیچے سے پانی کا جھٹکا لگا۔ اور پھر گھٹنے تک پاؤں دباتا چلا گیا۔ اور اس کو نیچے کھینچ لیا۔ اوپر بالو کی کیچڑ نکل آئی۔ ریل کی لائن سمستی پور سے دربھنگہ تک بند ہو گئی تھی۔ راستہ میں تمام سڑکیں پھٹی ہوئی تھیں۔ کہیں کہیں تو اسقدر چوڑے شگاف تھے کہ ان میں آدمی کمر اور چھاتی تک سما جاتا تھا۔ سڑکوں کے دونوں طرف جس قدر گاؤں ملے سب کے سب شکستہ مکان نظر آئے چاروں طرف پانی اور بالو ریت کا سیلاب دکھائی دیتا تھا جہاں جہاں پل آئے یکہ سے نیچے اترنا پڑا۔ لوہے کے بڑے بڑے پل کمان کی طرح جھک گئے تھے ایک ندی کے پل کے ستون سطح پانی میں دھنس گئے تھے۔ کتنے ہی کنوئیں ایسے دیکھے کہ زمین میں سما گئے تھے۔

ایک زبردست نشان
کی پیشگوئی

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائیگا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے
یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے
تری اک روز اے گستاخ شامت آنیوالی ہے
ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنیوالی ہے
اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنیوالی ہے
بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تو نے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اک دن ملامت آنیوالی ہے
خدا رسوا کرے گا تم کو اور میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنیوالی ہے
خدا ظاہر کرے گا اک نشاں پر رعب پر ہیبت
دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنیوالی ہے
خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنیوالی ہے

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ سنہ ۱۹۰۷ء)

صوبہ بہار کے احمدیوں کی جانیں معجزانہ رنگ میں محفوظ رہیں

مولانا عبد الماجد صاحب کا خط

مولانا عبد الماجد صاحب بھاگلپوری امیر صوبہ بہار اپنے خط مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۴ء میں تحریر فرماتے ہیں:-

بھاگلپور میں زلزلہ مونگھیر کے اعتبار سے گویا ہوا ہی نہیں۔ سارے شہر میں پانچ چھ جانیں تلف ہوئیں البتہ مکانات اکثر خراب ہو گئے ہیں۔ ہمارے مکانات بفضل تعالیٰ محفوظ ہیں۔ صرف کہیں کہیں سے شق ہوئے ہیں اور قابل مرمت ہیں۔ میرے گاؤں کا مکان خدا کے فضل سے اچھا ہے۔ تمام گھر کے لوگ معہ صاحبزادہ میاں حنیف صاحب وہیں چلے گئے ہیں۔ زلزلہ کا دھکا چونکہ روزانہ خفیف خفیف محسوس ہوتا ہے اسلئے گاؤں میں چھپر ڈال لیا گیا ہے۔ جس میں سب لوگ رہتے ہیں میرا مکان بھاگلپور کا چاروں طرف سے مسقف ہے اور درمیان میں صحن دس گیارہ ہاتھ مربع ہے۔ زلزلہ کے وقت چاروں جانب کے مکانات میں سخت جنبش ہوئی بظاہر کوئی امید کسی کے بچنے کی نہ تھی۔ اسوقت ہم سب لوگ معہ حنیف احمد سلمہ سربسجود ہو کر دعا میں مشغول ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور سب کی جانیں بچ گئیں فالحمد للہ علیٰ ذالک شہر کے کسی احمدی کو بھی خدا کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

مونگھیر میں احمدی بھی عجیب و غریب طرح بچے۔ سید وزارت حسین صاحب راجہ صاحب کے ملازم ہیں۔ راجہ صاحب کے پاس ان کے مکان میں بیٹھے تھے۔ زلزلہ محسوس ہوا۔ اور دونوں باہر کو بھاگے اور خدا کے فضل سے بچ گئے۔ راجہ صاحب کا محل اور وزارت حسین صاحب کا کمرہ جس میں وہ رہتے تھے بالکل خاک کا تودہ ہو گیا۔ اور تمام مال و اسباب اس میں دب گیا۔ مولوی عبد الباقی صاحب مولوی علی احمد صاحب کے بھتیجے مونگھیر میں ملازم ہیں۔ ان کا مکان دو منزلہ تھا۔ نماز ظہر پڑھ کر قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ زلزلہ محسوس ہوا۔ نیچے سے کسی نے پکارا کہ بھاگو۔ وہ اسی حالت میں زینہ سے اترے۔ اور نیچے پہنچے ہی تھے کہ سارا مکان بیٹھ گیا۔ ان کا بھی کوئی مال و اسباب نہیں نکل سکا۔ حکیم خلیل احمد صاحب کے بال بچے رامپور میں تھے۔ اور حکیم صاحب گھر میں اکیلے تھے۔ مکان کے باہر نکل گئے اور مکان چور چور ہو گیا۔ دو بھائی سید عبد الغفار صاحب و سید محمد حنیف صاحب کی دو کانیں بازار میں تھیں۔ وہ اپنے مکان سے تو نکل گئے۔ مگر دوسرے مکان کی دیوار کے نیچے دونوں بھائی دب گئے۔ سید محمد حنیف صاحب تو شہید ہو گئے۔ اور سید عبد الغفار صاحب کئی گھنٹے کے بعد زندہ نکالے گئے۔ جس مکان کی دیوار ان پر گری وہ کسی روئی کے تاجر کا تھا۔ روئی یا سوت کا ایک گٹھا ان کے اوپر پہلے گرا۔ پھر دیوار آپڑی انھیں سانس لینے کا موقع اسی گٹھا کی بدولت مل گیا۔ ان کا بیان ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعا **رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی** پڑھتا رہا۔

سید وزارت حسین صاحب کے دو بھتیجے اور داماد اور ایک لڑکا مظفر پور میں تھے وہ لوگ بھی محض قدرت الٰہی سے بچ گئے۔ عورتیں عید کے لئے کچھ دن پہلے اور ہی اپنے گاؤں میں چلی گئیں تھیں۔ اور لوگ مکانوں سے نکل بھاگے اور بچ گئے۔ لڑکا دو منزلہ پر تھا۔ مکان گر گیا۔ اور کئی ہزار کا زیور و نقدی و سامان دب گیا۔ لوگ کسی طرح چوتھے دن اور ہیں پہنچ گئے ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب مرحوم کے صاحبزادے محمد اسمٰعیل صاحب بھی تھے۔ وہ بھی محفوظ رہے۔

الغرض

سوائے ایک احمدی کے بہار میں کوئی احمدی زلزلہ کے حادثہ میں فوت نہیں ہوا۔

اخبار الحکم کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے

انذار و نذیر

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
وہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ
تم یقیں سمجھو کہ وہ اک زجر سمجھانے کو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے-
کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہو گئی!!
اب مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانے کو ہے
کس نے مانا مجھ کو ڈر کر کس نے چھوڑا بغض و کیں
زندگی اپنی تو ان سے گالیاں کھانے کو ہے
کافر و دجال اور فاسق ہمیں سب کہتے ہیں؛
کون ایماں صدق اور اخلاص سے لانے کو ہے
جس کو دیکھو بدگمانی میں ہے حد سے بڑھ گیا
گر کوئی پوچھے تو سو سو عیب بتلانے کو ہے
چھوڑتے ہیں دیں کو اور دنیا سے کرتے ہیں پیار
سو کریں وعظ و نصیحت کون پچھتانے کو ہے
ہاتھ سے جاتا ہے دل دیں کی مصیبت دیکھ کر
پر خدا کا ہاتھ اب اس دل کو ٹھہرانے کو ہے
اسلئے اب غیرت اس کی کچھ تمہیں دکھلائے گی
ہر طرف یہ آفت جاں ہاتھ پھیلانے کو ہے
موت کی رہ سے ملے گی اب تو دیں کو کچھ مدد
ورنہ دیں اے دوستو اک روز مر جانے کو ہے
یا تو اک عالم تھا قرباں اس پہ یا آئے یہ دن
ایک عبد العبد بھی اس دیں کے جھٹلانے کو ہے

(چشمہ مسیحی ٹائیٹل پیج صفحہ دوم سنہ ۱۹۰۶ء)

خدا تعالیٰ کی قہری تجلّی کا تیسرا ظہور

کوئٹہ کا زلزلہ

قال اللہ تعالیٰ: "میں چھپ کر آؤں گا میں اپنی فوجوں کے ساتھ اُس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا۔ کہ ایسا حادثہ ہونیوالا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا کچھ حصہ رات میں سے۔ یا ایسا وقت ہوگا جو اس سے قریب ہے۔"

(الحکم ۳۰ر اپریل ۱۹۰۵ء مطابق ۲۴ر صفر ۱۳۲۳ھ جلد ۹ نمبر ۱۵ صفحہ ۹ کالم ۳ و ۴)

اخبار زمیندار لاہور ۲ر جون ۱۹۳۵ء

کے پرچے میں لکھتا ہے کہ:۔

شملہ ۳۱ر مئی۔ کوئٹہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ رات کے پونے تین بجے کے قریب زلزلہ کا ایک شدید جھٹکا محسوس ہوا۔ جس سے تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے۔ سول اسٹیشن اور ریلوے کے دفاتر منہدم ہو کر زمین کے برابر ہوگئے ہیں۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔ ابھی تک صرف یہ معلوم ہوسکا ہے کہ گورنمنٹ ٹیلیگراف کا ایک افسر ہلاک ہوگیا ہے۔ ریلوے سٹاف اور سول سٹیشن کے نقصانات کی کوئی اطلاع ابھی تک نہیں ملی۔ کافی جانوں کی ہلاکت کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

دوسری اطلاع

کوئٹہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ رات کے پونے تین بجے زلزلہ محسوس کیا گیا۔ ریلوے اور سول علاقے کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ بہت سے مکانات گر گئے ہیں۔ ایک اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ سول علاقہ کی عمارتیں گر کر زمین کے برابر ہوگئی ہیں تمام ریلوے حکام محفوظ حالت میں ہیں۔ لیکن دوسرے سٹاف میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ فوجی اور سٹاف کالج کا علاقہ ابھی تک محفوظ حالت میں ہے۔ محکمہ تار برقی کی مشینری کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور ٹیلیفون اور تار برقی کے ذریعے رسل و رسائل کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے محکمہ تار کا ایک افسر ہلاک ہوگیا ہے۔ ٹیلیگراف کے دیگر ملازمین کے نقصان کے متعلق ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی۔ لاہور اور دیگر مراکز سے زائد ملازمین موقع پر پہنچ رہے ہیں۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

شملہ ۳۱ر مئی۔ زلزلہ کوئٹہ کے متعلق جو مزید اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ تار برقی کی لائن متعدد جگہوں سے ٹوٹ گئی ہے۔ جن کے لئے مرمت کی فوری ضرورت ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ فوجی حکام امدادی کام کے شروع کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ حکومت پنجاب امداد کے انتظامات کر رہی ہے

کوئٹہ کی اس بدقسمتی سے یہاں کے لوگوں کو ایک غیر معمولی صدمہ ہوا ہے۔ سرکاری حکام نقصانات کی تفصیلات معلوم کرنے کے لیئے بے حد کوشش کر رہے ہیں ہز ایکسیلنسی وائسرائے اور ان کا خاص عملہ امدادی کام کی تنظیم کے لئے ہر ممکن مساعی عمل میں لا رہا ہے چونکہ رسل و رسائل کا سلسلہ بالکل منقطع ہو چکا ہے۔ اسلئے فوجی وائرلیس کے ذریعے صحیح حالات معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹروں اور نرسوں کی اشد ضرورت

شملہ ۳۱ر مئی۔ سرنارمن کیٹر اے۔ جی سی ایک مختصر سے پیغام میں زلزلہ کی خبر کی تصدیق کرتے ہیں۔ ۲ بجے سکریٹری نے حکومت پنجاب کو ایک برقیہ بدیں مضمون ارسال کیا ہے کہ ڈاکٹروں اور نرسوں کے بھیجنے کا انتظام جلد از جلد کیا جائے۔ حکومت پنجاب ان ہدایات کے مطابق عمل کر رہی ہے۔ فوجی حکام کو معلوم ہوا ہے کہ کوئٹہ کے فوجی علاقے سے علاقہ متاثرہ میں ہر ایک قسم کی امداد پہنچائی جا رہی ہے

کوئٹہ تباہ ہوگیا

کراچی ۳۱ر مئی۔ شمالی سندھ ان دو ہفتوں کے درمیانی عرصہ میں دو مرتبہ زلزلہ کی زد میں آیا ہے۔ جس کا جھٹکا بعض بعض جگہوں میں ۳۰ سیکنڈ سے ایک منٹ تک محسوس ہوتا رہا گو نقصان جان کی ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ تاہم ہر جگہ تشویش کا اظہار ہو رہا ہے۔ غیر مصدقہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ زلزلہ کا بہت بڑا اثر پڑا ہے۔ ٹیلیگراف کے ایک نوٹس سے معلوم ہوا ہے کہ تمام تار برقی کی لائن خراب ہوگئی ہے اور رسل و رسائل میں بہت دیر ہو رہی ہے۔

کوئٹہ میں ایک ہزار نفوس کی ہلاکت

نقصانات کے پہلے تخمینے کے مطابق صرف کوئٹہ ہی میں ایک ہزار جانوں کا اتلاف ہوا ہے۔ کمانڈر انچیف کل کوئٹہ روانہ ہو رہے ہیں ۳۴ ہوا باز ہلاک ہوچکے ہیں جن میں فلائنگ آفیسر سپایہ بھی شامل ہے۔ ذیل کے سول حکام ہلاک ہوگئے اور مسٹر میر دتہ جونیئر پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ اپنی بیوی اور ساس کے ساتھ ہلاک ہوگئے (۲) مسٹر فرانسس انجینیر محکمہ نہر مع اپنی اہلیہ کے ہلاک ہوگئے۔ کوئٹہ سے چار میل کے فاصلہ پر قصبہ مستونگ بالکل تباہ ہوگیا ہے یہاں کی ۴/۵ آبادی ہلاک ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ اردگرد کے دیہات بھی زلزلے کی زد سے نہیں بچ سکے۔ ذیل کے افسروں کا ایک بچہ ہلاک ہوا۔ کرنل لیورن ولیم مسٹر ومک فیلڈ اور مسٹر فرانسیس ٹیلیگراف ٹریفک کے ڈائرکٹر ادپر طیارہ میں پرواز کر رہے ہیں

کراچی ۳۱ر مئی۔ حال ہی معلوم ہوا ہے کہ سول کوارٹروں کا علاقہ تباہ ہوگیا ہے۔ مگر چھاؤنی میں زلزلہ کا کوئی زیادہ اثر نہیں ہوا۔ تار برقی کا سلسلہ بالکل منقطع ہوگیا ہے۔ ٹیلیگراف کے حکام وائرلیس کے ذریعہ اطلاعات مہیا کر رہے ہیں۔ نقصانات کی تفصیل معلوم کرنا بیحد مشکل ہے۔ سرکانہ۔ شکارپور سکھر اور شمالی سندھ کے دیگر مراکز سے زلزلے کی اطلاعات آرہی ہیں۔

رات کے تین بجے جب زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا تو تمام لوگ بستروں پر سے اٹھ کر باہر دوڑ آئے۔ اور گڑگڑا کر دعائیں مانگنے لگے۔

(ا۔ پ)

پھر زمیندار

۵ جون ۱۹۳۵ء لکھتا ہے کہ:۔

کوئٹہ شہر

تمام شہر تباہ و برباد ہو گیا ہے۔ حکام حفظان صحت کے مشورے سے شہر کے گرد فوج کا پہرہ بٹھا دیا گیا ہے تخمینہ کیا گیا ہے کہ تقریباً بیس ہزار لاشیں ابھی تک ملبے کے نیچے دبی پڑی ہیں۔ اموات کا صحیح تخمینہ ابھی تک نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستانیوں میں صرف دس ہزار اشخاص بچے ہیں۔ مگر اس تعداد میں بھی چار ہزار مجروحین شامل ہیں

علاقہ سول

تمام مکانات گر کر زمین کے ساتھ ہموار ہو گئے ہیں۔ صرف گورنمنٹ ہوس کا کچھ حصہ کھڑا ہے۔ چرچ اور کلب بھی کھنڈروں میں منتقل ہو گئے ہیں

علاقہ چھاؤنی

چھاؤنی کا ایک چوتھائی تو بالکل تباہ ہو گیا ہے مگر ۳/۴ حصہ محفوظ ہے۔ مگر نقصان اس کو بھی پہنچا ہے۔ آر۔ اے۔ ایف علاقہ میں تو بہت نقصان ہوا ہے تمام بیرکیں گر گئی ہیں۔ ۲۷ مشینوں میں صرف ۶ قابل استعمال رہ گئی ہیں

ریلوے علاقہ

بالکل تباہ اور برباد ہو گیا ہے

نہا اور سٹاف کالج کا علاقہ

یہ علاقہ محفوظ ہے اسے کوئی نقصان نہیں پہونچا

گرد و نواح کے دیہات

یہ دیہات بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ ان کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے لیکن نقصان کا تخمینہ ابھی تک نہیں کیا جا سکا۔ فوجی دستے تحقیق کے لئے اور دیہاتیوں کی مدد کے لئے باہر روانہ کئے جا رہے ہیں۔

ملحقہ اضلاع

جتنی اطلاعات اب تک موصول ہو چکی ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ مستونگ اور قلات بالکل زمین کے برابر ہو گئے ہیں۔ اور بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ وہ تمام دیہات جو قلات اور کوئٹہ کے درمیان تھے تباہ و برباد ہو چکے ہیں

لورالائی اور چمن محفوظ حالت میں ہیں۔ …… سنڈیمن کو ابھی کوئی نقصان نہیں پہونچا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علاقے زلزلے کی زد سے بچ رہے

فوجی علاقے میں زلزلہ کا اثر

فوجی عمارات بھی کافی تعداد میں کھڑی ہیں زلزلے سے آر۔ ایف کا کافی نقصان ہوا۔ جو اشخاص امدادی کام میں مصروف ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ ۵۷ آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ بعض ان سے زیادہ بتلاتے ہیں۔ بہت سے طیارے خراب ہو گئے ہیں تخمینہ کیا گیا ہے کہ ۲۰ ہزار لاشوں کی رسم تجہیز و تکفین تو ہو چکی ہے۔ اور بہت سی لاشیں ابھی تک ملبے کے نیچے پڑی ہیں۔ اور ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ ہزارہا من ملبے کو جو کئی ایکڑوں میں پڑا ہوا ہے ہٹا کر لاشوں کو نکالا جائے۔ یہ بات زیادہ استعجاب کا باعث نہ ہوگی اگر زلزلے کی مصیبت سے دوچار ہونے کے بعد دوسری وبا اور بدبو کو دبانے کے لئے شہر کو جلا دیا جائے

کوئٹہ میں قہر الٰہی

(غلام احمد صاحب مضطر ہاشمی)

لرزہ کیوں طاری نہ ہوتا ہر در و دیوار پر
کانپتی تھی خود زمیں مانند پائے ناتواں
مٹ گئیں سب یادگاریں صورت حرف غلط
ہو گئے نابود جتنے نامیوں کے تھے نشاں
سوزش پنہاں کے باعث مضطرب ہو کر زمیں
اڑ چلی سوئے فلک مانند گرد کارواں
نخل جتنے تھے ہوئے محروم برگ و بار سے
بوستاں میں تاک پر تھا بید مجنوں کا گماں
آ رہی تھی یہ صدا بام و در و دیوار سے
شور محشر بھی ہوا ہے زلزلے کا ہمزباں
کانپتی جاتی تھی تیلی سے نکلنے میں نظر
وقت جنبش فرط ہیبت سے لرزتی تھی زباں
ذرہ ہائے خاک کی طینت سے نکلا تھا سکوں
چپہ چپہ اس زمیں کا بن گیا تھا آسماں
سوز کا احوال شق ہو ہو کے کہتی تھی زمیں
اور پروانوں کی صورت اس پہ گرتے تھے مکاں
کل گھنڈر مونگھیر کے کہتے تھے جو سیاح سے
آج سن لو کوئٹہ کی خاک سے وہ داستاں
دفعتاً سب ہو رہے تھے زندہ پیوند زمیں
پیر کی آنکھوں کو نم کرتی نہ تھی مرگ جواں

اس کا باعث خواہ کچھ ہو چشم بینا کے لئے
زلزلہ قہر الٰہی کا ہے اک روشن نشاں

کوئٹہ شہر بالکل خالی ہو گیا

فوج نے شہر کو بالکل خالی کرا دیا ہے۔ کل فوجی حکام نے فیصلہ کیا کہ تمام زندہ نفوس کو شہر سے نکال لیا جائے۔ اس لئے بہت سے خیمے ان اشخاص کے لئے شہر سے باہر نصب کر دیئے گئے

ریلوے مصیبت زدگان کو مفت کوئٹہ سے باہر لے جا رہی ہے۔ ان کو حبیب آباد میں سامان خوراک مہیا کیا جا رہا ہے زلزلہ زدگان کے لئے ایک مصیبت ہے وہ یہ کہ زلزلہ کے جھٹکے ابھی تک محسوس ہو ہو کر ان کو خائف کر رہے ہیں۔ آج صبح میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سے بات چیت کر رہا تھا۔ تو زلزلہ کا ایک شدید جھٹکہ محسوس ہوا

مسٹر مادہ گا وا اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر بال بال بچ گیا۔ اس نے بتلایا کہ اس کے کتے نے خلاف معمول گھر میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ اور ساری رات بھونکتا رہا۔ صبح تین بجے کے قریب کتے کے بھونکنے کی آواز سنی۔ مسٹر مادہ گا وا کتے کو بلانے کے لئے اٹھا ہی تھا کہ زلزلے کا شدید جھٹکہ اسکو محسوس ہوا۔ وہ اپنی بیوی کو بستر سے اٹھا کر فوراً گھر سے باہر ہو گیا

جنرل پوسٹ آفس کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس کا کلاک تین بجکر تین منٹ پر رکا ہوا ہے

سرکاری اطلاعات

شملہ ۳ جون۔ حکومت ہند نے زلزلہ کوئٹہ کے متعلق حسب ذیل تازہ بیان شائع کیا ہے جو ۳ جون کی دوپہر تک موصول شدہ سرکاری اطلاعات پر مبنی ہے۔

۲ جون کو سارا دن زلزلے آتے رہے

کل سارا دن تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد زلزلے آتے رہے۔ لیکن مزید نقصان کسی قسم کا نہیں ہوا اور نہ اتلاف جان کی کوئی مزید اطلاع موصول ہوئی ہے

شہر کی تباہی کے اعداد و شمار

صرف کوئٹہ میں اموات کی تعداد ۲۶ ہزار ہے شہر کی آبادی چالیس ہزار تھی۔ ابھی تک بیس ہزار نعشیں منہدم عمارات میں دبی ہوئی ہیں۔ اور اندازاً تقریباً پانچ ہزار نعشیں کھنڈرات سے نکالی جا چکی ہیں جنھیں دفن کر دیا گیا ہے یا جلا دیا گیا ہے۔

چھاؤنی کی تاخت و تاراج

اس خبر کی تصدیق ہو چکی ہے کہ آر۔ اے۔ ایف لائنز کولاپا۔ رام آپا۔ سیمبر آپا اور اپا وغیرہ میں سکنہ زنانہ کے ایک خاندان میں سوائے ایک آدمی کے باقی سب ہلاک ہو گئے ہیں۔

پونے دس بجے آخری ٹرین کی آمد

پونے دس بجے کے قریب آخری سپیشل ٹرین لاہور ریلوے سٹیشن پر پہونچی۔ لیکن قبل اس کے تمام سواریوں کو ٹرین سے اُتارا جائے۔ صرف اُن تیس چالیس زخمیوں کو سٹریچر کے ذریعہ اُتار کر ایمبولینس کاریں پہنچا دیا گیا۔ جو شدید مجروح تھے اس کے بعد تمام سواریوں کو جن کی تعداد سولہ سو بیان کی جاتی ہے ٹرین سے اُترنے کی اجازت دیگئی

مسافروں کو کسی سوال کا جواب دینے کا بھی ہوش نہ تھا

جب تباہ حال سواریاں جن میں تمام قوموں کے زن و مرد شامل تھے اُترے۔ تو لاہور کے لوگوں نے اُن سے کوئٹہ کے حالات اور اپنے اپنے لواحقین کے متعلق پتے دریافت کرنے شروع کئے اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک یہی حالت تھی بہت سے خاندان جو بچ کر آئے ہیں ایسے ہیں کہ اُنکے سوائے چند نفوس کے باقی سب ہلاک ہو چکے ہیں۔

ایک چار ماہ کا لاوارث بچہ

ایک خاندان میں سے صرف چار ماہ کا ایک بچہ بچا ہے جسے اس کا ہمسایہ اپنے ساتھ لے آیا ہے۔ جس مسافر سے کوئٹے کے متعلق تفصیلی حالات معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ تو وہ یہی جواب دیتا تھا کہ اُسے سوائے اپنے گھر اور اپنی جان کے کسی دوسرے کی خبر نہیں کہ کیا ہوا۔ کون بچا اور کون ہلاک ہوا۔ زلزلے والی رات شب قیامت تھی جس نے آناً فاناً آباد شہر کو قبرستان میں تبدیل کر دیا۔

فوج کی طرف سے فوری امداد

ایک مسافر نے بیان کیا کہ جب زلزلے سے مکانات وغیرہ منہدم ہو گئے تو فوج نے فوراً امداد بہم پہنچائی اور جہاں تک ممکن ہو سکا ملبے میں دبے ہوئے زندہ لوگوں کو باہر نکالنے کی کوشش کی بہت سے ایسے اشخاص بھی کوشش کے باوجود نکالے نہ جا سکے

کوئٹہ کی موجودہ حالت

ملتان ۳ر جون۔ ملتان میں جو لوگ کوئٹہ سے بچکر پہنچے ہیں۔ ان کی زبانی نہایت ہولناک اور لرزہ خیز داستانیں سننے میں آئی ہیں۔ ان کے بیان کردہ واقعات سے چند فقرے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں

"کوئٹہ میں ایک عمارت بھی صحیح و سالم نہیں بچی۔

" دس افراد کے کنبہ میں مشکل ایک یا دو افراد ہی زندہ و سلامت بچے ہونگے۔

ملبے سے کئی دفعہ مجھے نکالو مجھے نکالو میں ایک ہزار روپیہ دونگا" کی صدائیں سنائی دیں

بابو محلہ جس میں دس ہزار لوگ آباد تھے جل کر راکھ ہو گیا ہے۔

ملتانی محلہ کا بھی یہی حال ہوا ہے۔

کوئٹہ سٹیشن فرش زمین کے ساتھ ہموار ہو گیا ہے۔ سٹاف سارا تباہ ہو گیا ہے۔ پولیس چوکی اور پولیس لائنز کا بھی کہیں نشان نہیں ملتا پولیس کے تمام کنسٹبل اور ان کے عیال و اطفال حرف غلط کی طرح نیست و نابود ہو گئے ہیں

سول لائن کے بنگلوں میں ایک بھی موجود نہیں ایک شخص جو یہاں آیا اس کا بیان ہے کہ اس کے پاس ۵۴ ہزار روپیہ نقد اور پندرہ ہزار روپیہ کا مال مکان میں موجود تھا۔ لیکن اب وہ نان شبینہ کا بھی محتاج ہے اس خاندان کے تین کمانے والے افراد زلزلہ کا شکار ہو گئے ہیں۔ (ا۔پ)

قلات کی تباہی کی تفصیلات

کراچی ۳ر جون۔ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ قلات میں زلزلہ کا اثر ۶۲ میل تک ہوا۔ اور باسٹھ میل کے طول و عرض میں تمام عمارات سطح زمین کے ساتھ ہموار ہو گئیں۔ تباہ شدہ مواضع میں مستونگ۔ فرنگ آباد اور ڈنگرہ بھی ہیں۔ صرف شہر قلات میں ایک سو تیس اموات واقع ہوئیں۔ آج کوئٹہ میل کے ذریعہ سیکڑوں مجروحین جیکب آباد اُتارے گئے۔ بہت سے مجروحین بلوچستان کے رہنے والے ہیں۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ محکمہ ڈاک و تار کے جو کلاک منہدم عمارات میں گرے ہوئے اور شکستہ حالت میں ملے ہیں ان سب پر سوئیاں ۳ بجکر دو منٹ پر تھیں۔

فوجی نعشوں کو تیل اور پٹرول سے جلا رہے ہیں لیکن پھر بھی بدبو اور تعفن سے بُری حالت ہو رہی ہے۔ اس کام پر متعین فوجیوں نے گو چہرے کو ڈھانپ رکھا ہے لیکن باوجود اسکے منہدم عمارات کے ملبہ سے سخت تعفن آ رہی ہے۔ لوٹ مار کے خطرہ کی وجہ سے کسی کو چھاؤنی میں جانے کی اجازت نہیں۔

ہسپتال میں پندرہ سو مجروحین پڑے ہیں۔ جن میں سے صرف پانچسو کے بچنے کی امید کی جاتی ہے۔ کل جو ٹرین سریاب سے گذر رہی تھی زلزلے کی وجہ سے ہچکولے کھانے لگی۔ مسافر ڈر سے نیچے کود گئے۔

ضلع مستونگ میں دس ہزار جانوں کا اتلاف

شملہ ۳ر جون۔ آخری اطلاع مظہر ہے کہ ضلع مستونگ میں زلزلہ نے دس ہزار نفوس کی جانیں لی ہیں۔ مستونگ شہر میں دو ہزار جانیں تلف ہوئیں۔ ڈفرن ہسپتال بالکل منہدم ہو گیا ہے۔ دس انڈین آرمی کلیریکل کورز میں سے صرف چار زندہ بچے ہیں۔ ابھی تک جھٹکے متواتر آ رہے ہیں۔ کل دوپہر شہر سے باہر زمین پھٹ گئی۔ فوجی منہدم عمارات سے نعشیں نکالنے میں مصروف ہیں لیکن اب یہ کام ناممکن سا ہو گیا ہے۔

لاہور ریلوے اسٹیشن کا روح فرسا منظر

لاہور ۳ر جون۔ زلزلہ کوئٹہ کے اڑھائی سو مجروحین آج ۳ بجکر ۱۰ منٹ پر ایک سپیشل ٹرین کے ذریعے لاہور میں لائے گئے ہزارہا اشخاص کا مجمع ریلوے سٹیشن پر موجود تھا۔ مگر پولیس نے اس کو پلیٹ فارم پر آنے سے روک دیا۔ مجروحین کے لواحقین کافی تعداد میں سٹیشن پر موجود تھے۔ مگر پلیٹ فارم پر جانے کی ان کو اجازت نہ دیگئی۔ ایمبولنس کاریں کافی تعداد میں سٹیشن پر تھیں۔ زخمیوں کو سپیشل ٹرین سے اُٹھا کر کاروں میں بٹھا دیا گیا۔ اور کاریں چھاؤنی ہسپتال کو روانہ ہو گئیں۔ پلیٹ فارم کا منظر نہایت روح فرسا تھا ادھر زخمیوں کے کراہنے کی آوازیں آ رہی تھیں اُدھر ان کے لواحقین کی بین و بکا کی آواز سے سینہ پھٹا جاتا تھا۔ فینائل اور پانی وغیرہ پلیٹ فارم پر اور باہر بہایا جا رہا تھا۔ تاکہ بدبو کے باعث کسی بیماری کا امکان نہ رہے۔

صرف کوئٹہ میں ۲۵۰۰۰ سے زائد نفوس کی ہلاکت

کوئٹہ ۳ر جون۔ نقصان کی پوری تفصیل تو ابھی تک معلوم نہ ہو سکی۔ مگر اندازہ لگایا گیا ہے کہ صرف کوئٹہ میں ۲۵۰۰۰ سے زائد افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ قرب و جوار میں کئی ہزار جانوں کا اتلاف ہوا ہے۔ ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ ملبے سے اُن نفوس کو نکال لیا جائے جو ابھی تک بقید حیات ہیں۔ حکام نے تقریباً ۵۰۰۰ لاشیں ابھی تک سپرد خاک کی ہیں۔ وہ لاشیں جن کی تجہیز و تکفین کا انتظام رشتہ داروں نے کیا۔ ان کی صحیح تعداد ابھی معلوم نہیں ہو سکی۔ لیکن یہ تعداد بھی ہزاروں سے کم نہیں۔ وہ اشخاص جو اپنے گھروں کو جانے کے آرزو مند ہیں اُن کو ہر ممکن سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ اور بذریعہ ریل ان کو مفت بھیجا جا رہا ہے۔ اس وقت تک ۱۴ اسپیشل گاڑیاں کوئٹہ سے روانہ ہو چکی ہیں۔ جن میں سے تقریباً ۱۴ ہزار مصیبت زدگان باہر بھیجے گئے ہیں۔

امدادی کام نہایت تسلی بخش طور پر کیا جا رہا ہے ۸ ہزار کے قریب مجروحین کا علاج مختلف ہسپتالوں میں ہو چکا ہے ۷۰ ڈاکٹر کئی سو نرسیں اور بے شمار رضا کار مجروحین کا علاج کر رہے ہیں۔ انجمنہائے صلیب احمر کراچی لاہور کے رضا کار قابل قدر خدمت انجام دے رہے ہیں۔

خورد و نوش کا سامان افراط کے ساتھ بھیجا گیا ہے سامان اور پٹرول وغیرہ مہیا کرنے کے لئے مزید انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

چودھری محمد امین مالک پنجاب بکڈپو کا بیان

جمعرات اور جمعہ مورخہ ۳۰-۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کی درمیانی رات کے تین بجکر دس منٹ پر جبکہ لوگ خواب غفلت میں سو رہے تھے زلزلے کے زبردست چار جھٹکے آئے۔ جو چار پانچ سکنڈ تک رہے۔ گہری نیند سونے والوں کو سنبھلنے اور بستروں سے اُٹھنے کی فرصت نہ ملی۔ آواز اس قدر دہشتناک تھی۔ جیسے دو ڈاک گاڑیوں کے کراس کے وقت ہوتی ہے۔ زلزلہ کیا تھا قہر خداوندی تھا جس کے تصور سے روح لرز اٹھتی ہے۔ گرمیوں میں کوئٹہ کی آبادی ۷۵ ہزار ہو جاتی ہے نقصان جان کا اندازہ ۷۵ فیصدی زیادہ ہے۔ سول کی اطلاع غلط ہے۔ زندہ لوگوں میں صرف پندرہ فیصدی شدید مجروح ۸۰ فیصدی خفیف مجروح۔ اور صرف دو فیصدی وہ خوش قسمت افراد ہیں جو صحیح و سالم بچے۔ یہ اعداد و شمار صرف چھاؤنی کوئٹہ کے حدود کے اندر کے ہیں۔

کوئٹہ کے قرب و جوار کا نقصان

کوئٹہ کے قرب و جوار کے گاؤں میں نقصان جان کا اندازہ ۹۰ فیصدی سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ دیکھتے دیکھتے سر فلک عمارتیں زمین کے برابر ہو گئیں مالی نقصان کا اندازہ کئی کروڑ روپیہ ہے۔ باؤ محلہ

مچھلی بازار - بازار صرافاں - سورج گنج بازار - بروس روڈ - غریب آباد - قندھاری بازار - پیر بخاری بازار - افغانہ روڈ - اور قصر اسمٰعیلیہ میں زیادہ نقصان ہوا کیونکہ اکثر عمارتیں دو منزلہ تھیں - اسلام آباد - لوہاری - ظفر آباد - میکانگی روڈ اور ارشد آباد وغیرہ حصہ شہر میں زلزلہ کی شدت کسی قدر کم تھی - اکثر عمارتیں یک منزلہ خام اور نئی تھیں - چھاؤنی میں نقصان جان یقیناً کم ہوا کیونکہ فوجی لوگ اکثر باہر سو رہے تھے - مگر جو عمارتیں بچی ہیں - ان میں سے ایک بھی اس قابل نہیں کہ آئندہ رہائش اختیار کی جا سکے -

شہر خموشاں

کوئٹہ کیا ہے شہر خموشاں ہے - دبی لاشوں کو فوری امداد اور خصوصاً پانی نہ ملنے کی وجہ سے اور بھی زیادہ نقصان ہوا - گورنر صاحب بہادر نے کسی اہم تقریب پر تمام صوبہ بلوچستان کے سرکردہ لوگوں کو اسی رات دعوت چائے پر مدعو کیا ہوا تھا - جو سب کوئٹہ میں تھے - نواب یوسف علی خان مگسی بھی اپنے مکان میں دب گئے - شیخ عبدالصمد صاحب سپرنٹنڈنٹ کو شدید ضربات آئیں - ان کے صرف دو تین آدمی بچے - میاں نصیر الدین صاحب سابق سکرٹری ہز ہائی نس خان قلات کے دو بچے بھی دب گئے - ہز ہائی نس خان قلات بھی بفضل خدا سلامت ہیں - مکران کا محل تباہ ہو گیا ہے - ملٹری کے ہوائی جہازوں کو کافی نقصان پہنچا ہے - ہسپتال زخمیوں سے بھرپور ہیں - گورنمنٹ نے ریس کورس اور جمخانہ گراؤنڈ میں خیمے نصب کر دیئے ہیں - طبی امداد اور خوراک وغیرہ کا بندوبست بالکل نفی کے برابر ہے (زمیندار)

چار سو پولیس کانسٹیبلوں سے ۳۶۸ ہلاک

پولیس لائن میں چار صد پولیس کنسٹیبلوں کی نفری تھی - جن میں سے ۳۶۸ ہلاک ہو گئے اور باقی شدید یا خفیف طور پر مجروح ہوئے - ۲۰ جون کے سرکاری اعلان کے ذریعہ تعفن پیدا ہو چکا ہے - پانی نہ ملنے کی وجہ سے سینکڑوں زخمی جو بچ سکتے تھے ضائع ہو گئے - ریاست بہاولپور کی ملٹری نے اپنی خدمات پیش کی ہیں -

ایک سکول ماسٹر کی دردناک کہانی

ایک زخمی ہندو سکول ماسٹر نے جو بابو محلہ میں رہتا تھا بیان کیا کہ مکان گرنے سے ایک ہشت سالہ لڑکا ملبے کے نیچے سات گھنٹے دبا رہا - چونکہ وہ خود زخمی ہو چکا تھا اور اس میں اتنی سکت نہ تھی کہ وہ اسے نکال سکتا - اس نے صرف یہ کیا کہ لڑکے کے منہ کے سامنے سے مٹی ہٹا دی تاکہ اس کا تنفس جاری رہ سکے سات گھنٹے کے بعد چند دوسرے آدمیوں کی امداد سے اسے ملبے کے نیچے سے نکالا گیا - اس کی عورت بھی اس ملبے کے نیچے دب گئی جو تلاش کے باوجود نہ مل سکی

گوجرانوالہ کے ایک مسلمان نے بیان کیا کہ اس کے خاندان کے تیرہ چودہ آدمی تھے سب ہلاک ہو گئے - صرف وہی بچا -

بہار اور کوئٹہ کا ماتم

زمین خطۂ ہندوستاں کو کیا ہوا یا رب
ہمارے لہلہاتے بوستاں کو کیا ہوا یا رب

بہار جانفزا جن باغ کی دل کو لبھاتی تھی
نسیم صبحدم سے کھیلتی اور مسکراتی تھی

کبھی اٹکھیلیاں کرتی تھی غنچوں کی جبینوں سے
کبھی آویزشیں ہوتی تھیں گلشن کے مکینوں سے

خوشی جس کے مکینوں کی غلام دست بستہ تھی
زمین ہند کو کہتے تھے سب جنت ہی دنیا کی

مگر ان زلزلوں نے آہ ریگستان کر ڈالا
ہماری جنت الفردوس کو سنسان کر ڈالا

بھری بستی کو دم میں آہ یوں برباد کر ڈالا
چہکتا گلستان ہند غیر آباد کر ڈالا

نہیں معلوم ہم سے کیا ہوئی لغزش زمانے میں
کہ بیش از پیش رہتا ہے فلک ہم کو ستانے میں

نہیں معلوم کیا سوجھی خدا کو آسمانوں سے
زمین ہند کو پیسا پہاڑوں کی چٹانوں سے

ایک فوجی کا بیان

کوئٹہ کے ایک مسافر اسمٰعیل خان سابق ریلجر موٹر ٹرانسپورٹ نے کوئٹہ زلزلہ کے متعلق بعض تفصیلی حالات بیان کرتے ہوئے کہا:-

ہم سرائے بغدادی میں رہتے تھے - ۳۱ مئی کی رات کے تین بجے زلزلہ کے تین جھٹکے محسوس ہوتے ہم برآمدے میں سو رہے تھے - فوراً باہر نکل آئے ہمارے مکان کے ساتھ والے مکان گر پڑے جن کے گرنے سے گرد و غبار پھیل گیا - کچھ دکھائی نہ دیتا تھا - بہت سے لوگ مکانوں سے باہر نکل کر دوسری دیواروں اور مکانوں کے نیچے دب گئے - سرائے مذکور میں پچاس آدمیوں میں سے صرف ایک درجن آدمی بچ سکے - باقی سب ہلاک ہو گئے بابو محلہ - گوالمنڈی - ملتانی محلہ - غریب آباد - سورج گنج - شکارپوری بازار - مچھلی بازار - سپڑا مارکیٹ میوہ مارکیٹ - گوشت مارکیٹ گر کر بالکل زمین کے برابر ہو گئے ہیں - سب سے زیادہ تباہی بابو محلہ میں آئی ہے -

دو پردہ دار خواتین کی بے بسی

ایک دردناک منظر یہ تھا کہ ہوتی مردان کے ایک پٹھان مسمی عبدالرحیم جو کہ کوئٹہ پولیس لائن کا امام تھا دو نوجوان لڑکیاں شفاعت بی بی اور بی بی قریشیہ اور ایک خورد سالہ بچہ بخت الحیات نہایت سراسیمگی کی حالت میں بیٹھی تھیں - ان کی تباہی اور کس مپرسی سے متاثر ہو کر جب لوگوں نے ان سے نام و پتہ وغیرہ پوچھا - تو وہ سخت پریشان ہوئیں دریافت سے پتہ چلا یہیں امام سخت مجروح ہو کر ہسپتال لے جایا گیا ہے - اور اب وہ ہوتی مردان جا رہی ہیں - لڑکیوں کے کھانے اور پینے کے لئے شربت اور روٹی وغیرہ دی گئی - تو انہوں نے کھانے پینے سے انکار کر دیا - اور چند دوسری عورتوں کے پاس جو کوئٹہ سے آ رہی تھیں جا بیٹھیں

مسٹر وقار انبالوی کے ماموں صاحب

وقار انبالوی ایڈیٹر پرتاپ کے ماموں نوازش علی صاحب بھی اپنے ایک نوجوان لڑکے منظور علی کو زلزلہ کی نظر کر کے مجروح ہو کر لاہور پہنچے - وقار صاحب آپ کو اپنے ہمراہ اپنے مکان پر لے آئے - نوازش علی صاحب عمر رسیدہ بزرگ ہیں - آپ دہلی جا رہے ہیں

کوئٹہ کی تباہی پر ایک اجمالی نظر

راولپنڈی کے ایک شخص مسمی غلام محمد صاحب جن کے عزیزوں میں سے دس عزیز کوئٹہ میں لقمہ اجل ہو چکے ہیں - اپنی رقت انگیز داستان کے ساتھ وہاں کے انتظامات پر بھی روشنی ڈالی ہے - اس نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ کوئٹہ شہر بالکل ویران ہو چکا ہے - سول ہسپتال - پولیس لائن بالکل تباہ ہو چکی ہے - گورنمنٹ ہاؤس کا بیشتر حصہ گر چکا ہے - سول سٹیشن سے تمام بنگلے مسمار ہو گئے ہیں جیل گارڈ میں نوے آدمیوں میں سے صرف دس آدمی بچے ہیں - کوئٹہ شہر کی کل آبادی کا اندازہ ۵۲۰۰۰ ہزار کا اندازہ لگایا گیا ہے جس میں سے ۴۴۰۰۰ ہزار مرے اور شدید زخمی ہوئے - باقی آٹھ ہزار ایسے ہیں جن میں سے بیشتر تعداد خفیف مجروحین کی ہے - ملٹری کا سوائے رائل ایئر فورس کے تباہ ہو جانے کے اور کوئی ایسا نقصان نہیں ہوا جو قابل ذکر ہو -

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار مسٹر این۔ این گھوسلہ متعینہ کوئٹہ کا بیان

لاہور ۱۲ جون۔ جو لوگ زلزلہ کے دوران میں ملبے میں داب گئے تھے۔ جنہیں ملبے سے زندہ نکالا گیا ان میں ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار متعینہ کوئٹہ مسٹر این این گھوسلہ بھی تھا۔ مسٹر گھوسلہ کی اہلیہ اور ایک بچہ اور ایک بھتیجی ہلاک ہو گئے۔ لیکن ان کی والدہ اور ہمشیرہ زندہ بچ گئیں۔ وہ کل سب چہارشنبہ کو سپیشل ٹرین میں لاہور پہنچ گئے۔ مسٹر گھوسلہ نے جو واقعات سنائے ہیں وہ مسٹر گھوسلہ ہی کے الفاظ میں درج کئے جاتے ہیں:۔

زلزلہ سے عمارت کس طرح گری

ہم ایک منزلہ مکان میں آرچرڈ روڈ پر رہتے تھے۔ شام کیونٹ نہایت سرد ہوا چلتی رہی۔ اسلئے ہم سردی سے بچنے کے لئے مکان کے اندر سو گئے جس وقت زلزلہ آیا میری بہن اور والدہ جاگ رہی تھیں۔ کیونکہ وہ ایک مریض کی تیمارداری میں مصروف تھیں میں دنیا و مافیہا سے بے خبر گہری نیند سو رہا تھا۔ پہلے ایک خفیف سا جھٹکا آیا جسے عورتوں نے معمولی سمجھا کیونکہ ایسے زلزلے کوئٹہ میں عموماً آتے رہتے لیکن دوسرے لمحوں میں یہی جھٹکے زبردست ہچکولوں میں بدل گئے۔ مجھے عورتوں نے فوراً بیدار کیا۔ اور ہم پچھلے دروازہ کی طرف لپکے۔ کیونکہ وہی سب سے نزدیک تھا۔ اگر ہمیں دو تین سکنڈ اور مل جاتے تو ہم برآمدے میں پہنچ جاتے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ ہم برآمدہ تک پہنچتے ساتھ والا دو منزلہ مکان زبردست گڑگڑاہٹ کے ساتھ برآمدے پر گرا۔ اس سے ہمارے مکان کی چھت بیٹھ گئی برآمدے کے پاس ہی ہمارا سارا کنبہ سو رہا تھا جو چھ افراد پر مشتمل تھا اور جس میں ایک نوکر بھی تھا

سارا کنبہ ملبے میں دفن ہو گیا

ہم ایک کمرے میں قید ہو گئے کمرہ مسمار ہو چکا تھا۔ لیکن ہم ایک چار فٹ مربع اور تین فٹ اونچے مقبرے میں مقید تھے۔ ہم سب پر اینٹیں برس رہی تھیں۔ میری اہلیہ اور بچہ آنکھوں کے سامنے ہلاک ہوئے۔ مجھے باہر سے مبہم آوازیں سنائی دے رہی۔ لیکن مجھ میں اتنی طاقت باقی نہ تھی کہ میں چیخ یا چلا سکتا۔ میں اسی حالت میں کامل تین گھنٹے پڑا رہا۔ آخر مجھے کسی کی آواز سنائی دی۔ میں نے ٹین کی چادروں کو کھٹکھٹایا جو میرے سر پر پڑی تھیں۔ اور بولنے والوں سے مجھے باہر نکالنے کی درخواست کی۔ انہوں نے اینٹیں ہٹا کر اتنا سوراخ پیدا کر لیا کہ ہمیں ایک ایک کر کے باہر گھسیٹ لیا جائے۔

تاریکی میں مشکلات کا سامنا

رات بالکل تاریک تھی۔ ملبے سے لوگوں کو نکالنے والوں کے پاس معمولی لالٹینیں اور مدہم روشنی والے لیمپ تھے۔ اسلئے یہ کام حد درجہ مشکل ہو رہا تھا۔ ملبے سے لوگوں کو نکالنے کا کام بھی اسوقت مصیبت زدگان ہی کر رہے تھے۔ مگر بعض جگہ تو مکان کچھ یوں بری طرح گرے تھے کہ انہوں کو دوسروں کی مدد کے بغیر نکالنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ علی الصباح فوج آگئی اور اور جہاں کسی کے کراہنے کی آواز آئی وہاں کھدائی کا کام شروع کر دیا گیا باوجود اس کے یہ آفت یکایک آئی کہ رات کا وقت تھا۔ لوگوں کو بچانے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ لیکن فوج نے پھر بھی نہایت جانفشانی اور محنت سے کام کر کے لوگوں کی جانیں بچائیں وہ بالکل اسی طرح کام کرتے تھے گویا میدان جنگ میں مصروف کار ہیں۔

(ا۔ پ)

شہر کی تباہی اور اتلاف جان کے خوفناک نظارے

شملہ ۹ جون رپورٹر کی ایک نامہ نگار خاتون متعینہ کوئٹہ نے جس کا زلزلہ کوئٹہ میں بچ نکلنا معجزہ سے کچھ کم نہیں ہے رپورٹر کو ایک طویل مکتوب لکھا ہے۔ جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"میں نہیں کہہ سکتی کہ یہ مکتوب آپ کو موصول ہوگا یا نہیں تاہم میں کوئٹہ کی تباہی کے متعلق چشم دید حالات لکھ کر بھیج رہی ہوں:۔

کوئٹہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ جدھر نظر اٹھا کر دیکھو کھنڈرات ہی کھنڈرات دکھائی دیتے ہیں۔ صرف سٹاف کالج کے رقبہ میں کوئی کوئی عمارت کھڑی نظر آتی ہے۔ یہ جگہ کیونکہ کوئٹہ سے باہر تقریباً چھ میل کے فاصلہ ہے۔ اسلئے یہاں زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ میں اگر سو سال تک بھی زندہ رہی تو پنجشنبہ اور جمعہ کی درمیانی شب کو نہ بھول سکوں گی۔ رات کے پونے تین بجے یکایک ایک دھماکا سنائی دیا۔ اور میں جاگ اٹھی۔ مکانات کے گرنے سے جو مہیب آوازیں اور شور پیدا ہو رہا تھا اس نے حد درجہ خائف کر دیا۔ میری زبان سے خوف کے مارے صرف ایک لفظ "زلزلہ" نکلا میں نے اپنے خاوند (م) کو پکارا۔ اور بجلی کی طرح بستر سے نکل کر کھڑی ہو گئی۔ میری تمام تر توجہ اسوقت اپنے کمسن بچے (الف) پر مرکوز تھی مکان اسوقت زور زور سے ہل رہا تھا۔ اور مکان میں چیزوں کے ٹوٹنے اور گرنے کی خوفناک آوازیں آ رہی تھیں۔ ہچکولے اسقدر زور سے آ رہے تھے کہ میں اپنا توازن قائم نہ رکھ سکی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا دیواریں ایک دوسرے کے ساتھ منطبق ہو جاتی ہیں۔ ارد گرد دیواروں کا پلاستر اینٹیں اور تمام فرنیچر ادھر ادھر گر رہے تھے۔ میں نے لپک کر نرسری کا دروازہ چوپٹ کھول دیا اور (الف) کو گود میں لے کر نرس میری اور اپنے خاوند (م) کے ساتھ باہر کے دروازے کی طرف بھاگی جسے میرا خاوند کھولنے کی کوشش کر رہا تھا دروازے کی تالی دروازے سے گر کر پلاستر اینٹوں اور مٹی کے انبار میں گر کر کھو گئی تھی۔ کمرے میں تاریکی چھا رہی تھی میرا خاوند دروازہ توڑ کر کھولنے میں ناکام رہا اس لئے ہمیں ہال کی طرف بھاگنا پڑا۔ اور غسلخانہ کی راہ سے باہر کی طرف دوڑے۔ میں نے نہ کوٹ پہن رکھا تھا۔ اور نہ جوتا۔ ہم پر اینٹیں اور مٹی بارش کی طرح برس رہی تھی۔ میرا تمام بدن لہولہان ہو رہا تھا۔ مکان سے نکل کر کھلی جگہ تک پہنچنے کی کیفیت حد درجہ ناقابل بیان ہے

بوستان کوئٹہ کی بربادی

(از اظہر حسن صاحب آزاد بی۔ اے)

کل جو تھا بوستانِ رشکِ بہار
آج ہے خشت و سنگ کا انبار
ذرہ ذرہ ہے اس کا وحشت زار
پتہ پتہ ہے اس کا حسرت بار
چہچہے ہیں نہ قہقہے باقی
نزہتِ گل ہے اور نہ صوتِ ہزار
شیونِ بیوگان و شورِ یتیم
نالۂ زخمیانِ سینہ فگار
زلزلہ نے یہ کر دیا ثابت
عمرِ انساں ہے عمرِ برق شرار
جن کی شوکت پہ رشک آتا تھا
اُن کا ملبہ بنا ہوا ہے مزار
خاک میں مل گئی امارت سب
قصرِ عشرت رہا نہ موٹر کار
بنک میں جن کے تھے روپے لاکھوں
پاس اُن کے نہیں ہے ایک سگار
سب ہیں مجبور خانماں برباد
قابلِ رحم سب کی حالت زار
مٹ گیا امتیازِ شاہ و گدا
پل میں زردار ہو گئے نادار
کیوں نہ پڑھوں میں سورۂ زلزال
ہیں یہ سارے ہی حشر کے آثار
رحم کر ہم گناہ گاروں پر
اے غفور و کریم اے ستار
تیری "بطشِ شدید" اُف توبہ
وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار

([illegible])

کوئٹہ میں ہلاک شدگان کی تعداد چھپن ۵۶ ہزار تک پہنچ گئی

ملک معظم اور وزیر ہند کی جانب سے مصیبت زدگان کے نام پیغام ہمدردی

کوئٹہ میں زلزلہ کے متعلق اس وقت جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ چھپن ہزار کے قریب افراد اس زلزلے کی نذر ہو گئے۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ تیس ہزار کے قریب افراد اس زلزلے کی نذر ہو گئے۔ دو دن تک لوگ بھوک کی شدت سے تڑپتے رہے ہیں۔ کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا بعض اصحاب کا خیال ہے کہ زلزلہ بہار سے جس قدر اتلاف جان ہوا تھا۔ کوئٹہ کے زلزلہ سے اس سے بہت زیادہ نقصان دہ پایا جائے گا۔ پولیس کا کوئی آدمی زندہ نہیں بچا۔ لوٹ مار کے خوف سے کوئٹہ میں مارشل لا کا نفاذ کر دیا گیا تھا۔ محکمہ ڈاک کے ساٹھ ملازمین سے صرف چار کام پر پہنچ سکے بقیہ ہلاک ہو گئے۔ ایک سو انگریز ہلاک اور دو سو مجروح ہوئے۔ ملک معظم کی جانب سے مجروحین کے نام پیغام ہمدردی موصول ہوا ہے۔ ایجنٹ گورنر جنرل کو ہمدردی کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ امدادی کام جاری کر دیا گیا ہے۔ ریڈ کراس سوسائٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مجروحین و مصیبت زدگان کوئٹہ میں پانچ ہزار روپے کی رقم تقسیم کر دی جائے۔ لاہور سے کئی سپیشل ٹرینیں روانہ ہو گئیں۔ کراچی سے بھی ٹرینیں جا رہی ہیں۔ ایک ہزار پونڈ خوراک اور پانصد ٹین دودھ کے حکومت پنجاب نے روانہ کر دیے۔ (سیاست ۵ رجون ۳۵ء)

اِنّی مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً

(الہام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۸ اپریل ۱۹۰۵ء)

زلزلہ سے قبل ایک فوجی گارد نمودار ہوئی

لاہور ۱۰ رجون۔ کوئٹہ سے آمدہ ایک شخص نے بیان کیا کہ ۵/۵ پنجاب رجمنٹ کے سپاہیوں نے رات کے تین بجے ایک فوجی گارد آتی ہوئی دیکھی۔ جو سفید گھوڑوں پر سوار تھی۔ ان کی شکلیں بھی عجیب قسم کی تھیں۔ انہیں دیکھ کر دہشت محسوس ہوتی تھی۔ ایک شخص اس فوج کے آگے آگے تھا۔ جب یہ لوگ قریب گزرنے لگے۔ تو سردار نے عربی الفاظ میں کچھ آواز دی۔ اور گھوڑے آناً فاناً کوہ چہل تن کی طرف غائب ہوتے نظر آئے۔ اس کے فوراً بعد زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس ہونے لگے۔ اور تمام عمارتیں دھڑام سے زمین پر آ رہیں۔ (سیاست ۱۳ رجون ۱۹۳۵ء) ہمارا یقین ہے کہ یہ کشفی نظارہ اس شخص کو دکھایا گیا (الحکم)

درجنوں اشخاص پاگل ہو گئے

بہت سے متمول تاجروں کے رشتہ دار ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور ان لوگوں کے غم برداشت نہ کرتے ہوئے بہت سے آدمی پاگل ہو گئے ہیں۔ جن آدمیوں کا لاکھوں روپیہ کا مال اور جانوں کا نقصان ہو گیا ہے وہ بھی دیوانہ وار کبھی ہنستے اور کبھی روتے ہیں۔

زلزلہ کا اثر

شملہ ۶ رجون۔ کوئٹہ میں زلزلہ سے پیدا شدہ حالات کے بارے میں آج دوپہر تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کی بنا پر حسب ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے:۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ زلزلہ ایک سو تیس میل لمبائی اور ۲۵ میل چوڑائی کے وسیع رقبہ میں آیا۔ کوئٹہ میں امسال کی آبادی بالعموم ۴۸ ہزار، قلات شہر کی تین ہزار اور مستنگ کی آبادی ۷ ہزار بتلائی جاتی ہے۔ دیہات کی آبادی بالکل مختلف ہے۔ اس علاقے میں کم از کم ایک سو دیہات بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ پناہ گزینوں اور حاجتمندوں کی تعداد کا اندازہ کروڑوں روپیہ بتلایا جاتا ہے۔ آج بعد دوپہر تک جو سرکاری پیغامات موصول ہوئے ہیں ان میں ہلاک شدگان کے متعلق ذیل کی واقفیت معلوم ہوتی ہے۔

ڈیڑھ صد گاؤں تباہ

کوئٹہ ۸ رجون۔ کوئٹہ کی تباہی کے علاوہ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ نواحی علاقے میں ۱۵۰ کے قریب گاؤں تباہ ہو گئے ہیں۔ اس تباہی سے دیہات میں کس قدر مرے ہیں ان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔

ساٹھ ہزار آدمی ہلاک

کراچی ۸ رجون۔ سندھ "آب زرور" کا سپیشل نامہ نگار متعینہ کوئٹہ رقمطراز ہے۔ کوئٹہ اور نواحی دیہات میں زلزلہ کی وجہ سے ساٹھ ہزار افراد افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں بلوچستان میں قیامت خیز زلزلہ کی وجہ سے سات ہزار سے زیادہ سندھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور بلوچستان میں ایک کوئلے کی کان پھٹ جانے سے بھی سینکڑوں اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایجنٹ گورنر جنرل نے ڈاکٹر حوالے کو لکھا ہے کہ کوئٹہ میں تباہی خیز زلزلہ کے نتیجے کے طور پر ۲ سو ہندوستانی عیسائی ہلاک ہو گئے ہیں۔

اسی فیصدی بوہرے ہلاک

کوئٹہ میں رہنے والے بوہروں میں سے ۷۵ یا ۸۰ فیصدی ہلاک ہو گئے ہیں۔

۲۲۷۷ نعشوں کو جلا دیا گیا

بولان اور کولک کے دروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا قریباً ایک ہزار اشخاص کو زندہ نکالا گیا ہے ۷ ہزار پسماندگان کو ریس کورس کے میدان میں ٹھیرایا گیا ہے

……

دوسرے دن فوج نے ۲۲۷۷ نعشوں کو جلایا خوراک کی بجائے پانی کی تنگی زیادہ ہے ہر روز ہزاروں پیغامات بذریعہ لاسلکی پہنچ رہے ہیں

ریاست قلات میں بیس ہزار ہلاک

کوئٹہ ۵ رجون سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ریاست قلات میں ۳۰۰۰۰ ہزار افراد زلزلہ کی جھپیٹ میں آئے۔ ان میں سے ۲۰۰۰۰ ہزار مر گئے

ہلاک شدگان کی تعداد

کوئٹہ کے زلزلے سے ہلاک شدگان کی صحیح تعداد ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ تاہم بعض موثق ذرائع سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ کوئٹہ اور اس کے گرد و نواح میں اس حادثہ فاجعہ سے ہلاک شدگان کی تعداد چھپن ہزار (۵۶۰۰۰) ہے۔

کوئٹہ میں ملازمین کو حکومت کی طرف سے امد

چھ چھ ماہ کی تنخواہ پیشگی دی جائے

کراچی ۲۲ جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے محکموں نے اپنے ملازموں کو جو زلزلہ کے وقت کوئٹہ میں مقیم تھے چھ چھ ماہ کی تنخواہ پیشگی دینے کا اعلان کیا ہے۔ تاکہ وہ خانگی ضروریات کو پورا کر سکیں اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سرکاری ملازموں کو معاوضہ دیا جانے کا سوال بھی حکومت کے زیر غور ہے ایک بنئے کا بیان ہے کہ کوئٹہ کی آبادی ایک روپیہ میں چودہ آنے ہلاک ہو گئی ہے اور ایک آنہ زخمی ہوئی ہے اور صرف ایک آنہ بچی ہوئی ہے۔

کوئٹہ میں زلزلہ سے ہولناک تباہی

کوئٹہ ۴؍جون اسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار خصوصی کا بیان ہے کہ خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے .... کہ اسوقت کوئٹہ اور گردونواح میں اموات کی تعداد ۵۶ ہزار تک پہنچ گئی ہے رات کو سردی ہونے کی وجہ سے لوگ اندر سوتے ہوتے تھے - اسلئے موتیں زیادہ واقع ہوئیں - فوجی سپاہی معمولی نقصان کے ساتھ بچ گئے - اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ چھاؤنی میں زلزلے کے جھٹکے شدید نہیں تھے جنرل کمانڈنگ آفیسر بنگلے سے نکلے اور حکم دیا کہ فوج فوری امداد کے لئے شہر جائے - ساڑھے پانچ بجے فوج کی پہلی پلٹن شہر پہنچ گئی - اور کھدائی شروع کردی جس سے بہت سے اشخاص بچ گئے - ملبہ کے نیچے سے جن اشخاص کو نکالا گیا ان میں مردوں کی نسبت زندہ اشخاص کی تعداد زیادہ تھی - فوج کام کر رہی تھی کہ زلزلے کے مزید جھٹکے محسوس ہوئے - چونکہ تمام کی تمام پولیس زلزلہ کی نذر ہو چکی - اسلئے دوسرے دن ملٹری نے شہر کا چارج لیا - شہر میں خورد و نوش کا تمام سامان تباہ ہو گیا تھا - اسلئے فوج نے اپنے سٹور سے لوگوں کو خوراک مہیا کی دس ہزار آدمیوں کو زندہ ملبہ کے نیچے سے نکالے جانے کا اندازہ لگایا گیا ہے - خوراک کی نسبت پانی کی بہم رسانی میں زیادہ دقت محسوس کی جا رہی ہے

سرکاری رپورٹ کے مطابق ۵؍جون کو آدھی رات تک کوئٹہ کی صورت حالات مندرجہ ذیل ہے - زلزلہ کے مزید جھٹکے محسوس ہوتے ہیں - لیکن جان و مال کا مزید نقصان نہیں ہوا - قلات اور اردگرد کے اضلاع کی صورت حالات ابھی تک غیر یقینی ہے - کھدائی کا کام جو منظم طریق پر شروع کیا گیا تھا بدبو کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے پولیس نے شہر کے گرد گھیرا ڈالا ہوا ہے

کوئٹہ کی صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے چند جرنلسٹ وہاں گئے ہوئے ہیں - انھیں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں - ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کو سندھ کانگرس کونسل کے صدر نے لکھا تھا کہ کانگرس کے کارکنوں کو کوئٹہ میں امداد کرنے کی اجازت دیجائے - مگر حکام نے اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے - حکام کے اس حکم سے کانگرسی حلقوں میں ناراضگی پھیلی ہوئی ہے -

شملہ ۴؍جون - کل تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد زلزلہ کے مزید جھٹکے محسوس ہوتے رہے - مگر وہ شدت میں تیز نہ تھے - کسی نئے نقصان جان و مال کی اطلاع موصول نہیں ہوئی - ڈاکٹر جعفری ڈائرکٹر میڈیکل انفارمیشن گورنمنٹ ہند جنھیں بہار کے زلزلہ کا تجربہ ہے - کوئٹہ گئے تھے - انھوں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ میں صبح کیوقت شہر اور سول لائن میں گھوما تھا - میری رائے میں نقصان کے لحاظ سے بہار اور کوئٹہ کے زلزلہ کا مقابلہ نہیں - کوئٹہ میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے - کوئٹہ میں ہر ایک گھر - مکان - گرجا مسجد یا مندر مٹی کا ڈھیر ہو گیا - ان کی دوبارہ تعمیر کے لئے لاکھوں روپیہ درکار ہوگا -

شملہ ۴؍جون - گورنر پنجاب نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے - کوئٹہ اور اس کے اردگرد کے دیہات میں جو مصیبت آئی ہے - اس کا اثر شدت سے پنجاب کے لوگوں پر پڑا ہے - وہاں کے مصیبت زدہ اس صوبہ میں آنے شروع ہو گئے ہیں - لوگوں کا فرض ہے کہ ان کی خبرگیری کریں -

پنجاب گورنمنٹ نے ویسرائے کے زلزلہ فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے - ویسرائے نے اس روپیہ کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کو اختیار دیا ہے - فوری ریلیف کام کے لئے جس طرح مناسب سمجھے خرچ کرے - کوئٹہ میں بسنے والے لوگ جن جن اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں ان کے ڈپٹی کمشنروں کو بحصہ رسدی رقوم دیگئیں اور ان کو اختیار دیا گیا ہے کہ کوئٹہ سے آنے ہوئے مصیبت زدگان کو فوری امداد کے لئے جس طریق سے مناسب سمجھیں - یہ روپیہ خرچ کریں - جن اضلاع میں مصیبت زدگان کی تعداد زیادہ ہے - وہاں کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ریلیف کے کام کے لئے چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں بنالیں - جن میں کچھ غیر سرکاری ممبر بھی ہوں اور ان کمیٹیوں کی امداد سے زلزلہ زدوں کو ریلیف دی جائے - مزید برآں مہاجرین کوئٹہ کی امداد کے لئے ہر جگہ جہاں وہ پہنچتے ہیں انتظامات کئے جائیں - جو زخمی ہیں ان کے علاج معالجہ کا انتظام کیا جائے - اور جو لوگ ابھی کوئٹہ میں ہیں اور جنھیں وہاں سے ان کے وطن بھیجا جا رہا ہے - ان کے لئے مقامی ہسپتالوں میں علاج کے لئے انتظام کیا جائے - گورنمنٹ کو بہت سی ایسوسی ایشنوں اور دیگر افراد کی طرف سے ان کی انفرادی حیثیت میں امداد کی پیشکش کی گئی ہے - چونکہ بلوچستان گورنمنٹ اس پیشکش کو قبول نہیں کرتی - اس لئے ان کو چاہئیے کہ مقامی طور پر مجروحین کوئٹہ کی امداد کرتے رہیں -

کوئٹہ ۶؍جون ریاست قلات اور مستونگ میں زلزلہ کی وجہ سے ہلاک شدگان کی تعداد کا اندازہ ۲۴ ہزار کیا جاتا ہے اور چھ ہزار کے قریب زخمیوں کا - اکثر مقامات پر زمین شق ہو گئی بڑے بڑے گڑھے پڑ گئے ہیں - اور چشمے پھوٹ نکلے ہیں

شملہ ۶؍جون برماشیل کمپنی نے ویسرائے کے زلزلہ فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ دیا ہے - حکومت پنجاب کی طرف سے بھی ایک لاکھ روپیہ دیا گیا ہے -

شملہ ۶؍جون - حکومت ہند کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ افواج کی طرف سے مصیبت زدگان کوئٹہ کی امداد و اعانت کا کام مسلسل جاری ہے - حالات پر غور کرتے ہوئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ شہر میں داخل ہونے پر پابندیاں عائد کر دی جائیں - اس حکم کی ضرورت اسلئے پیش آئی کہ لوٹ اور خوفناک امراض پھیلنے کا اندیشہ تھا - اسلئے وہاں پر کام کرنے والے سپاہیوں کے لئے انسدادی تدابیر اختیار کی گئیں - بہار کے مقابلہ میں عمارات کا انہدام اور شہر کی تباہی اسقدر مکمل معلوم ہوتی ہے کہ بظاہر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ملبے کے نیچے کوئی انسان زندہ ہوگا - پھر بھی کھدائی کا کام بدستور جاری ہے - انسانوں کو ملبے کے نیچے سے نکالنے اور مال و اسباب کو محفوظ کرنے کا معقول بندوبست ہو رہا ہے اور اس سلسلہ میں منظم کوریں باقاعدہ کام کر رہی ہیں - اور عنقریب کوئٹہ سے باہر کی کوریں بھی ان کے ساتھ مل کر کام شروع کر دیں گی - حکومت ہند نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ شہر کو مادہ آتشگیر کے ذریعہ اڑانے کی خبروں میں کوئی صداقت نہیں ہو سکتا ہے کہ کسی ایسی ضرورت پر غور کیا جائے - لیکن انسانی نقطہ نظر سے اس قسم کی تجاویز ناقابل عمل ہیں اسلئے کہ ملبہ ہزاروں ایکڑ زمین پر پھیلا ہوا ہے - اور مکانات کا اسقدر انبار موجود ہے کہ بارود کی کوئی تعداد - اور آگ کی کوئی نوعیت اسے خاکستر میں تبدیل نہیں کر سکتی - کوئٹہ میں انہدام عمارات بہار سے بدرجہا زیادہ مکمل ہے اور واقعہ یہ ہے کہ کوئی عمارت کھڑی دکھائی نہیں دیتی مندرجہ ذیل وجوہ کے پیش نظر کوئٹہ کی طرف جانے کے لئے پابندیوں کا اعلان نہایت ضروری تھا

(۱) پانی کی قلت کا اندیشہ

(۲) آمدورفت میں مزاحمت کا اندیشہ زیادہ اسلئے کہ ریلوے لائن پر جدید جھٹکوں کی وجہ سے سرنگیں گر گئی ہیں - اور اسطرح سے راستہ بند ہو گیا ہے

(۳) متعدی امراض بالخصوص ہیضہ کا اندیشہ

(۴) اشیائے خوردنی کی قلت اور قیام کی مشکلات

(۵) یہ اندیشہ کہ زلزلے کے مزید جھٹکے آنیوالوں کے لئے نقصان کا موجب ثابت نہ ہوں -

(۶) علاوہ ازیں جب حالات درست ہو جائیں پبلک کے مفاد کے لئے تقاضا بھی یہی تھا کہ وہاں پر لوگوں کی تعداد کو بڑھنے نہ دیا جائے - تاکہ انتظام میں بلاوجہ تکلیف نہ ہو

ہندوستانی ہلاک شدگان کی مکمل فہرست شائع کرنا بے حد دشوار ہے - اور اس کے لئے وقت کی ضرورت ہے - چونکہ بعض اشخاص اور خاندان سارے کے سارے تباہ ہو گئے ہیں - اسلئے شناخت کا کام بھی بیحد مشکل ہو گیا ہے - بہرحال ریلوے اور دیگر محکموں کی طرف سے بتدریج اپنے اپنے ماتحت ہلاک شدہ ملازمین کی فہرست شائع ہو رہی ہے - غیر سرکاری اشخاص کی فہرست مرتب کرنا خارج از امکان ہے اسلئے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ہلاک شدگان کے صرف نام شائع کر دیئے جائیں - مگر یہ اسیوقت ہو سکے گا جب ملبہ وغیرہ بالکل صاف کر دیا جائے گا -

شملہ ۷؍جون حکومت برطانیہ کے خزانچی نے اعلان کیا ہے کہ اگر پارلیمنٹ کی طرف سے تائید ہو گئی تو زلزلہ کوئٹہ کے ریلیف فنڈ میں حکومت برطانیہ کی طرف سے پچاس ہزار پونڈ دیئے جائیں گے -

باعتبار رقبہ بلوچستان میں اموات کی تعداد بہار کے مقابلہ میں پانچ گنا زیادہ ہے ایک برطانوی افسر نے ایک گاؤں کی حالت دیکھکر اطلاع دی کہ چار سو آبادی میں سے صرف نو اشخاص زندہ بچ سکے صرف کوئٹہ شہر کا نقصان لاکھوں پونڈ تک پہنچتا ہے -

اسوقت بچوں کے لئے کپڑوں کا زیادہ مطالبہ کیا جا رہا ہے -

زلزلہ کوئٹہ میں احمدیوں کا نسبتاً نہایت قلیل جانی نقصان

یہ قدیم سے سنت اللہ چلی آتی ہے کہ جب دنیا میں تاریکئ عصیاں چھا جاتی ہے اور نیکی و بدی آپس میں اتنی مخلوط ہو جاتی ہیں کہ انسانی عقل ان میں تمیز کرنے سے قاصر رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام اور وحی کا نور ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خاص اس مطلب کے واسطے چنا ہوتا ہے۔ اس وقت سعید روحیں اس نور سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اور اپنی اصلاح کر لیتی ہیں۔ لیکن بدبخت روحیں انکار کر کے مورد عذاب ہو جاتی ہیں۔ یہی نقشہ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبعوث ہونے سے ظہور پذیر ہوا۔ کچھ سعید روحیں پہلے ہی ایمان لے آئی ہیں۔ اور کچھ ایمان لا رہی ہیں۔ لیکن وہ بدبخت جنہوں نے اپنے دل کے تمام دروازے اور کھڑکیاں بند کر رکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے اس فعل کے نتیجہ میں ان کے دلوں پر مہر لگا دی اور اپنے نور کی روشنی سے ان کو محروم کر دیا ہے رب العالمین نے اتمام حجت کے طور پر بڑے بڑے نشان دکھلائے۔ لیکن ان شپرہ چشم لوگوں نے ان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔ کوئٹہ کا زلزلہ بھی ان ہی قہری نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کے بعد دلوں میں خشیت اللہ پیدا ہوتی۔ لیکن ہائے افسوس بعض لوگ ضد اور ہٹ دھرمی میں اور بھی ترقی کر گئے۔ اور اخبار زمان نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ احمدیوں کی اموات اس زلزلہ میں دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہوئی ہیں۔ اور یہ کہ ایک بھی احمدی خاندان ایسا نہیں جو اموات سے بچا ہو۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ مختلف اخبارات نے کوئٹہ کے زلزلے کا جانی نقصان ۸۰ یا ۹۰ فیصدی بتایا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا نقصان ۲ فیصدی کے قریب ہے۔ اور اکثر احمدی خاندان ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل محفوظ ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل تفصیل سے ظاہر ہے:۔

نمبر شمار	نام	کل افراد خاندان	مرد	عورتیں	بچے	نمبر شمار	نام	کل افراد خاندان	مرد	عورت	بچے
۱	چودھری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ	۸	—	—	—	۲۶	بابو شاہ محمد صاحب	۴	—	—	—
۲	فتح محمد صاحب کلرک ہیوی ریپیر شاپ	۴	—	—	—	۲۷	بابو عطاء محمد صاحب	۳	—	—	—
۳	نظیر احمد دندان ساز	۱	—	—	—	۲۸	محمد عبد اللہ صاحب کلرک آرسنل	۷	—	—	—
۴	نیک محمد بوٹ میکر	۳	—	—	—	۲۹	ملک شیر محمد خان صاحب	۳	—	—	—
۵	عبد المجید خان صاحب سول ہسپتال	۶	—	—	۲	۳۰	ملک عبد المالک صاحب	۱	—	—	—
۶	کریم بخش صاحب بوٹ مرچنٹ	۸	—	—	—	۳۱	ملک عبد الستار صاحب	۱	—	—	—
۷	کریم بخش صاحب ترکھان	۳	—	—	—	۳۲	مرزا گلزار حیم صاحب	۲	—	—	—
۸	رحیم بخش صاحب "	۴	—	—	—	۳۳	بابو احمد جان صاحب فیروز پور والے	۱	—	—	—
۹	برکت علی صاحب ہیڈ کانسٹیبل	۳	—	۱	۱	۳۴	شیخ فیروز الدین صاحب بوٹ مرچنٹ	۸	—	—	—
۱۰	عبد الحمید صاحب قلات	۲	—	—	—	۳۵	ماسٹر عبد الکریم صاحب	۴	—	—	—
۱۱	سراج الدین صاحب کمپونڈر قلات	۶	—	—	—	۳۶	مولوی فضل حق صاحب	۳	—	—	—
۱۲	ماسٹر محمد یوسف صاحب درزی	۵	—	—	—	۳۷	بابو عبد اللہ صاحب کلرک میونسپلٹی	۸	۱	—	۲
۱۳	ماسٹر سراج دین صاحب درزی	۱	۱	—	—	۳۸	محمد فاضل صاحب	۲	—	—	—
۱۴	ماسٹر کرم دین صاحب درزی	۱	—	—	—	۳۹	فضل دین صاحب	۱	—	—	—
۱۵	ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب درزی	۱	—	—	—	۴۰	یوسف خان صاحب ٹانگہ والا	۱	—	—	—
۱۶	ماسٹر محمد یونس صاحب ٹوپی والا	۱	—	—	—	۴۱	مستری غلام محمد صاحب ٹرنک ساز	۸	۱	—	—
۱۷	امام الدین صاحب پنشنر	۳	—	—	—	۴۲	ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب	۶	—	۱	۴
۱۸	کفایت خان صاحب	۳	—	—	—	۴۳	مولوی محمد الیاس صاحب ستونگ	۱۰	—	—	—
۱۹	محمد صادق صاحب	۳	—	—	—	۴۴	شیخ نیاز دین صاحب	۲	—	—	—
۲۰	صبح صادق صاحب	۱	—	—	—	۴۵	مظفر احمد صاحب کلرک C. M. W.	۱	—	—	—
۲۱	نور افضل صاحب	۱	—	—	—	۴۶	عبد اللہ صاحب بوٹ مرچنٹ	۸	—	—	—
۲۲	بہادر خان صاحب	۱	—	—	—	۴۷	میاں عبد الحمید صاحب سٹاف کالج	۳	—	—	—
۲۳	غلام دین صاحب	۱	—	—	—	۴۸	بابو محمد اسمٰعیل صاحب فوتی ہیپرنڈ	۱	—	—	—
۲۴	محمد اسماعیل صاحب ٹانگہ والا	۶	—	—	—						
۲۵	ماسٹر غلام احمد صاحب	۷	—	۱	۳		میزان	۱۷۱	۳	۴	۱۴

ممکن ہے کہ بعض دوستوں سے نام بھول گیا ہوں یا بعض خاندان کے ممبروں کی تعداد کم لکھی گئی ہو۔ بہر حال احمدیوں کی تعداد زلزلہ زدہ علاقہ میں اس سے کم نہیں تھی۔ بلکہ زیادہ ہی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور برہان نہیں تو کیا ہے۔ کہاں اخبارات کا اندازہ اموات ۸۰ یا ۹۰ فیصدی۔ کہاں جماعت احمدیہ کا اتنا قلیل نقصان۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں جماعت احمدیہ کو اس قسم کے نقصان سے محفوظ رکھا۔ جو دوسرے لوگوں کو اٹھانا پڑا۔

(خانصاحب ڈاکٹر) محمد عبد اللہ (سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ

تحفہ دلپسند دفتر الحکم نے اس سال جو سیرت نمبر شائع کیا ہے۔ اس نے جماعت سے عام طور پر خراج تحسین حاصل ہے۔ اس کی تھوڑی سی کاپیاں باقی رہ گئی تھیں جو اب **حکیم عبد اللطیف صاحب گجراتی مالک کتب خانہ ایشیائی قادیان** نے خرید لی ہیں۔ احباب حکیم صاحب سے تین آنے کے ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ یہ ایک مفید تحفہ ہے۔ جو آپ اپنے دوستوں کو پیش کر کے تبلیغ کر سکتے ہیں۔

مشکلکشا کی مشکل کشائی قادیان سے جو گندہ اخبار "مشکلکشا" کے نام سے جاری ہوا تھا۔ اسے بہت جلد اللہ تعالیٰ نے اسکے اعمال کی سزا دیکر اس کی مشکل کشائی کر دی۔ چنانچہ یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ ڈھائی سو روپیہ کی ضمانت جو اس اخبار نے جمع کرائی ہوئی تھی بحق سرکار ضبط ہو گئی ہے۔ خدا کرے کہ وہ لوگ جو دوسروں کے کندھو پر رکھ کر بندوق چلاتے ہیں وہ اس سے عبرت پکڑیں۔

دارالامان میں گھروں میں بجلی لگوانے کے متعلق ضروری اعلان

دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ بجلی کی کنکشن غالباً دو ماہ تک جاری ہو جائینگے۔ اسلئے جو احباب اس نعمت سے متمتع ہونے کا عزم رکھتے ہوں ان کو چاہیئے کہ اس عرصہ کے اندر اندر اپنے مکانوں میں بجلی کی تاریں لگوا لیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے سلسلہ کی مملوکہ عمارتوں میں ایسے تاروں کے لگانے کا انتظام مختلف ٹنڈروں پر غور کرنے کے بعد

شیخ مظفر الدین صاحب مالک امپریل الیکٹرک سٹور پشاور

کے سپرد فرمایا ہے۔ اور اس فرم کی ایک شاخ جہاں سے ہر قسم کا مطلوبہ سامان متعلقہ بجلی مہیا ہو سکے گا۔ قادیان دارالامان میں کھل گئی ہے اور کام باقاعدہ شروع ہو گیا ہے۔ اسلئے جن دوستوں کو فرم مذکور کی خدمات کی ضرورت ہو۔ وہ خواہ پشاور یا قادیان برانچ میں استفسار بھیجکر بعد از اطمینان اپنے گھروں میں بجلی لگانے کا کام تفویض فرما سکتے ہیں۔

جو احباب فرم مذکور سے بتوسط نظارت امور عامہ اپنے مکان میں بجلی کی تاریں لگوائیں گے وہ مندرجہ ذیل رعایات سے مستفیض ہونگے:۔

(۱) فرم مذکورہ ایک سال تک اپنی کی ہوئی وائرنگ سروس (بغیر کسی معاوضہ کے دے گی۔)

(۲) اگر کسی قسم کی کوئی چیز خلاف معاہدہ لگائی ہوئی پائی جائے گی تو اس کو اصل چیز کے ساتھ بدلنے کی ہر وقت ذمہ دار ہوگی۔

(۳) فرم مذکور کا کیا ہوا کام ان شرائط و ہدایت کے عین مطابق ہوگا جو نظارت امور عامہ نے نہایت محنت سے مرتب کرا کر معاہدہ میں داخل کی ہیں۔

(۴) جو صاحب کام کے لئے آرڈر دیں گے ان کو

تخمینہ شدہ رقم درخواست کے ہمراہ ۲عہ

ان کے گھر کی وائرنگ مکمل ہونے پر ۶عہ

تین ماہ بعد از تکمیل وائرنگ ادا کرنا ہوگا ۵/

نظارت امور عامہ توقع رکھتی ہے کہ احباب اس تسلی بخش انتظام سے جو کہ ہر ایک قسم کے دھوکہ اور تکلیف سے بچنے کے لئے کیا گیا ہے پورا پورا فائدہ اٹھائینگے اگر کوئی احمدی دوست جو وائرنگ کا کام بخوبی جانتے ہوں اور فرم مذکور میں ملازمت کرنا چاہیں۔ تو وہ اپنی درخواست معہ سندات دفتر نظارت امور عامہ جلد ارسال فرمائیں۔

(خانصاحب) **فرزند علی ناظر امور عامہ**

THE STAR HOSIRY WORKS LTD. QADIAN.

دی سٹار ہوزری ورکس لیمیٹڈ قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دی سٹار ہوزری ورکس لیمیٹڈ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"بعض لوگ کہتے ہیں مذہبی جماعت کو بزنس سے کیا تعلق۔ وہ بزنس مین نہ سہی۔ زمیندار یا ملازمت پیشہ ہی سہی۔ مگر جماعت کی اقتصادی اور مالی حالت کو مضبوط کرنا ان کا فرض ہے یا نہیں؟ ہر ایک احمدی کا یہ فرض ہے —— پس دوست اپنی اپنی جماعت میں اس کے حصے فروخت کریں۔ دس روپیہ کا ایک حصہ ہے جو معمولی بات ہے۔ ایک لاکھ حصہ کا فروخت ہو جانا کوئی مشکل بات نہیں ہے بشرطیکہ اسے دینی کام سمجھ کر کیا جائے اور جماعت کی مالی اور اقتصادی ترقی کی بنیاد قرار دیا جائے۔ پس اسے مذہبی۔ تمدنی اور سیاسی فرض سمجھ کر ہر شخص حصہ لے سکتا ہے۔"

اگر آپنے ابھی تک اس کمپنی کے حصص نہیں خریدے

تو اب اپنی ہر قسم کی ذمہ داری اور فرض کا احساس کرتے ہوئے فارم درخواست خرید حصص و پراسپکٹس کمپنی سے طلب کر کے فی الفور حصہ دار بن جاویں ——!

قیمت فی حصہ مبلغ دس روپے (۱۰عہ) ہے

جو مندرجہ ذیل طریق پر قابل ادا ہیں:——

درخواست کے ہمراہ .... مبلغ دو روپے فی حصہ

تخصیص حصص پر .... مبلغ تین روپے فی حصہ

مطالبہ اول .... مبلغ دو روپے آٹھ آنے } ان ہر دو مطالبوں میں کم از کم

مطالبہ ثانی .... مبلغ دو روپے آٹھ آنے } تین ماہ کا وقفہ ہوگا۔

المشتہر۔ جنرل منیجر دی سٹار ہوزری ورکس لیمیٹڈ قادیان

رعایت کا آخری موقعہ

جو لوگ اپنے خطوط ۱۵ و ۱۶ جولائی ۱۹۳۵ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنہ پر ملیگی!

بعض دوستوں کی طرف سے خطوط آئے ہیں کہ وہ کئی ایک مجبوریوں کی وجہ سے رعایت کی مقررہ تاریخوں پر اپنے خطوط ارسال نہیں کرسکے اس لئے انہیں ایک اور موقعہ دیا جائے، لہٰذا محض ایسے دوستوں کی خاطر ۱۵ و ۱۶ جولائی کو آخری موقعہ دیا جاتا ہے اس کے بعد پھر کوئی رعایت کا موقعہ نہیں رہے گا۔

موتی سرمہ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر، ککرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند، غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ روپیہ آٹھ آنے، نصف قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپ کو بھی یہی سرمہ ہی استعمال کرتے ہیں

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت ہی مفید پایا، گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگ جاتا تھا، اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اسکے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کرچکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کردیں۔ ملیریا یا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کے دور کرنے کے لئے بھی بے نظیر چیز ہے، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپیہ نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم

اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا، میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیجدی، اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہوگیا ہے، اور اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی میں نے استعمال کرنی شروع کردی جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہوگئی، الحمدللہ! اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے، جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت، جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز معلوم ہوتا ہے۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کردیں"۔ شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت خوشی ہوئی، اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر بے نظیر اثر کیا ہے، میں جب خود ولایت میں تھا تو عزیز محمود احمد کو اس کا استعمال کرایا گیا، اس کی صحت مخدوش تھی اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ ان خطرات سے اسے بچالیا۔ اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے، میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے، یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے۔ میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل اجزاء شامل ہیں، سونے کا کشتہ، کستوری، عنبر، بہمنین وغیرہ۔ اس کے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونکدی ہے مفصلہ ذیل نئی و پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہوجانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بے چینی، سستی، اداسی، ذرا سی کام سے دل کا کانپنا جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے، لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے، نصف قیمت دس روپے، محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر بشیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن، فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض جس کی عمر ۴۵ سال سے متجاوز ہو چکی تھی، اور جس کو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔ اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بناکر زندگی تلخ کردیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کردیتی ہے۔ قیمت تین روپے، نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی اس کا استعمال شروع کردیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناکر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے اور بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کے لئے کافی ہے ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کرلیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کردیتی ہے سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے، سر کے درد، پسلی کے درد، کنپٹیا کے درد، عرق النسا کے درد، قولنج کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد، غرضیکہ ہر قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور، جلے ہوئے، آبلہ، تلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی، کیلئے تریاق۔ قصہ کوتاہ۔ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ، نصف قیمت ایک روپیہ دو آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

اکرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو، ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کردیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۵ تولہ دوا ہے، قیمت پانچ روپے، نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باد گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، اسہال، پیچش، کھانسی دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے قیمت دو روپے، نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض ہی بہت تکلیف دہ ہے، پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ، اگر آپ کا معدہ صاف ہے، تو سمجھ کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اسقدر خراب ہوجاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے، اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہوجاتا ہے، اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں؟ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایکسو گولی کی قیمت دو روپے، نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے، علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کردیتی ہے، بدقسمتی سے جب اسکی عادت پڑجائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہوجاتا ہے، ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلادینگی، قیمت یکصد گولی دو روپیہ نصف قیمت، ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ

جوہر روف [illegible] نصف قیمت [illegible] محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ — منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور پنجاب

THE AHMADYYA SUPPLY CO LIMITED QADIAN.

ترقی کا راز

موجودہ زمانہ میں تجارت ہی ایک ایسا پیشہ ہے جس کے ذریعہ اقوام نے ترقی حاصل کی ہے چنانچہ برطانیہ امریکہ اور جاپان اس کیلئے نمایاں مثالیں ہیں ہندوستان گو محکوم ملک ہے تاہم اس میں ہندو قوم نے بھی تجارت میں ہاتھ ڈالا ہے اپنے ملک کی دیگر اقوام سے سبقت لیگئی ہے اور ہندوستان بھر کی کوئی قوم اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی انھیں حالات کے مد نظر

احمدیہ سپلائی کمپنی لیمیٹڈ نے گورنمنٹ کے ایکٹ نمبر ۷ مجریہ ۱۹۱۳ء کے ماتحت رجسٹری کرائی ہے تاکہ **قادیان** اور گرد علاقہ کی پیداوار مثلاً **گڑ تل ماش** کا کاروبار کیا جائے

بٹالہ شہر کے نام سے کون واقف نہیں پنجاب کے کناروں تک اس شہر سے گڑ ماش وغیرہ بھیجے جاتے ہیں مگر دراصل یہ شہر اصل پیداوار کے علاقہ سے بہت دور ہے۔ اس کے مرکز بننے کی وجہ صرف یہ تھی کہ ریل بٹالہ تک ہی آئی ہوئی تھی۔ اور اب جبکہ قادیان ریلوے سٹیشن بن گیا ہے — اجناس مذکورہ کے سٹاک کرنے کیلئے بہترین مرکز قادیان ہی ہے۔ چنانچہ امرتسر کے بیوپاری بھی قادیان سے مال لیجاتے ہیں

ہماری کمپنی کا منظور شدہ سرمایہ ایک لاکھ روپیہ ہے۔ جو دس دس روپے کے دس ہزار حصص پر منقسم ہے۔ اسوقت تک ایک معقول رقم کے حصص فروخت ہو چکے ہیں۔ اور کمپنی نے کاروبار بھی شروع کر دیا ہے۔ غلہ وغیرہ کی خرید و فروخت جاری ہے — مگر منڈی کے کاروبار کیلئے بہت روپیہ کی ضرورت ہے۔ تاکہ کمپنی کے کام میں رکاوٹ نہ پیدا ہو — یہ قانون قدرت ہے کہ دنیا کی کسی چیز کو قیام نہیں۔ وہ یا تو بڑھتی ہے یا گھٹتی ہے۔ یہی مثال روپیہ کی ہے —

لہٰذا سرمایہ دار دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا روپیہ بیکار نہ پڑا رہنے دیں۔ بلکہ اُسے کام میں لگائیں اور ہماری کمپنی کی تجارت چونکہ محفوظ اور فائدہ مند ہے۔ اس لئے اس کے حصص خریدنا انشاءاللہ از حد مفید ہوگا۔ علاوہ ازیں اس ذریعہ سے

قادیان کی تجارت ترقی کریگی

لہٰذا شامل ہونے والے دوست "ہم خرما و ہم ثواب" یا پنجابی مثل کے مطابق "حج اور بنج" والا فائدہ اٹھائینگے

آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر کمپنی کے پراسپکٹس اور فارم ہائے درخواست

حصص کمپنی کے دفتر سے **مفت طلب کیجیئے**

المشتہر احمدیہ سپلائی کمپنی لیمیٹڈ قادیان ضلع گورداسپور

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الحکم واقع ترابی منزل واقعہ الحکم اسٹریٹ قادیان سے شائع ہوا)